حدیث قدسی
علیؑ کی ولایت ایک طاقت ور قلعہ ہے۔ جو اس
میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے بچ گیا
علیؑ العظیم
لا فتیٰ الا علی و لا سیف الا ذوالفقار
مولف
سید سعادت حسین نقوی
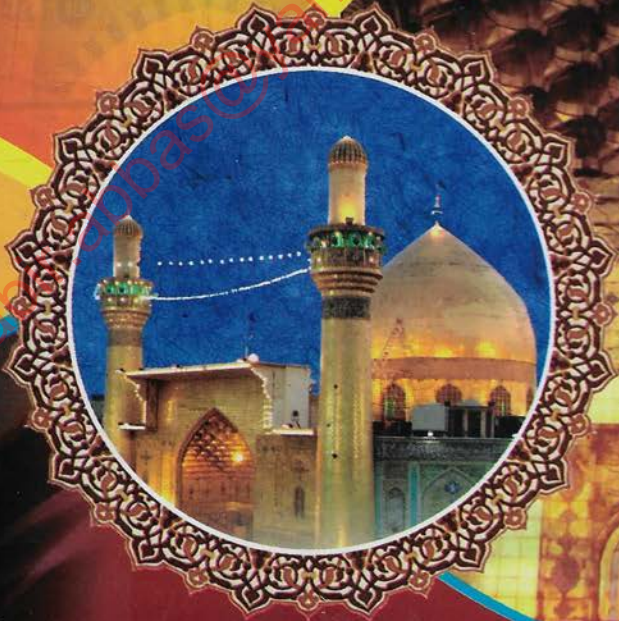
علی العظیم

وعد الله الذین آمنو منکم ع عملو الصالحات
یسخلفنھم فی الا رض کما استخلف الذین من
قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ار تضیٰ لھم
ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا ○

خدا نے وعدہ کیا ہے ان کے ساتھ تم میں سے جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے کام کئے وہ ان کو روئے زمین پر ضرور (اپنا) نائب مقرر کرے گا۔ جس طرح ان لوگوں کو نائب بنایا تھا جو اُن سے پہلے گزر چکے ہیں اور جس دین کو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے (اسلام) اس پر انہیں ضرور پوری پوری قدرت دے گا۔

(سورہ نور آیۃ 55)

فہرست مضامین

پیش لفظ

کینیڈا 171-01-13

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس کتاب ''علیؑ العظیم'' کی تالیف سے پہلے اس حقیر نے مولا علیؑ کی شان میں نازل ہونے والی آیات قرآنی میں سے چند آیات کا ترجمہ اور تفسیر **النباء العظیم** کے نام سے تالیف کی تھی۔ اب محمدؐ و آل محمدؐ کے تعارف و معرفت کے لئے احادیث پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ اس موضوع پر بھی بہت نامور علماء اور لکھنے والوں نے کتابیں شائع کی ہیں۔ لیکن بات وہی ہے کہ ضخیم کتابوں کو پڑھنے کی بہت کم لوگ کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے اس مختصر کتاب میں وہ منتخب احادیث یا روایات بیان کی جا رہی ہیں۔ جنکا جاننا اس لئے بہت ضروری ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ کی معرفت ہو سکے۔ کیونکہ:

اکثر شیعہ حضرات (یا آپ انہیں علماء کہہ لیں) نے بھی محمدؐ و آلِ محمدؐ کے فضائل اور اسرار کو چھپایا۔ یہاں تک کہ ایسے لوگ بھی آگئے جنہوں نے انکے (محمدؐ و آل محمدؐ) کے فضائل و اسرار کا اس لئے انکار کر دیا کہ وہ انہیں تحقیقی نہ سمجھتے تھے۔

اس طرح انہوں نے قیاس سے کام لیا۔ حالانکہ انکے پاس مولا علیؑ کا یہ فرمان موجود تھا۔ کہ ''**تم ہمارے بارے میں یوں کہو کہ ہمارا ایک رب ہے۔ اسکے بعد ہماری فضیلت میں جو چاہو کہو تم ہماری حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے**'' اور پھر یہ بھی فرمایا ''**ہمارے لئے مخلوقات کو پیدا کیا گیا**'' ان فرامین کی موجودگی میں ہمارے لیے یہ کیونکر ممکن ہے کہ ہم کوئی حد لگائیں محمدؐ و آل محمدؐ کی حد اور معرفت تک پہنچنے کا اختیار کس

کے پاس ہے۔

افسوس عقلیں ضائع اور خالی ہوگئیں۔ دماغ خشک اور آنکھیں خیرہ ہوگئیں۔ لکھنے والے عاجز آگئے۔ لیکن محمدؐ و آلِ محمدؐ کے فضائل بیان نہ کر سکے"

"کثیر تعداد میں فضائل اور اسرار کو چھوڑ دیا گیا۔ اس طرح اہل عرفان و حقائق اور انکے درمیان شدت کی جنگ چھڑ گئی۔ جنہوں نے فضائل اور اسرار کو چھپا لیا یا انکار کر دیا تھا۔ حالانکہ انسان کو تو اتنا ہی حاصل ہوتا ہے جتنا وہ کوشش کرے یا جتنا وہ برداشت کر سکتا ہو"

اسی لئے تو آئمہ اطہار کی یہ حدیث تواتر سے آئی ہے۔ کہ "ہمارا امر دشوار تر ہے۔ اسکو برداشت نہیں کر سکتا مگر نبی مرسلؑ۔ ملک مقربؑ اور وہ مومن جسکے دل کا اللہ نے ایمان کے ساتھ امتحان لے لیا ہو"

یا پھر مولا علیؑ کا یہ فرمان کہ:

"اگر میں تمہیں وہ حدیث بیان کروں جو میں نے ابوالقاسم (محمد مصطفیٰؐ) سے سنی ہے تو تم میرے پاس سے اُٹھ کر چلے جاؤ گے اور کہو گے کہ ابوالحسن (علیؑ) نے جھوٹ کہا ہے"

اور پھر یہ فرمان کہ:

"اگر ابوذر کو یہ پتہ چل جائے کہ سلمانؑ کے دل میں ہمارے بارے میں کیا ہے تو وہ سلمان کو قتل کر دے"

علاوہ ازیں مولا نے فرمایا کہ:

"یقیناً میں اپنے علمی جواہرات کو چھپاتا ہوں تاکہ نہ دیکھ سکے حق کو جہالت والا۔ کیونکہ وہ ہمارے بارے میں آزمائش میں

پڑ جائے گا۔"

اسی طرح اگر مقام محمدیؐ سدرۃ المنتھیٰ سے بلند نہ ہوتا تو جسم محمدیؐ کبھی وہاں نہ پہنچ سکتا۔ اور اگر نور محمدی تمام انوار سے برتر نہ ہوتا تو تمام عالم انوار کو کیسے طے کرتا۔ اور بچشم بصری معائینہ نہ کر سکتا۔ اور اگر ملکوت محمدی جمیع ملکوت ممکنات پر غالب نہ ہوتا۔ تو ان عوالم اور ان کرات سے نہ گذر سکتا۔ اور اگر ملکوتِ محمدیؐ آب و آتش اور ہوا پر قاہر اور غالب نہ ہوتا بلکہ مرکز ملکوت عناصر اور ہوا۔ و ارواح و نفوس نہ ہوتا۔ تو ان عناصر کے اثر سے محفوظ نہ رہ سکتا۔ جب آنحضرت معراج پر تشریف لے گئے۔ تو ندا آئی:

"اے محمدؐ بڑھو تم نے اس مقام پر قدم رکھا ہے جہاں اس سے پہلے نہ کوئی ملک مقرب پہنچا اور نہ کوئی نبی مرسل"

اس کتاب کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ آجکل کچھ لوگ منبر رسولؐ پر بیٹھ کر اور علماء کا لبادہ اوڑھ کر محمدؐ و آل محمدؐ کے فضائل کو گھٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ منبر وہ ہے جس پر پاک رسولؐ تشریف فرما ہو کر اپنی آلؑ کے فضائل بیان کرتے تھے اور اسی سلسلے میں حدیث رسولؐ۔ سعید ابن جبیر نے عبد اللہ ابن عباس سے بیان کی ہے۔

"میرے بعد علیؑ کا مخالف کافر ہے۔ مشرک ہے۔ غدار ہے۔ اور میرے بعد علیؑ کا محب سچا مومن ہے۔ علیؑ سے بغض رکھنے والا منافق ہے۔ علیؑ سے جنگ کرنے والا دین سے خارج ہے۔ علیؑ کو رد کرنے والا باطل کی طرح فنا ہونے والا ہے۔ علیؑ کی پیروی کرنے والا صالحین سے مل جانے والا ہے۔"

قل لا اسئلکم کی آیت کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے آل محمدؐ کی مودت اس لئے فرض کی ہے کیونکہ یہ ہستیاں ولایت کے ستارے اور ہدایت کے سورج

ہیں۔ یہ کبھی ملت یا کتاب و سنت سے نہیں پھرے بلکہ یہی کتاب و سنت ہیں۔اسی لئے ان سے مودت اور انکی اطاعت فرض کی گئی ہے۔اور اسی لئے پاک رسولؐ نے فرمایا۔میں اس سے محبت کرونگا۔جو ان (آلِ محمدؐ) سے مودت کرے گا۔اور اس سے بغض رکھوں گا۔جو ان سے مودت نہ کرے گا اور بغض رکھے گا۔کیونکہ اس نے امر الٰہی کا فریضہ ادا نہیں کیا اور امر رسولؐ بھی ضائع کر دیا۔

کیونکہ مودت تو راس الفرض ہے بلکہ مکمل سنت اور فرض ہے اب کونسا فریضہ ہے جو اس پر برتری کر سکے۔"

اس کتاب کے ذریعے محمدؐ و آلِ محمدؐ کی کچھ معرفت ان بچوں کے لئے تالیف کی ہے جو کتابیں خرید کر نہیں پڑھ سکتے یا جن کے پاس ضخیم کتابیں پڑھنے کا وقت نہیں ہوتا۔اس طرح وہ فضائل و اسرار جو محمدؐ و آلِ محمدؐ کے ہیں۔ان سے واقف ہو جائیں اور ان نام نہاد ملاؤں کے شکنجے میں نہ آجائیں جو ان مقدس ہستیوں کے فضائل اور اسرار چھپاتے ہیں یا ان میں تقصیر کرتے ہیں۔اور ان ہستیوں کی شان میں کمی کرتے ہیں۔

میں قبلہ سید فضل عباس نقوی صاحب موسس جامعہ صاحب الزمان کا بے حد شکر گزار ہوں جنہوں نے باوجود اپنی بے پناہ مصروفیات اور باوجود ناسازی طبیعت کے وقت نکالا اور کتاب پر نظر ثانی کی۔مشوروں سے نوازا اور تقریظ بھی تحریر فرمائی۔مولانا کی صحت و تندرستی کے لیے دُعا کی اپیل ہے۔میں اپنے بیٹوں سید کرار حیدر، سید جرار حیدر اور سید اسرار حیدر کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے میری ہمت افزائی، مدد کی اور تعاون کیا۔علاوہ ازیں قاسم علی حیدری صاحب القائم بک ڈپو والوں کا بھی شکر گزار ہوں جن کے تعاون سے یہ کتاب چھپ سکی۔

آخر میں میری درخواست ہے کہ ایک بار سورہ فاتحہ پڑھ میرے والدین مرحومین اور میرے دونوں بھائیوں مرحومین کی روحوں کو بخش دیں۔

سگ درِ بی بی زہراؑ
سید سعادت حسین نقوی
0333-6381400

میری تمام پڑھنے والوں سے درخواست ہے کہ وہ تعصب سے بالاتر ہو کر کتاب کا مطالعہ کریں۔ تاکہ ان کے اندر کی ایمان کی کرن کل ایمان سے متصل ہو جائے۔ علاوہ ازیں باوجود کوشش کے اگر اس کتاب میں کوئی کتابت کی غلطی نظر آئے تو درگذر فرمائیں اور اگر ہو سکے تو اس ناچیز کو مطلع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

تقریظ

❁ تمام حمد اُس ذاتِ واجب کے لیے سزاوار ہے۔ جس نے ہمیں ولایت علیؑ کی معرفت عطا فرمائی۔ اور درود و سلام اُن ہستیوں پر جو لائق درود و سلام ہیں۔

❁ بات در اصل یہ ہے کہ مولا علیؑ کی ولایت و محبت کائنات کی اصل بھی ہے اور دین کی بھی اصل ہے۔

❁ چونکہ مولا علیؑ کی ولایت اللہ کی ولایت ہے اور اللہ نے مولا علیؑ کو خلق ہی اپنی ولایت کے اظہار کے لیے کیا ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے کہ امام علیؑ رضا علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے سلسلہ سند سے ارشاد فرمایا:

''کہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی اللہ نہیں ہے۔ میں نے اپنی قدرت کاملہ سے سب مخلوق کو خلق کیا ہے۔ اُن میں سے اپنے انبیاء کو منتخب کیا ہے۔ اور اُن سب میں سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا خلیل و حبیب منتخب کیا ہے اور اُن کیلئے حضرت علیؑ کو اُن کا وصی و وزیر اور آپ کے بعد اُن کی طرف سے میری مخلوق تک پہنچانے والا۔ اپنے بندوں میں اُن کو اپنا نائب بنایا ہے۔ تا کہ اُن کیلئے میری کتاب کے حقائق بیان کرے۔ اور میرے حکم کے مطابق کریں۔ اور میں نے اُن کو گمراہی سے بچنے کا علم ہدایت قرار دیا۔ اور اُن کو اپنا

وہ دروازہ قرار دیا ہے۔ جس سے مجھ تک رسائی ہوتی ہے۔ اور اُن کو اپنا گھر قرار دیا ہے۔ کہ جو اس میں داخل ہو جائے وہ میری جہنم سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور اُن کو اپنا وہ محکم قلعہ بنایا ہے۔ کہ جو اس میں پناہ لے لے تو وہ (علیؑ) اُسے دُنیا و آخرت کے مکروہات سے بچا لیتا ہے اور اُن کو اپنا وہ وجہ بنایا ہے۔ کہ جو اُس کی طرف متوجہ ہو جائے تو میں کبھی اُس سے اپنی توجہ نہیں ہٹاتا اور آسمانوں اور زمینوں کی مخلوق پر اُن کو اپنی حجت قرار دیا ہے۔ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو اُس وقت تک قبول نہیں کرتا کہ جب تک وہ میرے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت کے ساتھ میرے علیؑ کی ولایت کا اقرار نہ کرے۔ علیؑ میری مخلوق میں میرا کشادہ ہاتھ ہے۔ اور علیؑ میری وہ نعمت ہے کہ اپنے بندوں میں جس بندہ سے میں محبت کرتا ہوں اسے اس (علیؑ کی) نعمت سے نواز دیتا ہوں۔ لہٰذا مجھے جس بندہ سے محبت ہوتی ہے اسے میں علیؑ کی ولایت و معرفت کی دولت عطا کر دیتا ہوں۔ میں نے اپنی عزت و جلال کی قسم کھائی ہے کہ میرے بندوں میں سے جو بندہ علیؑ سے محبت کرے گا۔ میں اسے نارِ جہنم سے نجات دونگا۔ اور داخل جنت کرونگا۔ اور جو بندہ علیؑ سے دشمنی کرے گا میں بھی اُس سے دشمنی کرونگا اور اسے واصل جہنم کرونگا۔ اور یہ بہت بُری جائے بازگشت ہے۔

(کلیات حدیث قدسی علامہ شیخ حُر آملی)

مولائے کائنات علیؑ سے محبت کرنے والوں میں سے سرشار ایک سید سعادت حسینؒ نقوی بھی ہیں۔ جنہوں نے مولا علیؑ کی محبت، عقیدت، حقیقت اور ولایت کی معرفت لوگوں تک پہنچانے کا عزم بالجزم کر رکھا ہے۔ لہٰذا اس سلسلے کی پہلی کتاب ''النباء العظیم''

کے نام سے تالیف کر کے لوگوں تک پہنچا چکے ہیں۔اب نئی طرز پر نئی تحقیق کے ساتھ مولا علیؑ کے فضائل، محبت، ولایت کی احادیث ''علیؑ العظیم'' کے نام سے تالیف کی گئی کتاب آپ تک پہنچا رہے ہیں۔مولا پاک ان کی محنت اور کاوش کو درجہ قبولیت عطا فرمائیں۔(آمین)

والسلام من اتبع الھدیٰ

نوکر صاحب الزمان (عجل اللہ الشریف)

سید فضل عباس نقوی

23-05-17

(1) شب معراج اللہ کا کلام

رسول پاک ﷺ نے فرمایا " بیشک جب میں اپنے رب کے پاس معراج پر گیا۔ تو اس نے حجاب کے پیچھے سے مجھے وحی کی جو بھی کی کلام بھی کیا۔ اس کلام میں یہ بھی فرمایا یا محمدؐ علیؑ اول علیؑ آخر علیؑ ظاہر علیؑ باطن ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ میں نے پوچھا یا اللہ ایسا تو تیرے لئے نہیں ہے۔ اس نے فرمایا اے محمدؐ میں اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں عالم الغیب والشہادہ رحمان و رحیم ہوں۔ بے شک میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں الملک القدوس السلام المومن المھیمن۔ العزیز الجبار المتکبر ہوں اور مشرکوں کے شرک سے بلند ہوں۔ بیشک میں اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں خالق، باری، مصور ہوں اسماء الحسنیٰ میرے لئے ہیں۔ آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے میری ہی تسبیح کرتا ہے میں عزیز الحکیم ہوں۔ یا محمد ﷺ بیشک میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اول ہوں کہ جس سے قبل کوئی شے نہیں۔ اور میں آخر ہوں۔ کہ جس کے بعد کوئی شے نہیں۔ اور میں ظاہر ہوں اور میرے اوپر کوئی شے نہیں۔ اور میں باطن ہوں میرے نیچے کوئی شے نہیں اور میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں ہر چیز کا علم رکھتا ہوں"

"یا محمدؐ علیؑ اول ہے۔ آئمہؑ میں۔ اس کے بارے میں سب سے پہلے میثاق لیا گیا۔ (آئمہ میں سے) اے محمدؐ علیؑ آخر ہے۔ آئمہ میں سے سب سے آخر اس کی روح پلٹے گی۔ وہ دابۃ الارض ہے جو ان سے کلام کرے گا۔ اے محمدؐ علیؑ ظاہر ہے جو کچھ میں نے آپ پر وحی کی اس پر ظاہر ہے ایسا نہیں ہے کہ کوئی چیز اس سے چھپائی گئی ہو۔ یا محمدؐ علیؑ باطن ہے۔ میرے رازوں کا امین (بطن) ہے جو راز آپ کے پاس ہیں

میرے اور تیرے درمیان کوئی راز ایسا نہیں ہے جو اس سے چھپا ہوا ہو۔ اے محمدؐ جو کچھ حلال وحرام خلق کیا گیا ہے۔ علیؑ اس کا علم رکھتا ہے۔ (بصائر الدرجات ج 2 ص 475)

(2) فضائل مولا علیؑ بزبان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجاہد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ اگر تمام درخت قلم بنائے جائیں۔ تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور جنات اور انسان لکھنے والے بن جائیں تب بھی وہ علیؑ کے فضائل کو شمار نہ کرسکیں گے۔

جس شخص نے علیؑ کے فضائل میں سے ایک فضیلت کا بھی اقرار کرتے ہوئے ذکر کیا۔ اور جس نے علیؑ کے فضائل میں سے ایک فضیلت کو تحریر کیا۔ تو جب تک اس کتابت کا نشان باقی رہتا ہے۔ اور اگر ایک فضیلت کو بھی دیکھا تو اسکے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور فرشتگانِ خدا اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ علیؑ کے چہرے پر نظر کرنا عبادت ہے اور اس شخص کا ایمان قبول نہیں کیا جائے گا جو علیؑ سے محبت اور اسکے دشمنوں سے بیزاری نہیں کرتا۔

ابن عباسؓ نے فرمایا کہ علیؑ کے فضائل تیس ہزار ہوں گے۔ پھر حضرت حسینؑ ابن علیؑ نے فرمایا کہ اگر میں وہ تمام فضائل بیان کروں جو علیؑ ابن ابی طالبؑ کے متعلق خداوند تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئے ہیں تو وہ جس زمین پر قدم رکھے لوگ اس خطۂ زمین کی مٹی تا سطحِ آب تک لے جائیں۔ اور پھر فرمایا کہ اگر آدمؑ کے کمال علم۔ نوح کو کمال فہم یحیٰی ابن زکریا کو کمال زہد، موسیٰ ابن عمران کو کمال ہیبت و صولت کی حالت میں دیکھنا ہو تو حضرت علیؑ کو دیکھے۔

اور لکھا ہے کہ حضرت اُم سلمہؓ سے مروی ہے کہ آیۂ تطہیر میرے گھر میں نازل ہوئی۔ اس وقت جناب رسولؐ خدا نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ کو بلوایا اور فرمایا۔ یہ

میرے اہلبیت ہیں ۔(۱)

عبداللہ بن جعفر بن ابیطالبؑ اور سعد ابن وقاص سے بھی مروی ہے کہ آیۂ تطہیر نازل ہوئی تو آپ نے علیؑ ۔ فاطمہؑ ۔ حسنؑ و حسینؑ کو اپنی ردا میں داخل کیا اور فرمایا اے خدا ۔ یہ میرے اہلبیت ہیں یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے ۔

امام احمدؒ بن حنبل نے اپنی مسند میں انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ مسلسل چھ ماہ تک نماز فجر کے لیے جاتے ہوئے رسولؐ خدا دروازہ خانۂ فاطمہؑ الزہرہ پر آ کر فرماتے تھے ۔ اے اہل بیت پھر آیۂ تطہیر تلاوت فرماتے تھے ۔ مزید حوالہ جات ۔ شیخ فخرالدین احمد بن علی بن احمد بن طریح نجفی نے کتاب منتخب فی المراثی و الخطب (شہو یہ بیاض فخری) و دیگر علماء (تاریخ الخلفا (جلال الدین سیوطی، صفحہ 189)

سید علی ہمدانی نے مودۃ القربیٰ میں مودہ الرابعہ میں شیخ سلیمان بن ابراہیم مفتی اعظم قسطنطنیہ نے ینابیع المودۃ [1301ھ] صفحہ 24 میں لکھا کہ عتبہ بن عامر الجہنی کہتے ہیں اور ہم نے رسولؐ خدا کی بیعت تین امور پر کی ۔

1 ۔ کلمہ لا الٰہ الا اللہ 2 ۔ محمدؐ رسول اللہ 3 ۔ علیؑ وصی رسولؐ اللہ

اور اگر ان تینوں میں سے کسی ایک کو بھی ہم نے چھوڑ دیا تو ہم کافر ہو گئے ۔ پاک رسولؐ نے فرمایا کہ علیؑ سے حیا کرو کیونکہ خدا اس سے حیا کرتا ہے ۔ اور علیؑ کو دوست رکھو، کیونکہ خدا علیؑ کو دوست رکھتا ہے ۔

قل لا اسئلکم الیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ

تاج المحدثین ابو احمدؒ بن عبداللہ لاصبہانی نے اپنی کتاب منقبۃ المطہرین میں اسناد کے ساتھ درج کیا ہے ۔

جابر ابن عبداللہ سے مروی ہے کہ ایک دن جناب رسولِ خدا مجلس صحابہؓ کو

مخاطب کر کے فرمایا جبکہ علیؑ و حسنؑ و حسینؑ آپ کے ہمراہ تھے، کہ اے لوگو یہ جو میرے ساتھ ہیں تمہارے نبیؐ کے اہلبیتؑ ہیں ۔ خداوند تعالیٰ نے انکو بزرگی عطا فرمائی ہے اپنا راز ان میں محفوظ فرمایا ہے ۔ اپنا علم ان میں ودیعت کیا ہے ۔ یہ دین کے ستون ہیں نبیؐ کی اُمت پر شاہد ہیں ۔ خداوند تعالیٰ نے انکے نور کو اپنی مخلوق سے پہلے خلق فرمایا ۔ چنانچہ وہ اسکے عرش کے نیچے موجود تھے ۔ اور اسکے علم سے منتخب تھے ۔ انکو برگزیدہ اور منتخب کیا ۔ ان کو اپنی مخلوق کے لئے عالم و فقیہ مقرر کیا اور اپنے راستہ پر انہیں چلایا ۔ پس وہ ہادی دین اور آئمہ وسطیٰ ہیں یہ مومنین کے لئے مضبوط قلعہ ہیں اور ہدایت تلاش کرنے والوں کی آنکھوں کے نور ہیں ۔ یہ گناہوں سے محفوظ رکھتے ہیں جو ان کی طرف اپنی التجا لے جاتا ہے ان کے لئے نجات ہیں ۔ جو انکے سایہ میں پناہ لیتا ہے ۔ سرفراز ہوتا ہے ۔ وہ جو ان سے محبت رکھتا ہے بخشش پاتا ہے ۔ ہلاک ہوتا ہے وہ جو ان سے دشمنی رکھتا ہے ۔ جو ان سے تمسک رکھتا ہے وہ اپنا مقصد پاتا ہے ۔ جو ان سے علیحدگی اختیار کرتا ہے وہ دین سے علیحدہ ہو جاتا ہے ۔ جو ان کے پاس آیا اس نے نجات پائی ۔ جس نے انکے حق سے انکار کیا وہ گمراہ ہوا ۔ یہ باب امن ہیں ۔ اُنکے لئے جو اُن میں داخل ہوا ۔ یہ اس کے لئے حجت خدا ہیں ۔ یہ لوگوں کو خدا کی طرف لے جاتے ہیں ۔ یہ خدا کے حکم سے کام کرتے ہیں ۔ اور اسکی آیات سے ہدایت کرتے ہیں ۔ اور انکے درمیان رسالت نازل ہوئی اور انکے اوپر ملائکہ رحمت اترے، انکی طرف روح الامین آئے ۔ اور فضل و برکت لائے اور وہ چیز ان تک پہنچائی جو عالمین میں سے کسی تک نہیں پہنچی تھی ۔ خداوند تعالیٰ کا شکر ہے کہ آپکے پاس وہ شئے ہے جسکی لوگ خواہش کرتے ہیں اور جس کے محتاج ہیں یہ دین کی ہدایت ہیں ۔ یہ نور ہیں تاریکی سے بچانے کے لئے ۔ جب دُنیا پر تاریکی چھا جائے گی یہ مبارک درخت کی

مبارک اور طیب شافیں ہیں ۔ یہ معدنِ علم ہیں ۔ اہلبیتؑ رحمت ہیں ۔ جن سے خداوند تعالیٰ نے رجس دور کر کے انہیں پاک و پاکیزہ بنا دیا۔

(3) خطبہ مولا علیؑ مسجد کوفہ میں

یہ خطبہ شیخ سلیمان بلخی مفتی اعظم قسطنطنیہ نے ینابیع المودۃ میں اور علامہ کمال الدین ابو سالم محمدؐ طلحہ القرشی نے کتاب دار المنتظم میں اور سید شہاب الدین نے بھی توضیح الدلائل میں کچھ حصہ نقل کیا ہے ۔ ہم ینابیع المودہ سے نقل کرتے ہیں جو علماء کے نزدیک اسناد الصحیحہ کے ذریعے سے ثابت ہے ۔ کہ حضرت علیؑ نے کوفہ کے منبر سے یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنا ہے واسطے اس خدائے بزرگ و برتر کے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ۔ اور انکو پہاڑوں سے مضبوط کیا چشمے جاری کئے ۔ ہوائیں چلائیں ۔ اور آندھیوں کو اپنے حکم میں رکھا جس نے آسمانوں کو ستاروں سے مزین کیا ۔ اور افلاک کو ایک قرینہ و نظام کے ساتھ چلایا ۔ جس نے سورج ۔ چاند ستاروں اور سیاروں کے لئے منازل مقرر کئے ۔ بادلوں کو پیدا کر کے اپنے زیر حکم رکھا کالی راتوں کو لانے والا ۔ اور پھر انکو منور کرنے والا ۔ اجسام کو پیدا کر کے انکو مقرر کرنے والا زمانوں کو قائم کرنے والا ۔ امور کو لانے والا ۔ جانداروں کے رزق کا ضامن اور انکا تدبیر کرنے والا ۔ مردہ زمینوں کو زندہ کرنے والا ۔ میں اسکی نعمتوں کا اور انکی افراط کا شکر ادا کرتا ہوں اور ان مہربانیوں اور انکے تواتر پر اسکی حمد کرتا ہوں ۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ صرف وہی ایک خدا ہے اور اسکا کوئی شریک نہیں ۔ یہ ایسی شہادت ہے جو اسکے کہنے والے کو سلامتی کی طرف لے جاتی ہے ۔ اسکو عذاب سے محفوظ رکھتی ہے ۔ اور

میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰؐ نبی برحق ۔ خاتم النبیین اور انکے فخر ہیں ایسا رسولؐ جس نے اپنی دعوت کو غالب کیا اور پھیلایا اور اپنی اس اُمت کو پہنچایا۔ جو بت پرستی میں ڈوبی ہوئی تھی پس انہوں نے اپنی نصیحت میں مبالغہ کیا نور کے جھنڈے بلند کئے اور ہدایت کے لئے منبر سجائے ۔ اور قرآن کے معجزے سے شیطان کی دعوت کو محو کر دیا۔ عرب کے گمراہوں اور کافروں کو نیست و نابود کر دیا۔ یہاں تک کہ انکی دعوت حق سے شریعت مطہر جاری ہوگئی۔

اے لوگو خبردار ہو جاؤ۔ عنقریب وقت آ گیا ہے ۔ لوگوں کی خواہشیں مختلف ہوگئیں ۔ دعوے جاری ہوگئے ۔ زمین کو زلزلہ آیا۔ لوگوں کے قرض ضائع ہو گئے ۔ امانت رائیگان گئی ۔ خیانت ظاہر ہوگئی جھوٹے مدعیان کھڑے ہو گئے ۔ اشقیاء آ گئے کمینے آگے بڑھ گئے نیک لوگ پیچھے رہ گئے ۔ لوگوں نے قرآن کے ساتھ دھوکا کیا۔ یعنی اس کی غلط تاویلیں کیں ۔ اب اسرار ضائع ہو رہے ہیں ۔ آزاد آدمیوں کی عزت و ناموس برباد ہو رہی ہے ۔ میں دیکھتا ہوں کہ خراساں خراب ہونے والا ہے پس قلعے گرائے جائیں گے ۔ اور عراق میں خون کی نہریں بہیں گی ۔ افسوس پھر آپ نے دائیں بائیں نظر کی اور ایک گہرا ٹھنڈا سانس لیا۔ اس وقت سوید ین نوفل الہلالی کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ اے امیر المومنینؑ یہ واقعات آپ نے کیونکر معلوم کیے ۔ کیا آپ وہاں موجود تھے ۔ اس پر حضرت علیؑ نے غیظ سے اسکی طرف دیکھ کر کہا کہ تجھے رونے والیاں روئیں کیا تو مجھے نہیں جانتا۔

"میں ایک بھید ہوں بھیدوں میں سے ایک نور کا درخت ہوں آسمانوں کا رہبر ہوں ۔ میں اُوپر چلنے والوں اور تیرنے والوں کے ساتھ ہوں ۔ میں جبرائیل کا دوست اور میکائیل کا ہمنشین ہوں میں آسمانوں سے اس طرح مانوس ہوں جس طرح

سمندر آگ سے مانوس ہوتا ہے ۔ میں محافظ الالواح ہوں ۔ اندھیری راتوں کا قطب ہوں ۔ میں ہی بیت معمور ہوں ۔ میں ہی بادلوں کا آراستہ کرنے والا ہوں ۔ میں نہایت سخت تاریک راتوں کا نور ہوں ۔ میں پستیوں کا آسمان ہوں ۔ تاریکیوں کو روشن کرنے والا اور پستیوں کو اُبھارنے والا ہوں ۔ میں حجت خدا ہوں ۔ میں خلائق کا رہنما ہوں اور انکو راہ راست پر چلانے والا ہوں ۔ مشتبہات کی صحیح تاویل کرنے والا ہوں ۔ میں انجیل کی صحیح تفسیر کرنے والا ہوں ۔ میں آلِ عبا میں سے ایک ہوں ۔ میں عطا کرنے والا ہوں جمع اور کامل کرنے والا ہوں ۔ میں رجال الاعراف ہوں ۔ جسکا ذکر قرآن میں ہے میں سرِ ابراہیم ہوں ۔ میں ہی وہ اژدہا ہوں جس سے موسیٰ نے اپنے حریفوں پر فتح پائی تھی ۔ میں اولیاؤں کا ولی ہوں ۔ میں انبیاء کے علوم کا وارث ہوں ۔ زبور کا دریا ہوں ۔ حجاب الغفور ہوں ۔ یعنی منتخب کردہ خدا ہوں ۔ میں انجیل کا ایلیا ہوں ۔ میں شدید القویٰ ہوں ۔ میں لواء الحمد کا اہل ہوں میں محشر میں جمع ہونے والوں کا امام ہوں ۔ میں ساقی کوثر ہوں ۔ میں قسیم نار والجنۃ ہوں ۔ میں دین کا سردار ہوں ۔ متقیوں کا امام ہوں ۔ رسولؐ خدا کا وارث ہوں ۔ کافروں کی بیخ و بن اکھاڑنے والا ہوں ۔ میں نیک اماموں کا باپ ہوں ۔ میں درِ خیبر کا اکھاڑنے والا ہوں ۔ میں جنگ احزاب میں کافروں کے گروہوں کو منتشر کرنے والا ہوں ۔ میں قیمتی جوہر ہوں ۔ میں باب مدینۃ علم نبیؐ ہوں ۔ میں اُصول دین کی تفسیر کرنے والا ہوں ۔ میں مشکلات کو حل کرنے والا ہوں ۔ میں ن والقلم ہوں ۔ میں تاریکیوں کو روشن کرنے والا ہوں ۔ میں سوال متیٰ ہوں ۔ میں ممدوح هل اتی ہوں میں ہی وہ نباء عظیم ہوں جسکا ذکر قرآن شریف میں ہے ۔ میں ہی صراطِ مستقیم ہوں ۔ میں صدفِ حقیقت کا موتی ہوں ۔ میں کوہ متانت ہوں ۔ میں حروف کا بھید ہوں ۔ میں مکانوں کا نور ہوں ۔ میں

جبل راسخ ہوں ۔میں اُمورغیب کی مفتاح ہوں ۔میں دلوں کو روشن کرنے والا ہوں میں ارواح کا نور ہوں ۔میں بہادر کرار ہوں ۔میں دوستوں کی نصرت کرنے والا ہوں ۔میں سیف مسلول ہوں ۔میں شہید مقبول ہوں ۔میں جامع القرآن ہوں ۔ میں قرآن کی تفسیر ہوں ۔ میں رسولؐ خدا کا ہم نفس ہوں ۔ میں شوہر بتولؑ ہوں ۔ میں اسلام کا عمود ہوں ۔ میں بتوں کو توڑنے والا ہوں ۔ میں اذن داعیہ کا مقصد ہوں ۔میں جنوں کا قاتل اور قرآن شریف کا صالح المومنین ہوں ۔میں فلاح پانے والوں کا امام ہوں ۔میں جوانمردوں کا سالار ہوں ۔ میں نبوت کے اسرار کا خزانہ ہوں ۔میں ازمنہ سابقہ کے گذشتہ واقعات کا جاننے والا ہوں ۔میں آخر کی اُمتوں کے واقعات سے واقف ہوں ۔میں قطب الاقطاب ہوں ۔ میں دوستوں کا مددگار ہوں ۔میں مہدی زمان ہون ۔عیسیٰ زمان ہوں ۔بخدا وجہ اللہ ہوں ۔ واللہ میں شیر خدا ہوں ۔عرب کا سردار ہوں ۔مصیبتوں کا دور کرنے والا ہوں ۔میں وہ ہوں جس کے حق میں لافتیٰ الا علیٰ کہا گیا۔میری شان میں رسولؐ خدا نے ''انت منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ کہا۔میں شیر غالب علیؑ ابن ابی طالبؑ ہوں''

راوی کہتا ہے کہ وہ شخص جس نے اعتراض کیا تھا ایک چیخ مار کر گر پڑا اور مر گیا۔پھر جناب امیرؑ اپنے کلام سابقہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ساری تعریف ہے اس خدا کی جس نے روحوں کو پیدا کیا اور اُمتوں کو قائم کیا۔اور صلوٰۃ ہے اسم اعظم نور اقدم جناب محمد مصطفیٰؐ پر۔پھر فرمایا کہ ''پوچھ لو مجھ سے جو پوچھنا چاہتے ہو'' قبل اسکے کہ تم مجھ کو نہ پاؤ۔میں زمین کے راستوں کی نسبت ۔آسمانوں کے راستوں سے زیادہ واقف ہوں ۔میرے اندر علوم بے شمار بحر ذخار کی طرح موجیں مار رہے ہیں ۔یہی وجہ ہے کہ علماء وحکماء آپکی طرف بڑھے اور اولیاء واصفیا نے آپ کے قدم چومے اور اسم اعظم کی

قسم دلا کر عرض کیا کہ آپ اپنا کلام پورا کریں۔ پس آپ نے فرمایا کہ جب یہ حال ہو جائے گا۔ تو علم محمدیہؐ کا اٹھانے والا ظاہر ہو گا اور دولت و سلطنت احمدیہؐ کا قائم کرنے والا ظاہر ہو گا۔ جو زمین کو سنبھالے گا۔ سنت و فرض کو زندہ کرے گا۔ پھر فرمایا اے وہ شخص جو میری شان سے واقف نہیں اور میرے حال سے غافل ہے۔ معلوم کر (اور جان لے) کہ میرے قلب میں اسرار و عجائب و آثار بے شمار موجزن ہیں۔ میں نے پردوں کو چاک کر دیا۔ عجیب باتوں کو ظاہر کیا ہے۔ غیب کے خزانے کھول دیئے ہیں۔ دل کے اسرار کی باریکیاں ظاہر کر دی ہیں۔ میں نے لطائف و معارف جمع کیے ہیں۔ رموز بے شمار میرے پاس ہیں۔ پس خوشی ہے اسکے لئے جو اس کلام کے حبل المتین سے تمسک رکھتا ہے۔ اور ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے۔ کیونکہ وہ واقف ہو جاتا ہے۔ کتب مسطور کے معانی سے اور داخل ہو جاتا ہے۔ بیت معمور میں پھر آپ نے اشعار پڑھے ''میں نے علم الاولین جمع کر لئے ہیں۔ اور علوم الآخرین کا ضامن ہوں۔ میرے پاس حادث و قدیم کے رموز اور اسرار ہیں۔ اور میں ہر ایک قوی کے اوپر قوی تر ہوں۔ اور ایسا علیم ہوں جس نے تمام عالموں کے اوپر احاطہ کر لیا ہے۔''

پھر آپ نے فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو سورۃ فاتحہ کی تفسیر اتنی کروں کہ ستر اونٹ کے بوجھ کی کتابیں اس سے لکھی جائیں۔ پھر فرمایا کہ ق والقرآن المجید۔ کلماتِ فضیلت الاسرار ہیں اور عبارت ہے بڑے عظیم آثار کی۔ اور چشمے ہیں دلوں کے اسرار کے چراغ ہیں غیب کے بھیدوں کے۔ مثل چمکنے والے ستاروں کے۔ یہ عقول کی آخری حدیں ہیں۔ علوم حکمت کے آغاز ہیں۔ کتاب کھولتا ہے اور یہ جواب پاتا ہے۔ اے ابو العباسؑ (یعنی علیؑ ابن ابی طالبؑ) تم امام الناس ہو۔ پاک و پاکیزہ ہے۔ وہ زمین اسکی موت کے بعد زندہ کرتا ہے۔ اور ملکوں کو انکے گھروں تک دیکھتا ہے اور یہ بڑے عزیز و حکیم کی مقرر کی ہوئی تقدیر ہے۔

حوالہ جات:۔

شیخ سلیمان بلخی مفتی اعظم قسطنطنیہ ینا بیع المودۃ باب 8 فی ایراد۔ المنظوم شیخ کمال الدین ابو صالم محمدؒ بن طلحہ الحلبی الشافعی۔

(4) خطبہ مولا علیؑ

ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ جز اوّل صفحہ 208 اور سید شہاب الدین نے توضیح الدلائل میں کئی خطبے لکھے ہیں۔ ان میں سے ایک خطبہ یہ بھی ہے۔ ''میں ن والقلم ہوں، میں نور ہوں تاریکیوں کو روشن کرنے والا۔ میں ہی صراط مستقیم ہوں۔ میں فاروق اعظم ہوں۔ میں علم کا مخزن اور حلم کا معدن ہوں۔ میں نباء العظیم ہوں۔ میں پچھلے اور اگلے علوم کا وارث ہوں۔ میں ستاروں کا ہیولیٰ ہوں۔ میں اسلام کا ستون ہوں میں بتوں کا توڑنے والا ہوں۔ میں شیر ضرغام ہوں۔ میں اہل ہم وغم کا مونس ہوں۔ مجھ کو ہر ایک فخر زیب دیتا ہے۔ میں صدیق اکبر ہوں۔ میں امام محشر ہوں۔ میں ساقی کوثر ہوں۔ میں صاحب علم لوا ہوں۔ میں امور خفی کی قرار گاہ ہوں۔ میں آیات الٰہی کا مجمع ہوں۔ میں پریشانیوں کا جمع کرنے والا ہوں۔ میں غموں کا دور کرنے والا ہوں۔ میں کلمات الٰہیہ کا محافظ ہوں۔ مردے مجھے پکارتے ہیں۔ میں مشکلوں کا حل کرنے والا ہوں۔ میں شبہات کو دور کرنے والا ہوں۔ میں جنگوں کو فتح کرنے والا ہوں۔ میں صاحب معجزات ہوں۔ نہایت طویل حبل المتین ہوں۔ میں فضائل کا مصدر ہوں۔ میں قرآن کا حفاظت کرنے والا ہوں۔ میں ایمان کی تشریح کرتا ہوں۔ میں قسیم النار والجنۃ ہوں۔ میں اژدر سے باتیں کرنے والا ہوں۔ میں بتوں کو توڑنے والا ہوں۔ میں تمام ادیان کی حقیقت ہوں۔ میں فیض کے چشموں سے ایک عظیم چشمہ ہوں۔ میں سرداروں کا سردار ہوں۔ میں شجاع لوگوں کو پست

کرنے والا ہوں ۔ میں شہسوار میدانِ شجاعت ہوں ۔ میں سوال متی ہوں ۔ میں ہل اتٰی کا مقصود وممدوح ہوں ۔ میں شدید القویٰ اور حامل لواءِ حمد ہوں ۔ میں تکلیفوں کا دور کرنے والا ہوں ۔ ہر موجود شے کی انتہا ہوں ۔ مجھ سے دُنیا کی حفاظت ہے ۔ میں جنگ کو تیز کرنے والا ہوں ۔ میں باغیوں کو قتل کرنے والا ہوں ۔ مجھے علم لدنی عطا کیا گیا ہے ۔ میں خدائے تعالیٰ کا منتخب بندہ ہوں ۔ میں جھگڑوں کو طے کرنے والا ہوں ۔ میں وصیتوں کا مقام و دیعت ہوں ۔ میں معدن الانصار ہوں ۔ میں پرہیز گاری اور عصمت محض ہوں ۔ میں ہی وہ رجال الاعراف ہوں جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے ۔ میں امام المتقین ہوں ۔ میں معارف وعلوم کا مخزن ہوں ۔ جنات کو قتل کرنے والا ہوں ۔ میں سردار دین ہوں ۔ میں وہ صالح المومنین ہوں ۔ جسکا ذکر قرآن میں ہے ۔ میں صدیقوں کا سردار ہوں ۔ میں حبل المتین ہوں ۔ میں دین کا عظیم ترین سردار ہوں ۔ میں مومن کا صحیفہ ہوں ۔ میں امام الامین ہوں ۔ میں مضبوط جوشن ہوں ۔ میں دو تلواریں چلانے والا ہوں ۔ میں دو نیزوں سے جنگ کرنے والا ہوں ۔ فاتح بدر وحنین ہوں ۔ میں ہم نفس رسولؐ ہوں میں شوہر بتولؑ (فاطمۂ زہرہ) ہوں ۔ میں خدا کی کھنچی ہوئی تلوار ہوں ۔ میں بیماروں کے لئے شفاء ہوں ۔ میں مسئلوں کو حل کرنے والا ہوں ۔ میں ایک وسیلہ ہوں ۔ میں دروازوں کو اُکھاڑنے والا ہوں ۔ میں کفار کے گروہوں کو بھگانے والا ہوں ۔ میں عرب کا سردار ہوں ۔ میں مصائب و رنج کو دُور کرنے والا ہوں ۔ میں پیاسوں کو پلانے والا ہوں ۔ میں فرش رسولؐ پر سونے والا ہوں ۔ میں نہایت قیمتی جوہر ہوں ۔ میں باب مدینہ علم نبیؐ ہوں ۔ میں کلمہ حکمت ہوں ۔ میں شریعت کا مقرر کرنے والا ہوں ۔ میں امانتوں کا محافظ ہوں ۔ میں کفر کا بیخ و بن اکھاڑنے والا ہوں ۔ میں اماموں کا باپ ہوں ۔ میں شرافت اور بزرگیوں کا شجر

عظیم ہوں ۔ میں فضیلتوں کا معدن ہوں ۔ میں رسالت کا جانشین ہوں ۔ میں شجاعت کا منبع ہوں ۔ میں رسولؐ مختار کا وارث ہوں ۔ میں طاہر و مطہر ہوں ۔ میں نور کا چراغ ہوں ۔ میں تمام امور کا خلاصہ ہوں ۔ میں نور اصلی کی چمک ہوں ۔ میں صاحب بصیرت عظیم ہوں ۔ میں علوم کا خزانہ ہوں ۔ میں بنی نوع انسان کے لئے بشارت ہوں ۔ میں مقرر کیا ہوا شفیع محشر ہوں ۔ میں بشیر و نذیر کا ابن عم ہوں ۔ میں سخاوت کا سرچشمہ ہوں ۔ میں جنت کا آراستہ کرنے والا زیور ہوں ۔ میں بیضتہ البلد ہوں ۔ میں جہاد کی تلوار ہوں ۔ میں شیر خدا ہوں ۔ میں مشہود کا گواہ ہوں ۔ میں ہی عہد ہوں ۔ میں بخششوں کا عطا کرنے والا ہوں ۔ خرابیوں کی درستی کرنے والا ہوں ۔ میں سر الاسرار ہوں ۔ میں سختیوں اور تنگیوں میں لوگوں کی فریاد کو پہنچنے والا ہوں ۔ میں جنب اللہ ہوں ۔ میں وجہ اللہ ہوں ۔

(5) مولا علیؑ کی فضیلت وحقیقت پر ابن ابی الحدید کا مضمون

ابن ابی الحدید معتزلی نے شرح نہج البلاغہ الجزاول میں صفحہ 6 پر حضرت علیؑ کی افضلیت اور حقیقت پر نہایت عمدہ مضمون لکھا ہے ۔

”میں کیا کہوں ایسے شخص کی نسبت جس کے اعداء ورقیب اسکی فضیلت کے قائل تھے اور وہ اس کے مناقب سے انکار نہ کر سکے اور نہ اسکے فضائل کو چھپا سکے ۔ تُو جانتا ہے کہ بنو اُمیہ سلطنت اسلام پر مشرق سے مغرب تک غالب آگئے اور جتنی بھی ان میں طاقت تھی ۔ اس طاقت کے زور سے کوشش کی کہ اس شخص (علیؑ) کے نور کو بجھا دیں اس غرض کے لئے انہوں نے احادیث میں تحریف کی اور اسکے (عیب) اور برائیاں اپنے دل سے گھڑ کر مشہور کیں اور تمام منبروں کے اُوپر اس شخص پر لعنت کی (معاذ اللہ) اسکے مدح کرنے والے کو دھمکایا بلکہ اسکو قید کر دیا اور قتل کر دیا ۔ اور

ان احادیث کی روایت کرنے سے لوگوں کو روکا۔ جن احادیث سے حضرت علیؑ کی
فضیلت ثابت ہوتی تھی اور انکا ذکر بلند ہوتا تھا۔ لوگ یہاں تک ڈر گئے تھے کہ اپنے
بچوں کے نام علیؑ نہیں رکھتے تھے لیکن یہ تمام کوششیں بیکار رہیں۔ اور ان باتوں کا
نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہ ہوا کہ آپ کا ذکر اور بلند ہوا۔ وہ مثل مشک خوشبو کے تھا کہ
جتنا اسکو چھپاتے تھے اتنا زیادہ پھیلتا تھا۔ جتنا اس پر پردہ ڈالتے تھے اتنا ہی زیادہ
مشہور ہوتا تھا۔ بلکہ آپ کا ذکر مثل آفتاب کے تھا جو چھپایا نہیں جا سکتا تھا۔ یا مثل دن
کی روشنی کے تھا کہ اگر ایک آنکھ اس کی طرف بند بھی ہو جائے تو ہزار آنکھوں تک
پہنچتا تھا۔ اور میں کیا کہوں ایسے شخص (علیؑ) کے متعلق جسکی طرف تمام فضیلتیں جھکتی
ہیں۔ اور تمام فرقے اسکی طرف منتہی ہوتے ہیں اور تمام گروہ اس پر ختم ہوتے ہیں۔
پس وہ تمام فضیلتوں کا سردار ہے۔ اور تمام فضائل کا لباس زیب تن کئے ہوئے ہے۔
ہر ایک شخص نے جس نے آپ کے بعد کسی فضیلت کو حاصل کرنا چاہا آپ ہی سے اس کو
حاصل کیا اور آپ کی ہی پیروی کی۔ اور آپ کے نقش قدم پر چلا۔ اور تو جانتا ہے
اشرف العلوم علم الٰہیات ہے کیونکہ علم کا شرف اس کے معلوم سے ہوتا ہے۔ اور علم
الٰہیات کا معلوم یعنی خداوند تعالیٰ اشرف الموجودات ہے۔ لہٰذا وہ اشرف العلوم
ہوا۔ حالت یہ ہے کہ اس مضمون پر حضرت علیؑ کے کلام سے انتخاب کیا جاتا ہے اور آپ
سے ہی نقل کیا جاتا ہے اور اسکی انتہاء آپ پر ختم ہوتی ہے۔ اور آپ سے ہی یہ علم
شروع ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ معتزلی ہی اہل توحید و صاحب عدل اور ارباب
نظر ہیں اور ان میں سے جن لوگوں نے علم سیکھا وہ حضرت علیؑ کے شاگرد اور انکے
اصحاب تھے۔ ان ہی کا سب سے بڑا واصل بن عطاء شاگرد تھا۔ ابو ہاشم عبداللہ بن محمدؒ
بن حنفیہ کا اور ابو ہاشم شاگرد تھا۔ اپنے باپ محمدؒ بن حنفیہ کا اور محمدؒ بن حنفیہ شاگرد تھا

حضرت علیؑ کا۔ اور فرقہ اشعریہ کا یہ حال ہے کہ انہوں نے اپنا علم حاصل کیا۔ ابوالحسن علیؑ بن ابی الحسن علی بن ابی بشر العشری سے اور وہ شاگرد تھا ابو علیؑ الجبائی کا ابو علی معتزلہ کے مشائخ میں سے ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اشعریہ نے آخر کار معتزلی کے استاد سے علم حاصل کیا اور وہ علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔ امامیہ و زیدیہ کا حضرت علیؑ سے اخذ الٰہیات کا کرنا ظاہر ہی ہے۔ علوم میں سے علم فقہ ہے اور حضرت علیؑ فقہ کی اصل بنیاد ہیں۔ اسلام کا ہر ایک فقہ حضرت علیؑ کا خوشہ چین ہے۔ اور آپکے فقہ سے مستفید ہوتا ہے۔ اصحاب ابوحنیفہ مثل یوسف و محمدؒ وغیرہ ھما نے ابوحنیفہ سے فقہ اخذ کیا۔ امام شافعی نے علم فقہ محمدؒ بن الحسن سے حاصل کیا لہٰذا امام شافعی کا فقہ بھی ابوحنیفہ کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ امام احمد بن حنبل نے شافعی سے علم فقہ حاصل کیا لہٰذا احمد بن حنبل کا فقہ ابوحنیفہ کی طرف رجوع ہوتا ہے اور ابوحنیفہ نے علم فقہ حضرت جعفر بن محمد سے حاصل کیا۔ اور انہوں نے اپنے باپ سے اور آخر کار یہ اخذ علم فقہ حضرت علیؑ پر منتہی ہوتا ہے۔ مالک بن انس نے ربیعہ الراعی سے علم فقہ حاصل کیا۔ اور ربیعہ نے عکرمہ سے اور عکرمہ نے عبداللہ ابن عباس سے حاصل کیا۔ اور عبداللہ ابن عباسؓ نے حضرت علیؑ کے قدموں میں اس علم کو سیکھا اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ امام شافعی نے مالک بن انس سے فقہ سیکھا لہٰذا انکا علم اس طرح سے بھی حضرت علیؑ پر منتہی ہوتا ہے۔ پس یہ چاروں فقہ الاسلام علم فقہ میں حضرت علیؑ کے محتاج ہیں اور ان کے شاگرد ہوئے اور شیعہ لوگوں کا علم فقہ حضرت علیؑ سے لینا تو ظاہر ہی ہے۔ اصحاب رسولؐ میں سے سب سے زیادہ فقہ جاننے والے عبداللہ بن عباس تھے۔ اور ان کو علم فقہ حضرت علیؑ نے سکھایا۔ اور بہت سے مسائل فقہ جو حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ کے روبرو پیش ہوتے تھے اور وہ انکے حل کرنے سے قاصر ہوتے تھے۔ تو وہ تمام صحابہ حضرت علیؑ کی طرف رجوع کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت عمرؓ نے بار بار کہا کہ اگر علیؑ نہ ہوتے تو عمرؓ ہلاک ہو جاتا۔ اور یہ بھی کہا میں نہ باقی رہوں اس مشکل کے لئے جسکے حل کرنے کے واسطے علیؑ ابن ابی طالب نہ ہوں پھر یہ کہا کہ مسجد میں اگر علیؑ موجود ہوں تو انکی موجودگی میں کوئی اور شخص فتویٰ نہ دے۔ عوام و خواص نے جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم سب میں سب سے زیادہ صحیح فیصلہ کرنے والے علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

علوم میں سے علم تفسیر قرآن ہے۔ پس یہ علم حضرت علیؑ سے لیا گیا ہے اور ان سے ہی پھیلا ہے۔ اگر کتب تفاسیر کی طرف رجوع کرو گے تو اس مقولہ کی صحت سے آگاہ ہو جاؤ گے۔ کیونکہ تمام تفاسیر یا حضرت علیؑ سے روایت کی گئیں ہیں۔ یا عبد اللہ ابن عباسؓ سے اور یہ ظاہر ہے کہ عبد اللہ ابن عباسؓ نے علم تفسیر حضرت علیؑ کی خدمت میں رہ کر حاصل کیا تھا۔ اور وہ آپ کے شاگرد تھے۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس سے دریافت کیا گیا کہ آپ کے علم کو حضرت علیؑ کے علم سے کیا نسبت ہے۔ تو آپ نے جواب دیا کہ وہ نسبت ہے جو ایک قطرہ کو بارش عظیم سے ہوتی ہے جو بحر محیط پر برسے۔

اور علوم میں علم طریقت و حقیقت تصرف ہے۔ اور تمام ممالک اسلامیہ میں اس علم کے عالموں کا علم حضرت علیؑ پر ختم ہوتا ہے۔ اسکی تشریح اچھی طرح شبلی و جنید و سروی ابو یزید البسطامی و ابو محفوظ معروف الکرخی وغیرہم نے کی ہے۔ اور اس بات کے ثبوت کے لئے یہی ایک امر کافی ہے کہ آج تک یہ لوگ حضرت علیؑ کے خرقہ کو شعار بنائے ہوئے ہیں اور تمام اسناد حضرت علیؑ کی طرف لے جاتے ہیں۔

اور علوم میں سے علم نحو زبان عربی ہے۔ اور اس علم کو حضرت علیؑ ہی نے شروع و ایجاد کیا۔ اور آپ نے ابو الاسود کو اس علم کے اصول و قواعد سکھائے۔ چنانچہ آپ نے بتایا کہ ہر کلام میں تین چیزیں ہوتی ہیں۔ اسم فعل و حرف اور کلمہ کی دو

قسمیں ہوتی ہیں۔ معروف ونکرہ اور آپ نے وہ وجوہات و اسباب بھی بتائے جو اعراب پر اثر ڈالتے ہیں۔ اور انکو رفع ونصب جر و جزم کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور یہ ایک معجزہ تھا۔ کیونکہ اس قسم کا حصہ اور استنباط قوت بشریہ سے باہر ہے۔ اور اگر تم خصائص خلقیہ اور فضائل انسانیہ و دینیہ پر غور کرو گے تو آپؑ کو اُن صفات میں سب کا سردار اور سب سے آگے پاؤ گے۔

اگر شجاعت کو لو تو شجاعت میں حضرت نے ان بہادروں کے ذکر کو فراموش کرا دیا۔ جو ان سے پہلے گذرے تھے۔ اور انکے ناموں کو محو کر دیا جو ان کے بعد آنے والے تھے اور آپ کا درجہ جنگ میں مشہور ہے اور قیامت تک ضرب المثل رہے گا۔ آپ ایسے شجاع تھے کہ ایک دفعہ بھی جنگ سے نہیں بھاگے۔ کوئی شخص ان سے مقابلے کے لئے نہیں آیا مگر یہ کہ آپ نے اسے قتل کر دیا۔ ایک ضرب مارنے کے بعد آپ کو کبھی دوسری ضرب مارنے کی ضرورت نہیں ہوئی۔

قوت جسمانی و بصالت کو لو تو ضرب المثل ہیں۔ انکی مثال دی جاتی ہے۔ ابن قتیبہ اپنی کتاب معارف میں لکھتا ہے۔ کہ حضرت علیؑ نے کسی سے کشتی نہیں کی لیکن یہ کہ اسے گرا دیا۔ آپ وہ ہیں جنہوں نے درِ خیبر کو اکھاڑ کر پھینک دیا۔ لوگوں کی ایک جماعت نے مل کر کوشش کی کہ اس در کو جنبش دیں۔ لیکن نہ دے سکے۔ آپ وہ ہیں جنہوں نے کعبہ کی چھت سے بڑے بت ہبل کو ایک ہاتھ کی جنبش سے اُکھاڑ کر نیچے پھینک دیا۔ یہ پتھر کا بنا ہوا بہت بڑا بت تھا۔ آپ وہ ہیں جنہوں اپنے ایام خلافت میں عظیم الشان پتھر کو زمین سے اُٹھا کر علیحدہ پھینک دیا اسکے نیچے سے پانی نکلا۔ اس پتھر کے ہلانے سے آپ کا تمام لشکر عاجز ہو گیا تھا۔

اگر سخاوت جود کو لیں تو آپ کا حال اس میں ظاہر ہے۔ آپ روزہ رکھتے تھے

اور پھر اپنے طعام کو راہ خدا میں دیتے رہتے تھے۔ آپ کے حق میں آیت نازل ہوئی "ویطعمون طعام علیٰ حبہ مسکین و یتما" ایک درہم رات کو۔ ایک درھم دن میں۔ ایک درھم چھپا کر اور ایک درھم علانیہ دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ الذین ینفقون اموالھم الخ۔ (مفسرین)

آپ یہودیوں کے درختوں کو اجرت پر پانی دیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کے ہاتھوں پر آبلے پڑ جاتے تھے۔ اور جو اُجرت ملتی تھی راہ خدا میں صدقہ دے دیتے تھے۔ شعبی کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ اور آپ کی طینت اور سرشت میں سخا کو خمیر کیا گیا تھا۔ جس سخا و جود کو خداوند تعالیٰ دوست رکھتا ہے۔ آپ نے کسی سائل کو نہ نہیں کہا۔

اگر حلم اور عفو کو لو تو حضرت علیؑ تمام لوگوں سے زیادہ حلیم اور سب سے زیادہ گناہوں اور غلطیوں کو معاف کرنے والے تھے۔ ہمارے اس قول کی تصدیق جنگ جمل کے واقعات سے ہوتی ہے۔ آپ نے مروان بن الحکم پر فتح پائی اور یہ مردود آپ کا شدید ترین دشمن تھا۔ اور بہت زیادہ بغض آپ سے رکھتا تھا۔ مگر آپ نے اسکو معاف کر دیا۔ اور عبداللہ ابن زبیر آپ کو سب لوگوں کے سامنے سب وشتم اور دشنام کرتا تھا۔ بصرہ کی جنگ کے موقع پر ایک خطبہ میں اس نے کہا کہ بتحقیق تمہاری طرف (معاذ اللہ) ایک کمینہ و لئیم (معاذ اللہ) علیؑ ابن ابی طالب آرہا ہے۔ اور جناب امیرؑ فرمایا کرتے تھے کہ زبیر ہمیشہ ہمارا آدمی تھا۔ اس وقت تک کہ جب تک اسکا لڑکا عبداللہ جوان نہیں ہوا۔ اس وقت وہ ہم سے منحرف ہوگیا۔ جب عبداللہ بن زبیر شکست کے بعد قید ہو کر آیا تو آپؑ نے اسے معاف کر دیا۔ صرف اتنا کہہ دیا کہ چلا جا میں تجھے نہیں دیکھنا چاہتا۔ اسی طرح سعید بن العاص پر روز جمل آپ نے فتح پائی وہ آپکا سخت

دشمن تھا۔ مگر آپ نے اسے بھی معاف کر دیا۔

اور جہاد راہِ خدا کو تو آپ کے دوستوں اور دشمنوں سب کو معلوم ہے کہ آپ جہاد کرنے والوں کے سردار ہیں۔ جہاد سے سب لوگ سوائے حضرت علیؑ کے ڈرتے تھے اور جی چراتے تھے۔ تم جانتے ہو کہ جناب رسولِ خدا کے غزوات میں غزوہ البدر الکبریٰ عظیم ترین تھا۔ اس میں 70 مشرکین مارے گئے اس میں سے نصف کو حضرت علیؑ نے قتل کیا اور تمام مسلمانوں اور ملائکہ نے مل کر باقی نصف کو قتل کیا۔ اور اگر تم مغازی محمد بن عمر الواحدی و تاریخ الاشراف یحیٰ بن جابر البلادری وغیرہما کی طرف رجوع کرو گے تو تمہیں ہمارے قول کی صحت معلوم ہو گی۔ انکو چھوڑ دو جو آپ نے دیگر غزوات مثلاً احد و خندق وغیرہ میں قتل کئے یہ ایسی بات ہے جس میں ذرا شک نہیں۔ ان معلومات حقیقیہ میں سے ہیں جیسا کہ موجود شے کا علم ہوتا ہے۔

اگر فصاحت کو لو تو آپ امام الفصحا اور سید البلغا ہیں۔ آپ کے کلام کی نسبت کہا گیا ہے کہ خالق کے کلام سے کمتر اور تمام مخلوق کے کلام سے بالاتر ہے۔ اور اس سے لوگ خطابت اور کتابت سیکھتے ہیں۔ عبدالحمید بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے آپؑ کے ستر (۷۰) مشہور خطبے حفظ کئے اور اس کے بعد میرے علم میں ترقی ہوتی گئی۔ ابن نباتہ کہتا ہے کہ میں نے خطبوں میں سے ایسا خزانہ حفظ کیا ہے کہ جس کو خرچ کرنے سے اور ترقی ہوتی ہے۔ یہ کتاب نہج البلاغہ ہے جس کی شرح ہم لکھ رہے ہیں کافی ہے۔ اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ فصاحت و بلاغت میں کوئی شخص آپؑ کی برابری نہیں کر سکتا۔ تمہیں قائل کرنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ فصیح صحابہ میں سے کسی کا کلام آپ کے کلام کے دسویں بلکہ بیسویں حصہ کے برابر بھی جمع نہیں کیا گیا جو تعریف آپ کے کلام کی کتاب البیان والتبیین اور دیگر کتب میں ابو عثمان الجاحظ نے کی ہے۔ وہ ہی

اس امر کے ثبوت کے لئے کافی ہے اور اگر خوش اخلاقی خوش مزاجی، کشادہ روی کا ذکر کرو تو حضرت علیؑ اس میں ضرب المثل ہیں۔ یہاں تک کہ آپ کے دشمنوں نے اس وجہ سے آپکے اوپر نکتہ چینی کی ہے۔ چنانچہ عمرو ابن العاص نے یہ عیب جوئی حضرت عمرؓ سے اخذ کی تھی۔ کیونکہ جب حضرت علیؑ کے استخلاف کا ذکر آیا تو حضرت عمرؓ نے کہا میں ضرور انکو خلیفہ مقرر کر دیتا اگر ان میں مزاح نہ ہوتا۔ حضرت عمرؓ نے تو اختصار سے یہ نکتہ چینی کی تھی۔ حالانکہ رسولؐ خدا بھی مزاح کرتے تھے اور انکے اور حضرت علیؑ کے مزاح میں تمکنت اور ہیبت تھی۔

اگر زہد کو لو تو حضرت علیؑ زاہدوں کے سردار اور بدل الابدال تھے۔ آپ نے کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔ تمام لوگوں سے زیادہ سخت کھانا کھاتے تھے اور سخت لباس پہنتے تھے۔ عبداللہ ابن ابی رافع کہتا ہے کہ میں عید کے دن حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ ایک سربمہر تھیلا تھا اس میں سوکھی ہوئی جو کی روٹی تھی۔ آپ آئے اور اسے کھول کر کھانے لگے۔ میں نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ اسے سربمہر کیوں رکھتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ کہیں میرے بیٹے اسے روغن یا زیتون سے چرب نہ کر دیں۔ آپ کی پوشاک میں چمڑے اور پوست درخت خرما کے پیوند لگے ہوئے تھے۔ اور جوتے پوست درخت خرما کے تھے۔ کپڑے کا لباس پہنتے تھے۔ اگر کبھی آستین بڑی ہوتی تھی تو اس کو چاقو سے کاٹ دیتے تھے۔ پھر اسکو سلواتے نہیں تھے۔ لہذا جب تک وہ باقی رہتی تھی۔ شانے پر لٹکی رہتی تھی۔ سالن کبھی کبھی سرکہ یا نمک ڈال لیتے تھے۔ اگر کبھی ترقی کی تو کچھ سبزی ڈال لی۔ اور اگر کبھی اس سے بھی آگے بڑھے تو تھوڑا سا شیر شتر استعمال فرما لیتے تھے۔ گوشت آپ بہت کم استعمال کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ اپنے شکم کو حیوانوں کی قبر نہ بناؤ۔

باوجود ان سب باتوں کے تمام لوگوں سے زیادہ قوت و طاقت رکھتے تھے۔ بھوک آپ کی قوت کو کم نہیں کرسکی۔ آپ نے دنیا کو طلاق دے دی تھی۔ تمام بلاد اسلامیہ سے شام کے علاوہ آپ کے پاس مال آتا تھا۔ آپ سب کو تقسیم کر دیتے تھے یہ اگر عبادت کو دیکھو تو آپ سب لوگوں سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے۔ اور سب سے زیادہ نماز پڑھتے تھے روزے رکھتے تھے۔ اور لوگ آپ سے رات کی نمازیں اور نافلہ سیکھا کرتے تھے۔

تمہارا کیا خیال ہے اس شخص کی نسبت جو اپنی حفاظت سے زیادہ عبادت کو ترجیح دیتا تھا۔ لیلۃ الحریر کی لڑائی والے دن دونوں صفوں کے مابین آپ کا سجادہ بچھایا گیا۔ پس آپ بے فکری کے ساتھ اس پر نماز پڑھتے رہے۔ حالانکہ آپ کے دشمنوں کے تیر آپ کے چاروں طرف پڑ رہے تھے۔ اور اوپر سے گذر رہے تھے۔ آپکو اس سے ذرا سا بھی خوف نہ تھا۔ اور وہاں سے نہ اُٹھے جب تک اپنا وظیفہ ختم نہ کر لیا۔ اور اگر تم ان کی دعاؤں اور مناجاتوں پر غور کرو اور دیکھو کہ ان مناجاتوں میں کس قدر خداوند تعالیٰ کی عظمت اور جلالت کا ذکر ہے اور ان میں خداوند تعالیٰ کی ہیبت وعزت اور خضوع وخشوع بھرا ہوا ہے۔ پھر تم کو معلوم ہوگا کہ ان میں کتنا اخلاص ہے۔ اور کس قلب سے نکلی ہیں۔ اور کس زبان پر جاری ہوئی ہیں۔ حضرت امام زین العابدینؑ کی عبادت غایت درجہ کی تھی۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ آپکی عبادت اور آپ کے دادا کی عبادت میں کیا نسبت ہے۔ فرمایا کہ میری عبادت اور میرے دادا کی عبادت میں وہ نسبت ہے جو میرے دادا کی عبادت اور رسولؐ خدا کی عبادت میں نسبت تھی۔

اور اگر تفسیر قرآن کی طرف نظر کرو تو یہ مولا علیؑ کی خاص دلچسپی کا مضمون تھا۔ تمام امت کا اس پر اتفاق ہے کہ جناب علیؑ مرتضیٰ نے رسولؐ خدا ہی کی حیات

میں قرآن حفظ کرلیا تھا۔ درآنحالانکہ اس وقت کسی اور نے حفظ نہیں کیا تھا۔ اور حضرت علیؑ ہی اول وہ شخص ہیں کہ جنوں نے قرآن شریف کو جمع کیا تھا۔

اور جب تم قراٰت قرآن کی طرف رجوع کرو گے تو تم کو معلوم ہو گا کہ تمام آئمہ قراٰت حضرت علیؑ کی طرف رجوع کرتے تھے۔ کیونکہ یہ تمام ابو عبدالرحمن السلمہ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ابو عبدالرحمن السلمہ حضرت علیؑ کے شاگرد تھے۔ پس یہ علم بھی مثل دیگر علوم کے حضرت علیؑ پر منتہی ہوتا ہے آپؑ تمام لوگوں میں بہتر رائے رکھنے والے اور سب سے زیادہ صحیح تدبیر کرنے والے تھے۔ بتحقیق حضرت علیؑ فرمایا کرتے تھے اگر دین وتقویٰ درمیان میں نہ ہوتو میں تمام عرب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہوتا اور آپ کے علاوہ دیگر خلفاء تو وہ کام کرتے تھے جو امور سیاسی کے متقاضی ہوتا تھا۔ اور جس میں مصلحت دنیاوی ہوتی تھی۔ وہ اس بات کا خیال نہیں کرتے تھے کہ یہ مطابق شرع کے ہے یا نہیں۔

غرضیکہ یہ سب بشری صفات ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا۔ اور جن میں حضرت علیؑ تمام لوگوں کے سردار تھے۔ اور سب کے امام تھے۔ اور میں کیا کہوں اس شخص کی نسبت جسکو اہل ذمہ بھی دوست رکھتے تھے۔ باوجود اس کے کہ وہ نبوت کے منکر تھے۔ اور ان کی تعظیم فلاسفر بھی کرتے تھے۔ باوجود اس کے کہ وہ مسلمانوں کے دشمن تھے۔ ترک ویلم کے بادشاہ اپنی تلواروں پر حضرت علیؑ کی تصویر نقش کرتے تھے۔ عضادالدولہ بن بویہ اور اسکے باپ رکن الدولہ والپ ارسلان اور اسکے بیٹے ملک شاہ کی تلواروں پر آپ کی تصویریں تھیں گویا وہ اس سے فال لیتے تھے۔ نصرت وظفر کی۔

اور کیا کہوں میں ایسے شخص کی نسبت جسکے متعلق ہر ایک شخص چاہتا تھا کہ اسکی نسبت حضرت علیؑ سے کی جائے حضرت علیؑ کے متعلق بہت سی کتابیں لکھی اور اس نسبت

کیلئے انہوں نے شہادتیں پیدا کیں اور آپ کو بہادروں کا سردار بیان کیا۔ اور انہوں نے اس کلام سے تصدیق کی۔ جو روز اُحد آسمان سے سنائی دیا تھا کہ "لا سیف الا ذوالفقار لافتیٰ الا علیؑ"۔

(6) علامہ کوثر نیازی کا بیان

عالمی اردو کانفرنس کے زیر اہتمام نئی دہلی میں اولین عالمی جشن مولود کعبہ کے موقع پر علامہ کوثر نیازی (سابقہ وزیر اطلاعات پاکستان) نے تقریر کی جس کے اقتباسات پیش ہیں:

مری طلب بھی کسی کے کرم کا صدقہ ہے
قدم یہ اُٹھتے نہیں ہیں اُٹھائے جاتے ہیں

آج کا جشن فقہ وکلام۔ ہندسہ وحساب اور تصوف وطریقت کا جشن ہے۔ آج فصاحت و بلاغت اور قانون و عدالت کا جشن ہے۔ یہ نسب و شرافت اور جود وسخا کا جشن ہے۔ ذہانت و ذکاوت اور تہذیب وثقافت کا جشن ہے۔ میرے نزدیک جو خدا کا گھر تھا وہی حضرت علیؑ کا گھر بنا۔ وہ بیت اللہ بھی ہے اور بیت علی بھی۔ قیامت تک جو اربوں انسان اللہ کے گھر کا طواف کریں گے تو گویا علیؑ کی جائے پیدائش کا طواف کریں گے۔ آج اس کا جشن ہے جو پیدا بھی اللہ کے گھر میں ہوا اور شہادت بھی اللہ کے گھر میں ملی۔

حضرت علیؑ کا ماتھا خدائے واحد کے سوا کسی کے آگے نہیں جھکا۔ انکی سانس کبھی شرک آلود نہیں ہوئی۔

بنو اُمیہ کی تھیلیوں کے منہ کھلے اور ایسے لوگوں کی ایک کرایہ دار فوج تیار ہوئی جنہوں نے زبان وقلم سے حضرت علیؑ اور آل علی کو گالیاں دینا (معاذ اللہ) اپنی

زندگی کا مشن بنالیا۔علاوہ ازیں آپ کا حلیہ لکھتے وقت بھی آپ سے زیادتی کی گئی۔ حالانکہ دُنیا کے ساری قوموں سے بڑھ کر عرب سب سے زیادہ حسین قوم ہے اور عربوں میں قریش اور قریش میں بنی ہاشم اور بنی ہاشم میں حضرت عبدالمطلب کا گھرانہ حسین ترین لوگ تھے۔ان لوگوں کو حضرت علیؑ کا حلیہ لکھتے وقت یہ پتہ نہ تھا کہ آپ تو بعد میں بھی لوگوں کو عالم بیداری اور عالم خواب میں نظر آئیں گے۔جناب علی صدیقی اور غیر مسلم پارسی ایف ڈی کراکا جو جامعہ ملیہ کے وائس چانسلر اور انگلینڈ میں آکسفورڈ کے صدر رہے۔انکی خودنوشت Then Came Hazrt Ali میں لکھا کہ ''مگر میں اس کے سوا کچھ نہ دیکھ سکا کہ ایک نور چمکا ایک جلوہ میرے سامنے آیا اور میری آنکھیں چندھیا گئیں۔میں نے اس طرح اس کے اندر دیکھا جیسے سورج کے اندر دیکھا جاتا ہے''

اور یہ اس کا جشن ہے کہ جس کے چہرے پر نگاہ نہیں ٹھہرتی۔جسکا روئے اقدس آفتاب کی مانند درخشاں تھا۔جس نے کبھی اپنی پیشانی ماسوائے اللہ کے کسی کے آگے نہیں جھکائی۔جو اسلام پرظہور پذیر ہوا۔جس نے اسلام پر جان دی جسکے چہرے کو اللہ نے خصوصی فضیلت سے سرفراز فرمایا۔صرف انہیں ہی نہیں انکے آباو اجداد کو بھی سرفراز فرمایا اور ان کے آباؤ اجداد دین ابراہیمی پر تھے۔ان میں کوئی بھی بت پرست نہ تھا۔

جناب جوش ملیح آبادی کے اشعار پیش ہیں:

جیسے ہی نصف نور ملا نصف نور سے
اپنے کو کردگار نے دیکھا غرور سے
منبر پہ آفتاب تکلم عیاں ہوا
موج مئے غدیر لئے خم عیاں ہوا

دریائے مرحمت میں تلاطم عیاں ہوا
انصاف کے لبوں پہ تبسم عیاں ہوا
ڈالی نگاہ فخر سے دنیائے دین پر
قرآن آسمان سے اترا زمین پر

(رسالہ الغدیر صفحہ 19 تا 23)

غضب خدا کا وہ تاریخ بھی آج اسلامی تاریخ کہلاتی ہے جو ابو سفیان کے ایمان کا تو یقین دلاتی ہے۔ مگر محسن اسلام حضرت ابو طالبؑ کے بارے میں دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کرتی ہے۔ حیرت اس بات پر ہے کہ اگر ابوسفیان نے اسلام قبول کیا تو اسکے اسلام نے مسلمانوں کو معاویہؓ اور یزید جیسے بیٹے دیئے۔ اس کے برعکس حضرت ابو طالبؑ نے حضرت علیؑ اور امام حسن اور امام حسین علیہم السلام جیسے بیٹے دیئے۔ علاوہ ازیں پاک رسولؐ کا نکاح حضرت خدیجہؓ سے حضرت ابوطالبؑ نے پڑھایا۔

(7) مولا علیؑ نے خطبہ تطنجیہ میں ارشاد فرمایا:

"میں علیؑ وہ بھی جانتا ہوں جو فردوس اعلیٰ کے اوپر ہے اور وہ بھی جانتا ہوں جو ساتوں زمینوں کے سب سے نچلے حصے کے نیچے ہے۔ یہ سب علم محیط ہے نہ کہ اخباری اور اگر میں چاہوں تو تم کو بتا سکتا ہوں کہ تمہارے آباو اجداد کہاں تھے اور کہاں چلے گئے۔ (مشارق الوار الیقین صفحہ 230)

حدیث طین:

ابراھیم صحابی امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ مزاج کے معنی

میں مولاؑ نے فرمایا جب اللہ نے مخلوقات کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو وہاں کچھ بھی نہ تھا۔ تب اللہ نے ایک پاکیزہ زمین پیدا کی۔ اور اس پر سات دن تک میٹھا پانی جاری کیا۔ پھر اس پر ہماری ولایت کو پیش کیا۔ تو اس نے قبول کر لیا۔ پھر اس اچھے پانی سے ہماری مٹی نکالی وراس کے نیچے سے ہمارے شیعوں کی خلقت کے لئے مٹی نکالی۔ اس لئے وہ ہمارے ہیں اور اگر وہ اور انکے آباؤ اجداد اور ہم اس پانی سے ہوتے جس سے ہم ہیں۔ تو دونوں ایک جیسے ہوتے۔ پھر اللہ نے ایک اور زمین پیدا کی جو پہلی زمین سے بالکل مختلف تھی۔ اور اس پر کھاری پانی جاری کیا پھر اس پر ہماری ولایت پیش کی تو اس نے قبول کرنے سے انکار کیا۔ اور اس پانی سے رہبران کفر اور طاغوتوں کو پیدا کیا اور اسی طرح قرآن پاک میں اشارہ ہے (وجعلنٰھم آئمۃ یدعون الی النار O) (سورہ قصص 41) پھر اس مٹی سے نیچے کی مٹی نکال کر ہمارے دشمنوں کے ماننے والوں کو پیدا کیا۔ پھر اس زمین کی نچلی مٹی کو ہمارے شیعوں کی مٹی کے ساتھ ملا دیا۔ ہمارے دشمن نہ تو لا الا الہ اللہ کے قائل ہیں اور نہ ہی محمدؐ رسول اللہ کے، نہ نمازیں پڑھتے ہیں نہ روزے رکھتے ہیں۔ ان سے جو اچھائیاں ظاہر ہوتی ہیں وہ نہ انکی ہیں نہ انکے لئے ہیں۔ وہ تو صرف ہمارے شیعوں کی ملی ہوئی مٹی کے اثرات ہیں۔

(مشارق انوار الیقین صفحہ 259-260)

جناب رسولِ خدا نے فرمایا اللہ نے سب سے پہلے میرا نور خلق کیا پھر اس نور سے علیؑ کا نور نکالا ہم عالم نور میں سفر کرتے رہے۔ یہاں تک کہ حجاب عظمت الٰہی تک 80000 (اسی ہزار) سال کا سفر کر کے پہنچے اسکے بعد اللہ نے ہمارے نور سے تمام خلائق کو خلق کیا۔ پس ہم اللہ کے بنائے ہوئے جبکہ تمام خلق خلقت ہمارے لئے ہے۔ (مشارق انوار الیقین صفحہ 44)

(8) مولا علیؑ کی معرفت نورانیت

مولا علیؑ امیر المومنین فرماتے ہیں ۔جسکے باطن میں میری ولایت اس کے ظاہر سے کم ہو ۔اسکا پلڑا ہلکا ہوگا۔اے سلمان کسی مومن کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ مجھے (علیؑ) نورانیت کےطور پر نہ پہچان لے اور اگر وہ میری نورانی معرفت سے عرفان حاصل کرلے تو وہ ایسا مومن ہے ۔جس کے قلب کا اللہ نے ایمان کے ساتھ امتحان لے لیا۔اور اس کے سینے کو اسلام کے لئے کھول دیا۔ایسا مومن اپنے دین کی بصیرت رکھنے والا عارف ہے ۔اور جو اس معاملہ معرفت نورانیہ سے قاصر رہا وہ شک وشبہ میں رہنے ولا ہے ۔اے سلمان اے جندب میری معرفت اللہ کی معرفت ہے اور اللہ کی معرفت میری معرفت ہے ۔یہ خالص دین کا خلاصہ ہے ۔ اللہ اس بارے میں کہتا ہے ۔

(وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین)

حالانکہ انہیں فقط یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اسی کے لئے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادات کریں ۔ (البینہ 5)

یہ مطلب ہے اخلاص کا اور اللہ کا یہ قول (حنفاء) اسکا مطلب ہے محمدؐ کی نبوت اور یہ دین حنیف ہے ۔اور اللہ کا یہ فرمان (یقیمون الصلوٰۃ) صلات قائم کریں ۔یہ میری ولایت ہے ۔پس جو میری ولایت کو مانتا ہے تو وہ نماز قائم کرنے والا ہے ۔اس نے نماز قائم کردی اور یہ سخت اور دشوار منزل ہے ۔(ویوتون زکواۃ) زکواۃ دیا کریں یہ آئمہ معصومینؑ کی امامت کا اقرار ہے ۔(ذالک الدین قیمہ) اور یہی درست دین ہے ۔قرآن گواہی دیتا ہے کہ دین قیم کا مطلب ہے توحید میں مخلص ہونا اور

نبوت اور ولایت کا اقرار کرنا۔لہٰذا جس نے اس پر عمل کیا اس نے دین قیم اختیار کرلیا۔اے سلمان اور اے جندب۔امتحان شدہ مومن وہ ہوتا ہے جو ہماری بات میں سے کسی بات کو رد نہ کرے۔چاہے اسکی سمجھ میں نہ آتی ہو۔یہاں تک کہ اللہ اسکے سینہ کو کھول دے۔تاکہ وہ قبول کرنے کی اہلیت پالے۔اور کسی حال میں شک وشبہ کا شکار نہیں ہوتا لیکن جو شخص کیوں اور کیسے الفاظ سے ہماری باتوں پر شک کا اظہار کرے تو وہ کفر کرنے والا ہے۔ایسی حالت میں جب سمجھ نہ آئے اللہ کا امر اللہ کے حوالے کردو۔پس ہم امر اللہ ہیں۔

اے سلمان اور اے جندب اللہ نے مجھے اپنی مخلوق پر اپنا خلیفہ بنایا ہے۔اور وہ کچھ دیا ہے جسے کوئی بیان کرنے والا بیان نہیں کرسکتا۔نہ کوئی جاننے والا جان سکتا ہے۔نہ پہنچان سکتا ہے۔اگر تم لوگ مجھے اس طرح سمجھنے لگے تو تم مومنوں میں سے ہو۔

اے سلمان اللہ نے فرمایا (واستعینو بالصبر والصلوۃ) اور مدد چاہو صبر اور صلوٰۃ سے (البقرہ 45) آیت میں صبر محمدؐ ہیں اور صلاۃ میری ولایت ہے اور اسی طرح اللہ نے فرمایا (وانھا لکبیرۃ) اور وہ (صلاۃ) کبیر ہے یہ نہیں کہا کہ صبر اور صلاۃ دونوں کبیر ہیں۔پھر اللہ نے فرمایا (الا علی الخشعین) مگر خاشعین کے لیے نہیں یہاں میری ولایت ماننے والوں کو مستثنیٰ قرار دے دیا۔کیونکہ وہ میرے نور ہدایت سے دیکھتے ہیں۔

اے سلمان ہم اللہ کا وہ راز ہیں جو چھپا نہیں رہا اور اللہ کا وہ نور ہیں جو کبھی نہیں بجھایا جاسکتا۔اور اللہ کی وہ نعمت ہیں جو ادھوری نہیں رہ سکتی۔ناقص نہیں ہوسکتی۔

ہمارا اول بھی محمدؐ ہے ہمارا اوسط بھی محمدؐ ہے اور ہمارا آخر بھی محمدؐ ہے۔ پس جو ہمیں اسطرح جان گیا اس طرح پہچان گیا اس نے دین قیم کو مکمل کر لیا۔

اے سلمان اے جندب میں اور محمدؐ ایک نور تھے عالم مسجات میں تسبیح کرتے تھے اور مخلوقات سے پہلے طلوع ہوئے تھے۔ پھر اللہ نے اس نور کو دو برابر حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک حصہ نبیؐ مصطفیٰ ہوا۔ اور دوسرا حصہ وصیؑ المرتضیٰ ہوا۔ تب اللہ نے اس ایک حصے سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تو محمدؐ ہے اور دوسرے سے کہا تو علیؑ ہے۔ اور اسی لئے نبیؐ نے فرمایا (انا من علی وعلی منی ولا یوی عنی الا علی) میں علیؑ سے ہوں اور علیؑ مجھ سے۔ میرے کام صرف علیؑ پورے کرے گا۔

اے سلمان اے جندب محمدؐ ناطق تھے اور میں صامت تھا اور ہر زمانے میں ناطق اور صامت ہوتے ہیں۔ محمدؐ صاحب جمع ہیں اور میں صاحب حشر۔ محمدؐ منذر ہیں اور میں ہادی ہوں۔ محمدؐ صاحب جنت اور میں صاحب رجعت ہوں۔ محمدؐ صاحب حوض اور میں صاحب لواء ہوں۔ محمدؐ صاحب مفاتیح ہیں اور میں صاحب جنت و نار ہوں۔ محمدؐ صاحب وحی ہیں اور میں صاحب الہام ہوں۔ محمدؐ صاحب دلالات ہیں اور میں صاحب معجزات ہوں۔ محمدؐ خاتم النبیین ہیں اور میں خاتم الوصیین ہوں۔ محمدؐ صاحب دعوت ہیں اور میں صاحب سیف و سطوت ہوں۔ محمدؐ نبی کریم ہیں اور میں صراط مستقیم ہوں۔ محمدؐ رؤف الرحیم ہیں اور میں علیؑ العظیم ہوں۔

اے سلمان اللہ فرماتا ہے (یلقی الروح من امری علی من یشاء من عبادہ) اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے امر سے روح ڈال دیتا ہے (المومن 15) اور یہ روح صرف اسکو دی جاتی ہے۔ جس کو حکومت و قدرت دی جائے۔ میں مردوں کو زندہ کرتا ہوں اور جو کچھ آسمانوں اور زمینو[illegible] ہے سب

جانتا ہوں اور میں ہی کتاب مبین ہوں۔

اے سلمان محمدؐ حجت قائم کرنے والے ہیں۔ میں خلق پر حجت حق ہوں اور جس روح کا آیت میں تذکرہ ہے۔ میں اس روح کی قوت سے آسمان پر پہنچ جاتا ہوں۔ میں نے نوحؑ کو کشتی میں محفوظ رکھا۔ اور میں صاحب یونسؑ ہوں۔ جب وہ دیوہیکل مچھلی کے پیٹ میں تھے اور میں ہی وہ ہستی ہوں۔ جس نے موسیٰؑ کو سمندر پار کرایا اور میں نے ہی پرانی قوموں کو صفحہ ہستی سے مٹایا۔ مجھے انبیاء اور اوصیاء کا علم اور فصل الخطاب دیا گیا ہے۔ اور میں محمدؐ کی نبوت کی تکمیل کرنے والا ہوں۔ میں نے دریاؤں اور سمندروں کو وجود بخشا اور زمین سے چشموں کو ابالا۔ میں یوم ظلہ کا عذاب ہوں۔ میں موسیٰؑ کا استاد خضرؑ ہوں۔ میں نے داؤدؑ اور سلیمانؑ کو تعلیم سے آراستہ کیا۔

میں ذوالقرنینؑ ہوں میں نے اسکی مچھلی کو ہٹایا اللہ کے اذن سے۔ میں دور سے پکارنے والا ہوں۔ میں یوم ظلمت کا عذاب ہوں میں دابۃ الارض ہوں۔ میں جس طرح رسولؐ اللہ نے کہا۔ اے علیؑ تم اس امت کے ذوالقرنینؑ ہو اور دونوں طرف کے مالک ہو۔ تمہارے ہی لئے ابتداء ہے اور تمہارے ہی لئے انتہا ہے۔

اے سلمان ہماری میت مر کر بھی نہیں مرتی۔ اور ہمارا مقتول قتل ہو کر بھی قتل نہیں ہوتا اور ہمارے غائب۔ غائب ہو کر بھی غائب نہیں ہوتا ہم عورتوں کے پیٹوں سے نہ پیدا ہوتے ہیں اور نہ پیدا کرتے ہیں اور لوگوں میں کسی کو ہم پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ میں عیسیٰؑ کی زبان میں بولا تھا جب وہ جھولے میں تھے۔ میں نوحؑ ہوں ابراہیمؑ ہوں۔ میں صاحب ناقہ ہوں میں صاحب راجفہ ہوں میں صاحب زلزلال ہوں۔ میں لوح محفوظ ہوں۔ مجھ پر علم کی انتہا ہوتی ہے میں جیسے اللہ چاہتا ہے صورتوں کو بدل دیتا ہوں جس نے مجھے دیکھا اس نے نوحؑ اور ابرہیمؑ کو دیکھا اور جس نے انہیں دیکھا اس نے

مجھے دیکھا اور ہم حقیقت میں اللہ کا وہ نور میں جس کو نہ زوال ہے نہ تغیر۔

اے سلمان ہماری وجہ سے ہر پیغمبر کی عزت ہے پس ہمیں رب نہ کہنا اور جو چاہو ہمارے بارے میں کہہ سکتے ہو۔ ہماری وجہ سے ہلاکت بھی ہے اور نجات بھی۔

اے سلمان جو اس پر ایمان لائے جو میں نے کہا۔ اور میں نے شرح کی ہے تو وہ مومن ہے۔ جسکے قلب کا اللہ نے ایمان کے ساتھ امتحان لے لیا ہے۔ اور اس سے اللہ راضی ہو گیا ہے۔ اور جس نے اس پر شک کیا وہ ناصبی مقصر ہے اور چاہے وہ ہماری ولایت کو ماننے کا دعویٰ ہی کیوں نہ کرتا ہو۔ وہ جھوٹا ہے۔

اے سلمان میں اور میرے اہلبیت میں جو کہ ہادی ہیں وہ اللہ کا چھپا ہوا راز ہیں۔ اور اس کے مقرب اولیاء ہیں۔ ہم سب ایک ہیں اور ہمارا امر ایک ہے۔ اور ہمارا راز بھی ایک ہے۔ لہٰذا ہم کو الگ نہ سمجھنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ ہم ہر زمانے میں اللہ کی مشیت کے مطابق ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ اسکا پوری طرح سے ستیاناس جو میرے قول کا انکار کرے۔ میرے قول کا صرف وہ انکار کریں گے جن کے دل اور کان پر مہر لگا دی گئی ہے اور آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔

اے سلمان میں ہر مومن۔ مومنہ کا باپ ہوں۔ میں طامۃ الکبریٰ ہوں میں آزفہ ہوں۔ میں حاقہ ہوں۔ میں قارعہ ہوں۔ میں غاشیہ ہوں۔ میں صیحہ ہوں۔ میں صاختہ ہوں۔ میں محنۃ النازلۃ ہوں اور ہم آیات ہیں۔ دلالات ہیں۔ حجاب ہیں وجہ اللہ ہیں۔ یہ میرا نام تھا جسے عرش پر لکھا گیا تو اسکو قرار آ گیا۔ اور آسمانوں پر لکھا گیا تو وہ قائم ہو گئے اور جب زمین پر لکھا گیا تو وہ بچھ گئی۔ اور جب ہوا پر لکھا گیا تو وہ ٹھہر گئی اور جب بجلی پر لکھا گیا تو وہ چمکنے لگی۔ بارش کے قطروں پر لکھا گیا وہ جاری ہوئے اور جب بادل پر لکھا گیا تو وہ برسنے لگے۔ اور رعد پر لکھا گیا تو وہ گڑگڑانے لگی۔ اور رات

پر لکھا گیا تو وہ اندھیری ہو گئی اور جب دن پر لکھا گیا تو وہ روشن ہو گیا اور مسکرانے لگا۔

(مشارق الانوار الیقین صفحہ 274 تا 279) حافظ رجب البرسی

(9) خطبہ نادر۔۔۔غدیر کے موقع پر

غدیر کا واقعہ اپنی نوعیت کا ایسا انوکھا واقعہ ہے جسے بھلایا نہیں جا سکتا۔ تپتی ہوئی دو پہر۔ جھلسا دینے والی گرمی۔ کانٹوں سے بھرا میدان۔ مولا علیؑ کی بیعت لی گئی۔ مولا علیؑ کی رسول پاک نے بدست خود دستار بندی کی۔ مختلف ملکوں اور قبیلوں میں واپس جانے والے لوگوں کو یہ تمام کاروائی تحریری طور پر دے کر حکم دیا گیا۔ کہ اپنے اپنے قبیلوں میں جا کر یہ تحریر دکھائیں اور ولایت علیؑ کا اعلان کریں۔

ایک جماعت نے بیان کیا۔ ابو محمدؒ ہارون بن موسیٰ التا حکبری کی طرف سے۔ انہیں بیان کیا۔ ابوالحسن علی بن احمد الخراسانی الماجب نے اور انہیں بیان کیا۔ سعید بن ہارون ابو عمر المروزی نے (عمر 80 برس سے زائد) انہیں بیان کیا فیاض بن محمد بن عمر الوسی نے 829ھ میں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ امام ابوالحسن علیؑ بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کی خدمت میں غدیر والے دن حاضر ہوا اور اس وقت آپکے پاس آپ کے خاص مومنین کی جماعت بھی موجود تھی۔ اور امامؑ آج کے دن کی فضیلت اور مرتبہ کا ذکر فرما رہے تھے۔ آپ نے اپنے آباء کے سلسلے سے فرمایا کہ امام حسینؑ نے فرمایا کہ یوم غدیر امیر المومنینؑ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

اس خطبہ میں مولاؑ نے اللہ کی حمد و ثنا ایسی ارشاد فرمائی کہ کوئی ایسی حمد بیان نہ کر سکا پھر آپ نے بہترین طریقے سے رسولؐ پاک اور انکی نبوت کے فضائل بیان فرمائے اور پھر اپنا تعارف بیان فرمایا:

"سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ جس نے اپنی حمد کو بغیر اس کے کہ اسے

تعریف کرنے والے اور حمد کرنے والے کی ضرورت ہو۔ اپنی لاھوتیت اور بے نیازی اور ربانیت اور فردانیت (توحید) کے اعتراف کے راستوں میں سے ایک راستہ بنا دیا اور مزید رحمت کا ذریعہ اور سبب بنا دیا ہے اور اپنی رہنمائی اور فضل کے طالب کے لیے راہ عمل بنا دیا ہے اور لفظوں کے بطن میں اس بات کا حقیقی اعتراف پوشیدہ ہے کہ وہی ذات ہر حمد پر لفظوں کا احسان کرنے والی ہے۔ اگرچہ وہ عظیم ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو واحد و لاشریک ہے۔ ایسی شہادت جو تہہ بہ تہہ لپٹے ہوئے اخلاص سے نکلی ہے اور زبان نے اسے پوشیدہ سچائی کی تعبیر کرتے ہوئے نطق (بیان) کیا ہے۔ یقیناً وہی پیدا کرنے والا ہے بنانے والا ہے، صورت عطا کرنے والا ہے اس کے خوبصورت نام ہیں۔ اسکی مثل کوئی شے نہیں ہے، کیونکہ شے بھی اسکی مشیت سے ہوتی ہے پس وہ ایسا ہے کہ کوئی اسکی بنائی ہوئی شے اسکے مشابہ نہیں۔

میں شہادت دیتا ہوں کہ محمدؐ اسکے بندے اور رسولؐ ہیں۔ جسے اس نے قدیم سے ہی چن لیا۔ اپنے علم کے ذریعے تمام اُمتوں پر۔ اسے منفرد کر دیا۔ ہم شکل ہونے اور دوسرے کے مثل ہونے سے۔ اپنے ہم جنس لوگوں میں ہونے کے اور اسے منتخب کیا۔ امر ونہی کرنے کے لئے اور اسے اسکی ادائیگی میں پورے عالم میں اپنا قائم مقام بنایا۔ اس لئے کہ وہ (ھو) ایسا ہے کہ نہ آنکھیں اسکا ادراک کر سکتی ہیں۔ اور نہ ہی پوشیدہ افکار اسکا احاطہ کر سکتے ہیں اور نہ رازوں میں چھپے ہوئے گمانات اسکی مثال دے سکتے ہیں۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی (ھو) کے جو بادشاہ اور زبردست ہے۔ اس نے محمدؐ کی نبوت کو اپنی لاھوتیت کے اعتراف سے ملا دیا۔ (یعنی توحید کی گواہی کے بعد رسالت کی گواہی بھی لازم قرار پائی) اور اسے اپنے کرم سے ایسی

خصوصیات عطا کر دیں کہ اسکی مخلوق میں سے کوئی ان تک نہیں پہنچ سکا پس وہ اپنے خواص اور دلی دوستوں کے ساتھ اسکا اہل ہے اس لیے وہ مخصوص نہیں ہوسکتا۔ جس میں تغیر کا شائبہ ہو۔ اور وہ دوست نہیں ہوسکتا جسے گمانات لاحق ہوں۔ اور اس نے آپؐ پر آپؐ کے اعزاز کو مزید بڑھاتے ہوئے۔ درود پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اور دعا کرنے والے کے لئے اپنی قبولیت کا راستہ بتایا ہے۔ اور صاحب شرف و تعظیم بنایا۔ زائد احسان کرتے ہوئے کہ جو ختم نہیں ہوتا اور ہمیشہ ہے اور کبھی منقطع نہیں ہوتا یقیناً اللہ عزوجل نے ہمیں اپنے لئے چن لیا اور ہمیں اپنی بلندی سے بلند مرتبہ دیا۔ اور اپنے مرتبے میں ہمیں مرتبہ دیا اور ہم کو اپنی طرف حق کی دعوت دینے والا بنایا۔ اور ہمیں اپنی ہدایت کا راہنما بنایا۔ ہر ہر دور اور ہر ہر زمانے کے لیے اور ہم عالم قدیم ہی سے ہر پیدا کئے جانے والے اور خلق ہونے والے سے پہلے موجود تھے اور اللہ کی حمد و ثنا میں مصروف تھے اور اللہ عزوجل نے ہمیں اپنی ذات کے تعارف کے لیے چُن لیا اور ہمیں ہر اس شے پر جو اسکی عبودیت کی سلطنت اور ربوبیت کے ملک کا اعتراف کرنے والی ہے۔ حجت اور دلیل بنایا۔ اور گونگوں کو بولنے کی قوت بخش دی طرح طرح کی بولیاں بولنے والوں سے ہمارا اقرار کرانے کے لیے یقیناً وہ زمینوں اور آسمانوں کا پیدا کرنے والا ہے۔

اور اس نے ہمیں اپنی مخلوق پر شاہد بنایا۔ اور اپنا امر ہمارے سپرد کر دیا۔ ہمیں اپنی مشیت کا ترجمان بنایا۔ اور اپنے ارادے کی زبان بنایا اور ہم انکی شفاعت کرتے ہیں جسے وہ پسند کرلے۔ ہم اسکے احکام کا حکم دیتے ہیں۔ اور اسکے طریق پر چلتے ہیں۔ اور اسکے قوانین کا پاس رکھتے ہیں اور اس کے فرائض ادا کرتے ہیں۔

اس نے اپنی مخلوق کو جہالت کی تاریکی میں نہیں چھوڑا۔ اور نہ ہی کانوں سے بہرا چھوڑا اور نہ ہی اندھا۔ اور نہ ہی بے زبان (گونگا) چھوڑا ہے بلکہ انکو عقل جیسی نعمت عطا کی ہے۔ جو انکے شواہد سے مل جاتی ہے اور انکے اجسام میں پھیل جاتی ہے۔ اور ہمیں موکد و ثابت کر دیا۔ انکے دلوں میں اور انکے حواس کو انکی عقلوں کیلئے غلام بنا دیا۔ اور ہمارا اقرار کروایا (یعنی مخلوق ہم کو عقل کے ذریعے پہنچانے اور ہماری معرفت حاصل کرے) انکے کانوں، آنکھوں، فکروں اور خیالوں پر ہمارے بارے میں اپنی حجت کو لازم کر دیا اور ہمارے ذریعے انکو اپنی دلیل دکھائی اور ہمیں اپنی ذات کا مظہر بنایا۔ اور ہمیں اپنی شہادت سے تیز زبانوں کے ساتھ وہ گفتگو کروائی جس سے مخلوق میں ہمارے ذریعے اسکی قدرت اور حکمت قائم ہوئی اور عقلوں کے ساتھ ہی ہمیں خوب واضح اور ظاہر کر دیا۔ تاکہ جو ہمارے بارے میں شک میں پڑ کر جانتے پوچھتے ہلاک ہو اور جو ہماری معرفت رکھتے ہوئے زندگی حاصل کرے وہ بھی جانتے بوجھتے زندہ رہے اور بے شک اللہ تعالیٰ خوب سننے والا اور دیکھنے والا شاہد اور ہر خبر رکھنے والا ہے۔

اے لوگو بے شک آج کا دن تمہارے لیے بہت عظیم دن ہے۔ آج اس (اللہ) نے اپنے دین کو کامل کر دیا۔ تمہیں رسولؐ اللہ نے اللہ کے حکم کے بارے میں آگاہ کر دیا ہے۔ اور اللہ عزوجل نے میری ولایت کو تم پر واجب کر دیا ہے۔ تاکہ وہ تم کو اپنی ہدایت کے نور سے میری ولایت کے راستے پر لائے۔ تاکہ تم اس نور ہدایت کی پیروی کرتے ہوئے اسکے راستے پر آجاؤ۔ اور اللہ چاہتا ہے کہ تم سب کو شامل کرلے اپنے ارادے کے راستے میں۔ اور تم پر اپنی

بہترین نعمت کو اور زیادہ کر دے۔ پس آج کے دن اس نے تم کو
اپنی طرف بلایا اور دعوت دی تا کہ اس سے قبل والی ہر شے صاف
ستھری ہو جائے۔

(تمہارا ایمان کامل ہو جائے) اور ایک مثل سے دوسری مثل کے جو
بُرے اعمال ہیں انکی لغزشوں کو دھونے کے لئے ہو (تمہارے سابقہ گناہ معاف کر
دیئے جائیں) اور یہ مومنین کے لئے نصیحت ہے اور متقی لوگوں کے لیے خوف اور ڈر
کی دلیل ہے اور اس نے اس دن میں اعمال کرنے پر جو ثواب عطا کیا ہے۔ وہ اہل
اطاعت کے لیے اس سے قبل والے ایام سے کئی گنا زیادہ ہے۔ اور اس نے اسے
ایسے بنایا کہ وہ اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا۔ مگر جب اسکی اطاعت کی جائے اسکے امر
کی اور ہر اس چیز سے رکا جائے جو اس نے منع فرمائی ہیں۔ اور اسکی اطاعت کا اقرار
لیا جائے۔ جسکی طرف آج اس نے بلایا ہے۔

"پس آج کے بعد اسکی توحید۔ رسولؐ اللہ کی نبوت قبول نہیں کی
جائے گی جب تک کہ میری ولایت کی گواہی نہ دی جائے اور نہ ہی
آج کے بعد کسی کا دین میری ولایت کے بغیر مکمل ہوگا اور نہ ہی آج
کے بعد کسی کا دین میری ولایت کے بغیر قبول کیا جائے گا۔"

اور جان لو کہ آج کے عظیم دن اس نے اپنے نبیؐ پر سب کچھ نازل کر دیا۔
جس میں اس نے اپنا ارادہ واضح کر دیا۔ اور اپنے مخلص اور اپنے پسندیدہ لوگوں
میں ان کو اسے آگے پہنچانے کا ذمہ دار بنایا اور اس نے منافقین اور ٹیڑھے دل
والوں کو محفل میں لا کر چھوڑ دیا اور اسے (رسولؐ اللہ) کو ان سے بچانے کی ذمہ
داری لے لی ہے۔ اور اس نے شک کرنے والوں کے چھپے ہوئے شکوک ظاہر کر

دیئے ہیں اور مرتدین کے پوشیدہ عزائم اشاروں سے کھولے ہیں پس اسے ہر مومن اور منافق نے سمجھ لیا۔ پس عزت والا معزز ہوا۔ اور مضبوط ایمان والا حق پر ثابت ہوا اور منافق کی جہالت زیادہ ہوگئی۔ اور دین سے نکلنے والے کی موت میں اضافہ ہوگیا اور میں دیکھ رہا ہوں کہ کچھ لوگ اپنے دانتوں کو کاٹ رہے ہیں۔ کچھ مضطرب ہو رہے ہیں اور کچھ اشاروں کنایوں میں مصروف ہیں۔ اور بولنے والوں کے دلوں کا غبار ظاہر ہو رہا ہے۔ اور اپنی بے دینی پر برقرار رہنے والے مزید سرکش ہو جائیں گے۔ اور اب ایک جماعت نے زبان سے مان لیا ہے۔ لیکن انکے دلوں میں بغض ہے اور وہ ایمان سے دور ہوگئے ہیں۔ اور ایک جماعت نے اپنی زبان اور صدق دل سے اللہ کے اس امر (میری ولایت) کو تسلیم کرلیا ہے۔ اور وہی سچے مومنین ہیں اور اللہ عزوجل نے اپنا دین مکمل کر دیا۔ اور اپنے نبیؐ اور مومنین اور انکی اتباع کرنے والوں کی آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا ہے۔ اور تم دیکھ رہے ہو کہ اللہ کا سب سے بہترین کلمہ صبر کرنے والوں پر پورا ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے میری ولایت کا انکار کرنے والے کو تباہ و ہلاک کر دیا۔ جس طرح اس نے فرعون، ہامان، قارون اور ظالمین کے لشکروں کو ہلاک کیا تھا۔ اور گھٹیا درجے کے لوگ گمراہیوں میں باقی رہ گئے ہیں اور لوگوں کے بارے میں وہ (اللہ) کسی نقصان کی پرواہ نہیں کرتا۔ اللہ انکا قصد کرے گا انکے گھروں میں اور اللہ انکے آثار و نشانات مٹا ڈالے گا۔ اور انکی علامتیں تباہ کر دے گا اور انجام کار عنقریب انکو حسرتیں اور افسوس دے گا اور انہیں ایسے لوگوں سے ملحق کر دے گا جو انکے ہاتھ پھیلا دیں گے اور انکی گردنیں لمبی کر دیں گے۔ حتیٰ کہ وہ اللہ کے دین کو بدل ڈالیں گے اور اسکے حکم کو بھی بدل ڈالیں گے۔ اور پھر اسکے (اللہ) کے دشمنوں کے خلاف اللہ کی مدد آئیگی۔ اور اللہ باریک بین اور خبر رکھنے والا ہے۔

اے لوگو، غور کرو اللہ تم پر رحم فرمائے اس چیز کی طرف جسکی طرف اللہ نے

تمہیں آج بلایا ہے اور اسکو تم پر تا قیامت واجب کر دیا ہے۔ اسکے مقرر کردہ طریقہ پر قصد کرو اور اسکے مقرر کردہ راستے پر چلو۔ اور دیگر راستوں کی اتباع نہ کرو۔ ورنہ اسکے راستے سے تم الگ ہو جاؤ گے بے شک یہ دن انتہائی عظیم الشان ہے۔ اس دن میں کشادگی اور سہولت واقع ہوئی اور درجات بلند ہوئے اور دلائل واضح ہوئے اور یہ وضاحت کرنے اور ظاہر ہونے کا دن ہے۔ اور یہ دین کے کمال کا دن ہے یہ ایک مقررہ عہد (**الست بربکم**) کا دن ہے اور یہ شاہد و مشہود کا دن ہے یہ عبد و معبود کا دن ہے اور یہ عہد و پیمان کے بیان کا دن ہے اور اس دن سے نفاق اور انکار کے بیان کی وضاحت ہوتی ہے۔ یہ ایمان کی حقیقتوں کے واضح کرنے کا دن ہے۔ اور یہ شیطان کی شکست کا دن ہے اور یہ قطعی دلیل کا دن ہے اور یہی فیصلے کا دن ہے۔ جس سے تمہیں ڈرایا جاتا ہے۔ اور یہی ملاء اعلیٰ کا دن ہے۔ جس سے تم اعراض کر رہے ہو۔ اور یہی درست رہنمائی کا دن ہے۔ یہ وہ دن ہے کہ جس میں سینوں کے چھپے ہوئے راز اور اُمور کی پوشیدگیاں ظاہر کی گئیں۔ یہ خاص لوگوں کے لیے صریح حکم کا دن ہے۔ یہ شیثؑ کا دن ہے۔ یہ ادریسؑ کا دن ہے۔ یہ یوشعؑ کا دن ہے یہ شمعونؑ کا دن ہے یہ امن اور مامون کا دن ہے اور یہ چھپے ہوئے محفوظ کے اظہار (**کنت کنزا مخفیہ**) کا دن ہے اور یہ رازوں میں مبتلا کرنے کا دن ہے اور یہ اسراروں کا دن ہے (جناب امیرؑ مسلسل یہی فرماتے رہے کہ یہ وہ دن ہے یہ وہ دن ہے) پس تم مراقب و نگران جانو۔ اللہ عزوجل کو اور ڈرو اسی سے۔ اسکی بات سنو۔ اور اسکی اطاعت کرو اور مکر اور دھوکے سے بچو۔ اور اس سے دھوکے کا برتاؤ نہ کرو اور اپنے دلوں اور ضمیروں کی خوب تحقیق و تفتیش کرلو اور دھوکہ نہ کھاؤ۔

اللہ کا قرب تلاش کرو۔ اسکی توحید کے ذریعے۔ اور ان کی اطاعت کے ذریعے جنکی اطاعت کرنے کا اس نے حکم دیا ہے اور کافر عورتوں کے دھوکے میں

مت آؤ۔ انکی کوئی عزت اور عصمت نہیں ہوتی۔ آگاہ رہو کہ گمراہ تم میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ اور تم ان کی اتباع کر کے اللہ کے راستے سے بھٹک جاؤ گے۔ جو خود گمراہ ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں ایک جماعت کی مذمت فرمائی ہے۔ جب ان میں سے ایک کہے گا۔ (ترجمہ) بے شک ہم نے اطاعت کی اپنے سرداروں اور بڑوں کی پس انہوں نے ہمیں صحیح راستے سے بھٹکا دیا۔ اے ہمارے رب انکو دگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت کر۔

(سورہ احزاب آیۃ 67-68)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ کمزور لوگ ان سے کہیں گے جو کہ اپنے آپ کو بڑا جانتے تھے اور متکبرین میں سے تھے۔ کہ بے شک ہم تو تمہارے تابع تھے پس کیا تم ہماری طرف سے اللہ کے عذاب میں سے کچھ کام آؤ گے تو وہ کہیں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دی ہوتی تو ہم تمہیں بھی ہدایت دیتے اور تمہاری رہنمائی کرتے۔ (سورہ ابراہیم آیۃ 21)

ان آیات میں استکبار (تکبر) کا ذکر ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ استکبار کیا ہے؟ یہ ان کی اطاعت نہ کرنے کو کہتے ہیں جنکی اطاعت کرنے کا امر دیا گیا اور ان پر اپنے آپ کو افضل جاننے کو کہتے ہیں جنکی اطاعت کی طرف انکو دعوت دی گئی اور قرآن اس میں بہت سے لوگوں سے بات کرتا ہے اگر کوئی تدبر اور سوچ رکھنے والا اسکا تدبر کرے اور سوچے تو قرآن نے خوب سرزنش اور نصیحت کی ہے۔

اے لوگو! تم جان لو کہ بے شک اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ ان لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو اسکے راستے میں صف باندھ کر لڑتے

ہیں اور ایسے گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ تو کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا راستہ (صراط) کون ہے؟ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کی سبیل کون ہے؟ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا طریق کون ہے؟ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کی ہدایت کون ہے؟ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا امر کون ہے؟ کیا تم جانتے ہو اللہ کی ولایت کس کی ولایت ہے؟ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کی حجت کون ہے؟

''اے لوگو سن لو میں ہوں اللہ کی صراط میں ہوں اللہ کا راستہ میں ہوں اللہ کی سبیل۔ میں ہوں اللہ کی جنت اور جہنم کا تقسیم کرنے والا۔ میں ہوں اللہ کی ہدایت۔ میں ہوں اللہ کا امر۔ میں وہ ہوں کہ جس نے میری اطاعت سے روگردانی کی اللہ اسکو منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔ میں ہوں اللہ کی حجت۔ مجھ (علیؑ) کی ولایت اللہ کی ولایت ہے جو آج تم پر واجب کر دی گئی ہے اور تا قیامت واجب رہے گی۔ میں علیؑ روز محشر کا مالک ہوں۔ میں ہوں نور الانوار۔ میں ہوں اللہ کا ہاتھ اسکی زبان۔ اس کے کان اور اسکی آنکھ اور تمہیں اور تمام مخلوق کو مجھے ہی حساب دینا ہوگا۔''

پس تم غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ اور وقت مقررہ کے آنے سے پہلے عمل میں جلدی کرو اور ایک دوسرے سے سبقت لے جاؤ۔ اپنے رب کی مغفرت کی طرف قبل اسکے کہ وہ دیوار کھینچ دی جائے کہ جس کے اندر تو اسکی رحمت ہو اور اسکے باہر عذاب ہو۔ پھر تم آوازیں دو گے۔ چیخ و پکار کرو گے۔ لیکن تمہاری کوئی ندا نہ سنی جائے

گی۔تم شور وغوغا کرو گے لیکن تمہارے شور کی پرواہ نہ کی جائے گی۔اور قبل اسکے کہ تم فریاد کرو اور تمہاری فریاد پر نہ پہنچا جائے اور تمہاری فریاد رسی نہ کی جائے۔تیزی دکھاؤ۔عبادات واطاعت میں۔اوقات کے فوت ہو جانے اور نکل جانے سے پہلے گویا کہ تمہارے پاس لذتوں کو گرانے والی چیز آچکی۔پس کوئی نجات کی جگہ ہی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی مقام چھٹکارے کا ہے۔اور اللہ تم پر رحم کرے۔عادت ڈالو اپنی اس محفل ومجلس کے مکمل اور ختم ہونے کے بعد اپنے اہل وعیال کے ساتھ وسعت کرنے کی اور حسن سلوک کرنے کی اپنے بھائیوں کے ساتھ اور اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنے کی۔اسکی ان نعمتوں پر جو اس نے تمہیں عطا کی ہیں اور آپس میں اتفاق رکھو اور اکٹھے رہو۔اللہ تعالیٰ تمہاری اُلفت اور محبت جوڑ دے گا۔اور اللہ کی نعمتوں پر خوش ہو جاؤ جیسے کہ وہ تمہیں خوش کرتا ہے اس میں ثواب کے ساتھ دوگنا کر دے گا۔اور آج کے دن کو جس طرح اس نے تمہارے لئے ایک بہت بڑی عظیم عید قرار دیا ہے۔اور آج کے دن نیکی وحسن سلوک کے مال کو پھل وپھول لگاتا ہے اور عمر میں اضافہ کرتا ہے اور آپس میں مہربانی کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مہربانی کا تقاضہ کرتا ہے۔اور تیار کرو اپنے عطیات اپنے بھائیوں اور اہل وعیال کے لئے۔اور فضل سے کوشش کرکے اپنی سخاوت میں سے اور ایسی چیزوں سے جن تک تمہاری قدرت پہنچ سکے اور خوشی اور سرور کا آپس میں اظہار کرو ملاقات میں،سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور عطیہ کرنے اور دینے پر مزید بھلائی کی عادت ڈالو اور بار بار بھلائی کرو اپنی طرف میلان رکھنے والوں پر۔اور اپنے ساتھ شریک کرو۔اپنے ساتھ کھانے میں غریب مومن بھائی کو۔

اور ہر اس شے میں جس تک تمہاری استطاعت وقدرت ہے۔اور اس دن ایک درہم ایک لاکھ درہم کے برابر ہوگا۔اور اس پر بھی

مزید اللہ کی طرف سے ہوگا اور اس دن جس نے اپنے مومن بھائی کی مدد کی تو اس کو بے حساب ثواب عطا کیا جائے گا۔ اور جو شخص مومن مردوں اور عورتوں کی کفالت کی ذمہ داری لے تو میں اللہ کی طرف سے اسکا ضامن ہوں کہ اسے امان ملے کفر سے اور فقر سے اگر وہ اسی رات مرگیا تو اسکا اجر اللہ کے ذمے ہے۔ اور جس نے اپنے بھائی کے لئے قرض لیا اور اسکی مدد کی تو بھی میں اس کے لئے اللہ پر ضامن ہوں کہ وہ اسے اسکے قرض کی ادائیگی کے لیے باقی رکھے گا اور اسکی روح قبض کرے گا تو اسکی طرف سے خود قرض ادا کرے گا۔ آج کے دن جب تم آپس میں ملو تو مصافحہ کرو اور اس دن کی نعمت پر خوشی کا اظہار کرو یاد رکھو یہ اللہ کی سب سے عظیم نعمت ہے جو آج کے دن تم پر نازل ہوئی (یعنی ولایت علیؑ) پس جو یہاں حاضر ہے وہ غائب کو یہ بات پہنچا دے اور موجود کو اس اجتماع سے الگ ہو جانیوالے کو بھی یہ بات پہنچا دے اسکے بعد کسی کے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہے گا۔

خطبہ مکمل ہونے کے بعد جناب امیرؑ منبر سے نیچے تشریف لائے۔

(احسن البلاغہ قدیم۔ خطب النادرہ امیر المومنینؑ)

کتاب اسماء و القاب امیر المومنین (ع) ابن ابی طالب، تالیف شیخ عبدالرسول زین الدین

ترجمہ ملک غلام مرتضیٰ علوی (پی ایچ ڈی عربی)

(10) خطبہ سلونی قبل ان تفقدونی

حوالہ جات:

1۔ ابن عبدالبر۔ الاستصاب الجز ثانی ترجمہ علیؑ ابن ابی طالب صفحہ 476-475

2۔ محب الدین طبری۔ ریاض النضرۃ الجز ثانی باب الرابع فصل السادس صفحہ 198

3۔ حسن ابراہیم حسن۔ تاریخ الاسلام ایسا سی الجز الاول صفحہ 392

4۔ ابن سعد۔ طبقات الکبریٰ جلد دوم ق دوم صفحہ 101

5۔ ابن ابی الحدید۔ شرح نہج البلاغہ الجز الاول صفحہ 208

6۔ ابن حجر مکی صواعق المحرقہ فصل الثالث صفحہ 76 فصل الرابع صفحہ 17

7۔ شیخ سلیمان مفتی اعظم قسطنطنیہ ینابیع المودۃ باب الثالث عشر صفحہ 53

8۔ علی المتقی، کنزالاعمال الجز سادس صفحہ 397 حدیث 2052 صفحہ 405

حدیث 6138

9۔ محمد بن اسماعیل روضہ الندیہ شرح العلویہ، صفحہ 83

10۔ محدث حسن علی تفریح الاحباب، صفحہ 350

11۔ سبط ابن جوزی تذکرۃ خواص الامت، صفحہ 17

ان تمام کتب میں مختلف راویاں سے مذکور ہے۔ کہ سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ اصحاب رسولؐ میں سوائے علیؑ ابن ابی طالبؑ کے اور کوئی ایسا نہ تھا۔ جس نے یہ دعویٰ کیا ہو کہ پوچھ لو مجھ سے جو تم پوچھنا چاہتے ہو۔ ابو طفیل سے مروی ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے ایک دن مولا علیؑ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے کہ پوچھ لو مجھ سے جو تمہارا جی چاہے۔ قسم بخدا کسی شے کی بابت تم مجھ سے پوچھو گے تو میں تمہیں اس بات کی خبر دونگا۔ مجھ سے کتاب اللہ کے بارے میں پوچھو قسم بخدا کوئی آیت قرآن کی

نہیں لیکن میں اسکی نسبت جانتا ہوں کہ رات کو نازل ہوئی یا دن میں میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ پر۔ رسولؐ خدا سفر میں تھے یا قیام فرما رہے تھے۔ مومن کے حق میں نازل ہوئی یا منافق کے بارے میں۔

یقیناً خدا نے مجھے فہم وادراک رکھنے والا دل اور فصیح وگویا زبان عطاکی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں۔ میں نے منبر پر حضرت علیؑ کو اس صورت میں دیکھا کہ پیغمبرؐ خدا کی اونی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ آنحضرت کی تلوار باندھے ہوئے تھے۔ اور آنحضرت کا عمامہ سر پر تھا۔ اور ارشاد فرما رہے تھے۔

''اے لوگو جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو مجھ سے پوچھ لو۔ میرے پہلو میں علم کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ میرے پاس علم کا خزانہ ہے۔ یہ پیغمبرؐ کا لعاب دہن ہے یہ وہ علم ہے جو رسولِؐ خدا نے مجھ میں دانوں کی طرح اس طرح بھرا جس طرح پرندہ اپنے بچہ کے منہ میں دانہ بھرتا ہے۔ خدا کی قسم اگر یہ امت ہموار ہو جائے اور میرے لیے مسند بچھائے۔ اور میں اس پر بیٹھوں تو جس طرح میں نے اہل قرآن کے درمیان قرآن کے مطابق فیصلے دیئے ہیں۔ تو اسی طرح تورات والوں کے لئے تورات سے اور اہل انجیل کے لئے انجیل سے فتوے دوں۔ یہاں تک کہ خداوند عالم تورات اور انجیل کو گویائی بخشے تو وہ دونوں پکار اٹھیں کہ سچ کہا علیؑ نے کہ بالکل وہی فتویٰ دیا ہے جو خدا نے ہم پر نازل کیا ہے۔ اور تم تو کتاب خدا کی تلاوت کرتے ہو تو کیا عقل سے کام نہیں لیتے۔

(11) مولا علیؑ کا خطبہ چیونٹی کے بارے میں

ایک شخص نے پوچھا مولا چیونٹی کے بارے میں کچھ بتائیں تو آپ نے فرمایا'' دیکھو چیونٹی کا گھر تین منزلوں میں ہوتا ہے۔ ایک منزل میں یہ کھانے کا سامان رکھتی ہیں۔ اور ایک منزل پر ملاقات کا کمرہ ہوتا ہے۔ اور ایک منزل پر آرام اور سونے کا کمرہ ہوتا ہے۔ یہ برسات سے پہلے اپنے کھانے کا سامان جمع کر لیتی

ہیں ۔مزدور جاتے ہیں اور کھانے کا سامان لاتے ہیں ۔ان کے یہاں شفا خانے بھی ہوتے ہیں ۔اگر کوئی زخمی ہو جائے تو اس کا وہاں علاج ہوتا ہے اور یہ کیڑا اتنا عقل مند ہوتا ہے کہ جب دھنیے کا بیج گھر لاتا ہے ۔تو پہلے اس کے چار ٹکڑے کرتی ہیں ۔پھر ایک ایک ٹکڑا گھر میں لے جاتیں ہیں ۔کیونکہ اگر یہ بیج پورا ہو تو برسات کا پانی آنے پر اُگ جائے گا ۔اور اگر دھنیا توڑ دیا جائے تو یہ نہیں اُگتا ۔

(12) خطبہ رجیعہ (مولا علیؑ)

بیشک میرے لئے دنیا میں بار بار آنا اور رجعت کرنا ہے ۔میں رجعتوں والا اور باریوں والا ہوں ۔حملوں والا اور سزاؤں والا ،عجیب دولتوں والا ہوں ۔میں ہر ایک قلعہ کفر کو ڈھانے والا آہنی سینگ ہوں ۔میں بندہ خدا اور برادر رسولؐ ہوں ۔میں خدا کا امین ۔اسکا خزینہ دار ۔اسکے بھیدوں کا صندوق (بغچہ) ہوں ۔میں حجاب اللہ ۔وجہ اللہ صراط اللہ اور میزان حق و باطل ہوں میں ہی مخلوق کو خدا کی طرف جمع کرنے والا ہوں ۔میں ہی وہ کلمہ ہوں جس سے ہر چیز اکٹھی اور ہر اکٹھی چیز جدا ہو جاتی ہے ۔اجزا متفرقہ مجھ سے ترکیب پاتے ہیں اور اجزائے مجتمع مجھ سے تحلیل پاتے ہیں ۔مظہر اسم یا جامع یا مفرق میں ہی ہوں ۔میں معنی اسماء اللہ ۔امثالی علیا اور آیات کبریٰ ہوں ۔اور میں ہی جنت و دوزخ میں داخل کروں گا ۔اور میں ہی اہل جنت کی تزویج کروں گا ۔میرے ہی ذمہ اہل نار کو عذاب کرنا ہے ۔اور میری ہی طرف سے ساری مخلوق کی بازگشت ہوگی ۔

(13) (کتاب اسماء والقابات امیر المومنینؑ)

1۔ مولاؑ کا نام قرآن میں اذان ہے ۔(سورہ توبہ 3 تفسیر قرات)

2۔ جنت کے خزانہ داروں کے ہاں آپ کا نام امین ہے ۔

3۔ میںؐ اور علیؑ اس اُمت کے باپ ہیں ۔(حدیث رسولؐ)

4۔ آپ کا نام قرآن میں ایمان ہے۔
(سورہ الحجرات 7) تفسیر البرہان 4/206

5۔ آپ کا نام حوروں کے درمیان اصب ہے۔ (یعنی عمدہ ترین)

6۔ علیؑ ابن ابی طالبؑ دنیا پر میری حجت بلاد میں میرا نور اور میرے علم کے امین ہیں۔ (مائۃ المنقبۃ)

7۔ انجیل میں آپ کا نام ایلیا ہے

8۔ آپؑ نے فرمایا۔ قیامت کے روز سب سے پہلے میں اللہ کے ساتھ بات کرنے کے لئے کھڑا ہوں گا۔ (امالی طوسی 1/83)

9۔ مولا علیؑ امام مبین ہیں (سورہ یٰسین) اللہ نے ہر چیز کا علم انمیں سمو دیا ہے۔
(معانی الاخبار 95)

10۔ جب اللہ تعالی نے آسمانوں اور زمینوں کو خلق فرمایا تو منادی والے کو اذان کا حکم دیا پس وہ تین مرتبہ اشھدان لا الہ اللہ۔ تین مرتبہ اشھدان محمد الرسول اللہ اور تین مرتبہ اشھدان علی امیر المومنین پکارا۔
(بحارالانوار 38/1295)

11۔ پاک رسولؐ نے فرمایا اے علیؑ تو میرے علم کو سمجھ کر یاد رکھنے والا کان ہے۔
(3/150 تفسیر البرھان، اذن واعیۃ (الحاقۃ 12)

12۔ پاک رسولؐ نے فرمایا روز قیامت حوض کوثر پر سب سے پہلے علی ابن ابی طالب آئیں گے۔ (مناقب خوازرمی 17)

13۔ اور کافر کہے گا کاش میں تراب ہوتا (نباء 40) اور مولا علیؑ ابوتراب ہیں (معانی الاخبار 120)

14۔ مولا علیؑ نے فرمایا میں امامت کی بنیاد ہوں۔

15۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔میںؑ دین کا پہلا شخص ہوں۔

16۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔میںؑ اول ہوں میں آخر ہوں۔

17۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔میںؑ خاص بیابان کا شیر ہوں۔

18۔ رومیوں کے ہاں میرا نام پطرس ہے۔

19۔ آپ نے فرمایا میں آیت نصرت ہوں۔

20۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔میںؑ اُم الکتاب ہوں۔

21۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔میںؑ بزرگی کی بنیاد ہوں۔

22۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔میںؑ بنی اسرائیل کی آیت ہوں۔

23۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔میںؑ علم سے بھرا ہوا برتن ہوں۔

24۔ آپؑ کے القابات میں شجرہ طوبیٰ سدرۃ المنتھیٰ اللہ کا پسندیدہ اسم ہے۔

25۔ میںؑ آیۃ السابقین ہوں۔ (مختصر البصائر 340)

26۔ میںؑ اللہ کے اسماء الحسنیٰ ہوں۔

27۔ نبی اکرمؐ نے آپ کو امیر الغزوات کہا۔

28۔ میںؑ یقین کی انتہا پر فائز ہوں۔

29۔ میںؑ آل یٰسین کا امام ہوں۔

30۔ میںؑ گروہوں کی امان ہوں۔

31۔ میںؑ اندھیروں میں روشنی کی چمک ہوں۔

32۔ میںؑ زبور کا ابریا ہوں۔

33۔ میںؑ انجیل کا ایلیا ہوں

34۔ میں پکڑنے کے لئے مضبوط رسی ہوں۔

35۔ میں پرہیزگاروں کا امام ہوں۔

36۔ میں برگزیدہ اماموں کا باپ ہوں۔

37۔ میں بہت زیادہ سننے والا ہوں۔

38۔ میں سچوں میں سے پہلا ہوں۔

39۔ میں علم کی نشانی ہوں۔

40۔ میں سپردگیوں کی امان ہوں۔

41۔ میں وارثوں کا ورثہ ہوں۔

42۔ میں طاقت وروں کا طاقت ور ہوں۔

43۔ میں ڈرانے والا ہوں۔

44۔ میں حساب کا امین ہوں۔

45۔ میں امام محشر ہوں۔

46۔ میں پہلا تصدیق کرنے والا ہوں۔

47۔ میں مفسروں کا امام ہوں۔

48۔ میں فلاح پانے والوں کا امام ہوں۔

49۔ میں یقین کی امانت ہوں۔

50۔ میں چاند کی نشانی ہوں۔

51۔ ارمن والوں کے ہاں میرا نام بطریق ہے۔

52۔ میں باب حطہ ہوں۔

53۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا میں حکمتوں کا گھر ہوں۔ علی اسکا دروازہ ہیں (نور الابصار)

54۔ میںؑ بطفیل بیت المعمور ہوں (یعنی ظاہر)

55۔ میںؑ کفار پر پوشیدہ ہوں۔

56۔ میںؑ ہی باطن ہوں میں ہی ظاہر ہوں۔

57۔ میںؑ روشن چمکدار بجلی ہوں۔

58۔ رسول پاکؐ نے فرمایا۔ اے علیؑ تم اللہ کی زبان ہو جس سے وہ کلام کرتا ہے اور تم اللہ کا عذاب ہو۔ جسکے ذریعے وہ انتقام لیتا ہے۔ (تفسیر فرات 455)

59۔ میںؑ اللہ کا گھر ہوں جو اس میں داخل ہو گیا وہ امان پا گیا۔ جس نے میری ولائیت و محبت سے تمسک رکھا وہ آگ سے امان پا گیا۔

60۔ آپکی زیارت کے الفاظ میںؑ "میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی طور۔ رق منشور (کشادہ ورق) اور علم کا شجر مسجور (ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر) ہیں۔"

61۔ میںؑ واضح دلیل ہوں۔ شوہر بتولؑ ہوں۔

62۔ میںؑ اہل حبشہ کے نزدیک تبریک ہوں۔

63۔ میںؑ برجوں کا چاند ہوں۔ خوشخبری دینے والا ہوں۔

64۔ میںؑ صاحب بصیرت کی بصیرت ہوں۔

65۔ میںؑ بیت المعمور ہوں۔

66۔ میںؑ سچائی کے ساتھ پوشیدہ ہوں۔

67۔ میںؑ دلیل ہوں۔

68۔ میںؑ روم کا پطرس ہوں۔

69۔ میںؑ شرمندہ کی توبہ ہوں۔

70۔ میںؑ اول طٰہٰ کا تذکرہ ہوں۔

(14) محمدؐ وآلِ محمدؐ کا علم تکونیہ

جناب حذیفہ یمانی سے روایت ہے کہ ایک مقام پر ہم لوگوں کے مجمع میں رسولؐ خدا نے کھڑے ہو کر قیامت کے آنے والے واقعات کو بیان فرمایا اور کسی چیز کو نہ چھوڑا۔ پس یاد رکھا اسکو جس نے یاد رکھا اور بھول گیا اسکو جو بھول گیا۔ اس حدیث کو بخاری نے (کتاب بدو الخلق) میں اور مسلم اور داوَد نے (کتاب الفتن) میں اخراج کیا ہے۔ مصر کے مشہور عالم شیخ منصور علی ناصف الحنفی نے ان تمام حالات کی احادیث اخبار غیب کو جو صحاح ستہ میں وارد ہوئی ہیں۔ اپنی کتاب (تاج الاصول فی احادیث الرسول جلد 5 صفحہ 319 تا 381 تک) کتاب الفتن و الملاحم میں جمع کیا ہے۔ ان تمام احادیث کی تعداد 170 ہے۔

ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول پاکؐ کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے علم غیب حاصل تھا۔ اور حضرت علیؑ کا علم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم سے ماخوذ تھا۔ رسولؐ پاک نے حضرت علیؑ کو قیامت تک کے ہونے والے واقعات سے آگاہ فرما دیا تھا۔ اس لئے حضرت علیؑ نے جو خطبات دیئے جن میں آپ نے امور غیب کی خبریں دیں۔ جنہیں نہج البلاغہ سے منتخب کر کے جناب آغا گل نے بیان کیا ہے۔ ان تمام خبروں میں چند منتخب پیشین گوئیاں پیش ہیں۔

امیر المومنین کی پیشین گوئیاں کبھی تو یقین اعتماد اور ایمان مضبوط کرنے کے لئے کبھی تنبیہ اور وارننگ کے لئے ہیں۔ اور کبھی نوع انسانی کو آگاہ کرنے کے لئے کہ وہ اپنا بچاوَ کر لے یا اپنی غلط روش ترک کر دے۔ مثلاً امیر المومنین نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا کہ آسمان میں شگاف پڑ جائیگا" تو ہر شخص حیران رہ گیا۔ لیکن آج کے دور میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ آسمان میں OZONE LAYER DEPLETE

ہوگیا ہے اور آسمان میں پڑنے والا شگاف نوع انسانی کے لئے خطرناک قرار دیا گیا۔

یہاں سوچنے والی بات یہ ہے کہ آج سے تقریباً ڈیرہ ہزار برس پہلے صحرائے عرب کی سرزمین سے ایک نامور اور بزرگ شخصیت یہی بات کہہ رہی ہے جو آج کے زمانے کے سائنسدان طویل تحقیق کے بعد کہہ رہے ہیں۔ یہی وہ علم وہبی ہے جسے ولایت تکوینیہ بھی کہا جاتا ہے۔ (کتاب حضرت علیؑ کی پیشنگوئیاں)

(15) علم امام

تفسیر قمی میں محدث جلیل سورہ رعد کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

• شرح نہج البلاغہ خوئی جلد 2 صفحہ 311 بحار الانوار جدید 25 صفحہ 385 ابو بصیر سے نقل کی گئی ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ مفضل تشریف لائے اور انہوں نے عرض کی۔ امام کے علم کا آخری درجہ کیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا پہلا آسمان، دوسرے آسمان کی نسبت ایک ذرہ کی مانند ہے اور دوسرا آسمان۔ تیسرے آسمان کی نسبت ایک ذرہ کی مانند ہے۔ اسی طرح تیسرا آسمان، چوتھے آسمان کی نسبت ایک ذرہ ہے۔ چوتھا آسمان، پانچویں آسمان کی نسبت ایک ذرہ ہے۔ پانچواں آسمان چھٹے کی نسبت ایک ذرہ ہے اور چھٹا آسمان ساتویں آسمان کی نسبت ایک ذرہ ہے۔ یہ تمام علم امامؑ کی نسبت اسی طرح ہے جیسے ایک مُد (تقریباً سات سو گرام) سرسوں کہ اسے اچھی طرح کوٹنے کے بعد دریا میں ڈال دیا جائے اور اس سے جھاگ نکلے اور اس جھاگ سے انگلی تر کی جائے۔ یعنی تمام مخلوقات کا علم امامؑ کے علم کے مقابلے میں اسی جھاگ کی مانند ہے۔

(16) (کلام حضرت شاہ شمس تبریزؒ)

تا صورت پیوند جہاں بود علیؑ بود
تا نقشِ زمین بود زمان بود علیؑ بود
ہم اوّل و ہم آخر و ہم ظاہر و باطن
ہم عابد و ہم معبود علی بود
ہم آدمؑ و ہم شیثؑ و ہم ادریسؑ و ہم ایوبؑ
ہم یونسؑ و ہم یوسفؑ و ہم ہودؑ علیؑ بود
ہارون ولایت کہ پس از موسیٰؑ عمرانؑ
واللہ علیؑ بود علیؑ بود علیؑ بود
آں شاہ سرفراز کہ اندر شب معراج
با احمدؐ مختار یکے بود علیؑ بود
عیسیٰؑ بوجود آمد و فی الحال سخن گفت
آں نطق و فصاحت کہ بود علیؑ بود

(صحیفہ معرفت صفحہ 156)

ہر آنِ کتاب خالی ذکر علیؑ بود
لعنت برائے کتاب وصاحب کتاب را

(سخی لعل شہباز قلندر)

ابو العلائی شاعر نواب تراب یار جنگ کے دربار میں 1950ء میں یہ شعر پڑھا:

اگر سرِ شہادت کی بیاں تفسیر ہو جائے
مسلمانوں کا کعبہ روضہ شبیرؑ ہو جائے

(17) مرثیہ امام شافعی

جس نے میری نیند کھودی اور میرے بالوں کو سفید کر دیا ہے

وہ زمانہ کی گردشیں ہیں جن میں شدائد ہیں

میرا غم بھر آیا اور دل غمگین ہے

جس نے میری آنکھوں کو بیدار کر دیا اور نیند نایاب ہوگئی

دنیا آل محمدؐ کی وجہ سے زلزلہ میں آگئی

اور قریب ہے کہ بڑے بڑے سخت پہاڑ پگھل جائیں

اگر آل محمدؐ سے محبت رکھنا گناہ ہے

تو یہ ایسا گناہ ہے جس سے میں توبہ نہ کرونگا

یہی لوگ تو میرے شفیع ہیں بروز محشر

اور ان سے محبت رکھنا شافعی کے لئے گناہ سمجھا جاتا ہے

امام الانس والجنہ (امام شافعی)

1۔ علیؑ کی فضیلت میں یہ کافی ہے۔ اس امر میں شک کا واقع ہونا کہ وہ اللہ ہے۔

2۔ شافعی مرگیا مگر اسکی سمجھ میں نہ آسکا۔ کہ علیؑ اسکا رب ہے یا اللہ اسکا رب ہے۔

3۔ علیؑ کی محبت سپر ہے، علیؑ دوزخ اور جنت کے قاسم ہیں۔

4۔ حقیقت میں حضرت محمدؐ کے وصی ہیں۔ جن وانس کے امام ہیں۔

5۔ اگر علیؑ اپنے محل ومقام کو ظاہر کرتے تو ساری خدائی ان کو سجدہ کرنے والی بن جاتی۔

(18) ہندو شاعرہ روپ کماری کے اشعار:

نثار مرتضیٰ ہوں پنجتنؑ سے پیار کرتی ہوں
خزاں جس پہ نہ آئے اس چمن سے پیار کرتی ہوں
عقیدہ مذہب انسانیت میں کب ضروری ہے
میں ہندو ہوں مگر اک بت شکن سے پیار کرتی ہوں

ایک عرب شاعر نے کہا:

میں پر شکستہ سہی اس کے شہر میں ہوں جہاں
زمین پر بھی مجھے آسمان دکھائی دیتا ہے
میں حرف و صورت کی خیرات اس سے مانگتا ہوں
جو پتھروں کو بھی رزق زبان دیتا ہے

کسی شاعر نے کہا (حضرت ابو طالب کے بارے میں):

بس اس خطا پہ زمانے نے تجھ کو چھوڑا ہے
کہ تیرے لال نے ان کے بتوں کو توڑا ہے

کتاب سلونی قبل ان تفقدونی۔
حضرت علامہ الشیخ محمد رضا الحکیمی

(19) قرآن پاک میں مولا علیؑ

امیر المومنینؑ کو قرآن پاک میں "لسان صدقاً علیاً" کہا گیا ہے۔ وہ کتاب جو خاموش رہے تو کتاب صامت ہے اور بولے تو "کتاب ناطق کہلاتی ہے۔ یہ وہ کتاب ناطق ہے جو نوح۔ ابراہیمؑ اور موسیٰؑ علیہم السلام کی زبان سے گفتگو کرتی رہی اور اسی کتاب نے حضرت عیسیٰؑ کی زبان پر گہوارے میں کلام کیا۔ سورہ الحدید 25 میں ارشاد

باری تعالیٰ ہے۔

" لقد ارسلنا رسلنا بالبیت و انزلنا معهم الکتاب والمیزان"

یقیناً ہم نے اپنے رسولوں کو کھلی دلیلوں کے ساتھ بھیجا ہے اور ہم نے انکے ساتھ ہی کتاب اور میزان نازل کی ہے) کتابیں تو صرف چار نازل ہوئیں تو پھر یہ کون سی کتاب ہے جو ہر نبی کے ساتھ نازل ہوئی۔ یقیناً یہ وہی اللہ کی بولتی ہوئی زبان ہے جو ہر نبی کے ساتھ رہی اور جسکے بارے میں سورہ مومنون 62 میں ارشاد ہوا۔

"لدینا کتب ینطق بالحق"

ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو سچائی کے ساتھ بولے گی۔

(20) علم غیب:

سورہ آل عمران آیت 179 ۔خداوند عالم۔عالم الغیب ہے اور اپنے غیب کو کسی پر کسی کو بھی آگاہ نہیں کرتا۔مگر اس رسول کو جسے وہ پسند کرتا ہے۔

رسول خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے پسندیدہ ترین رسول ہیں ۔اس لئے خداوند نے انہیں غیب کی تعلیم دی ہے۔

سورہ نمل آیت 75

کوئی بھی غیب آسمان و زمین میں ایسا نہیں جس کا علم کتاب مبین میں نہ ہو۔

سورہ الانعام آیت 6

کوئی دانہ زمین کی تاریکی میں خشک و ترا ایسا نہیں ہے مگر وہ کتاب مبین میں ہے۔"

سورہ سباء آیت 3

کوئی شے چھوٹی ہے یا بڑی مگر اس کا علم کتاب مبین میں ہے۔ اور یہ کتاب مبین۔ قرآن ہی ہے اور یہ قرآن صامت ہے اور محمدؐ و آل محمدؐ قرآن ناطق۔
اس سلسلے میں اصول کافی تفسیر عیاشی روضہ کافی۔ علامہ مجلسی نے مراۃ المعقول کتاب مبین سے مراد آئمہ ھدیٰ ہیں اور یہ حضرات کائنات عالم کی ہر شے کے عالم ہیں۔

سورہ یٰسین آیت 12

ہم نے ہر شے کو امام مبین میں احصاء کیا ہے۔ اسی لئے امیر المومنین نے فرمایا میں قرآن ناطق ہوں۔ (احقاق الحق جلد 7 (ینابیع المودۃ) صفحہ 595

سورہ انبیاء آیت 7

اہل ذکر سے سوال کرو اگر تم نہیں جانتے اہل ذکر قرآن مجید میں پیغمبر اکرمؐ اور انکے اہل بیت کو کہا گیا ہے۔ اور روایت متواتر میں ہے کہ اہل بیت نے خود فرمایا ہے کہ ہم اہل ذکر ہیں جو کچھ پوچھنا چاہو ہم سے پوچھو۔ اور سورہ آل عمران میں ہے کہ:
خدا اور راسخون فی العلم قرآن کی تاویل جانتے ہیں۔ اور راسخون فی العلم آئمہ ھدیٰ ہیں۔ کوئی اور کیونکر اللہ اور محمدؐ و آل محمدؐ کے مقابل اپنے آپ کو اہل ذکر یا راسخون العلم کہلوا سکتا ہے۔ اسی طرح

انا انزلنا فی لیلۃ القدر

یعنی شب قدر میں ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں، اور شیعہ سنی روایت سے ثابت ہے کہ اس رات ہر شے کی تقدیر وارد ہوتی ہے۔ پیغمبر اکرمؐ کے زمانے میں ان پر اور انکے بعد مولا علیؑ اور باقی آئمہؑ اطہار پر نازل ہو کر تمام تقدیرات

کائنات امام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

(21) آیۃ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر و تومنون باللہ ○

(تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے نکالی گئی، نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔ اور خدا پر ایمان رکھتے ہو) اس آیت میں ''اخرجت'' کا لفظ آیا ہے جو دلالت کرتا ہے۔ کہ یہ پہلے ہی سے موجود تھے۔ کیونکہ اخراج کسی موجود شے کے نکالنے ہی کو کہتے ہیں اور یہ محمد و آل محمد کے سابق الوجود ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ یہی اول مخلوق ہیں۔ اس آیت کی تفسیر میں جابر ابن عبداللہ انصاری سے خود آنحضرتؐ فرماتے ہیں:

''کہ پہلے جو اللہ نے خلق کیا وہ میرا نور ہے، اسکو اپنے نور سے اول اول بنایا۔ اور اپنے جلال عظمت سے نکالا۔ پس وہ حجاب قدرت کے گرد طواف کرنے لگا۔ یہاں تک کہ اسی ہزار سال میں جلال عظمت تک پہنچ گیا۔ پھر اس نے تعظیماً خدا کا سجدہ کیا۔ اور اس سے خدا نے نور علیؑ کو جدا کیا۔ پس میرا نور تو عظمت کو احاطہ کئے ہوئے تھا۔ اور علیؑ کا نور قدرت کا احاطہ کیے ہوئے تھا پھر اللہ نے عرش۔ لوح۔ آفتاب۔ دن کی روشنی۔ آنکھوں کا نور اور عقل و معرفت اور لوگوں کے کان۔ آنکھیں اور دل میرے نور سے خلق کئے۔ اور میرا نور۔ نورِ خدا سے مشتق ہے پس ہم (میں۔ علیؑ اور اولاد علیؑ) ہی سب سے اول ہیں۔ اور ہم ہی سب سے آخر۔ ہم ہی سبقت کرنے والے ہیں۔ اور ہم ہی تسبیح گذار اور شافع محشر ہیں۔ ہم ہی کلمۃ اللہ اور مخصوصین و مقربین خدا ہیں۔ اور ہم ہی دوست خدا اور وجہ اللہ ہم ہی جنب اللہ اور دست خدا (یداللہ) ہیں۔ اور ہم ہی اس کے امین اور اس کی وحی کے خزینہ دار ہیں۔ اور پردہ دار غیب الٰہی ہیں۔ ہم ہی

معدن تنزیل و معنی تاویل ہیں۔ ہم ہی محل قدس الٰہی ہیں اور مورد روح القدس ہیں۔ ہم ہی شمع ہائے حکمت۔کلید ہائے رحمت۔چشم ہائے نعمت۔سردار آئمہ و شرفِ اُمت ہیں۔ہم ہی ناموس زماں وعلماء دہر اور سرداران عباد و حکام بلاد ہیں۔ہم ہی کفیل رعیت۔حامی دین راعی خلق، ساقی دہر اور راہ نجات ہیں۔ہم ہی سبیل ہیں ہم ہی سلسبیل۔ہم ہی راہ قویم اور طریق مستقیم ہیں۔جو ہم پر ایمان لایا خدا پر ایمان لایا۔جس نے ہمارے قول کو رد کیا۔اس نے خدا کے کلام کو رد کیا۔جس نے ہم پر شک کیا، اُس نے خدا پر شک کیا۔جس نے ہم کو پہنچان لیا، اس نے خدا کو پہنچان لیا۔جو ہم سے پھرا، وہ خدا سے پھرا۔جس نے ہماری اطاعت کی، اس نے خدا کی اطاعت کی۔ہم ہی خدا تک پہنچنے کا وسیلہ اور اس کی خوشنودی کا ذریعہ ہیں۔اور ہمارے ہی لئے عصمت و خلافت و ہدایت ہے۔اور ہم ہی نبوت و ولایت امامت۔ہم ہی معدن حکمت بابِ رحمت۔اور شجرہ عصمت ہیں۔ہم ہی کلمہ تقویٰ اور مثل اعلیٰ اور حجت عظمیٰ اور وہ عروۃ الوثقٰے ہیں کہ جس نے اسکو پکڑ لیا نجات پا گیا"

اس حدیث شریف میں تمام اوصاف وکمالات اور تشریح ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ ہی سابقین مقربین بہترین اُمم۔داعی الی الخیر و داعی الی الحق ہیں۔یہی نفوس مقدسہ ہیں اور بعد از پیغمبر یہی بادیان دین و داعی حق و پیشوائے خلق ہیں۔اور یہی وہ اُمت ہیں جن کا وجود بنص قرآن ہر زمانے میں ضروری ہے۔اور دنیا ان سے کبھی خالی نہیں ہو سکتی۔اور اس زمانہ میں حضرت قائم آل محمد حجتؑ ابن الحسن العسکری ہی داعی حق و ہادی خلق ہیں اور ہر گز دنیا ان سے خالی نہیں ہے۔

(صفحہ 44 تا 46 مشارق انوار الیقین) (صراط السوی سید سبطین سرسوی صفحہ 130 تا 132)

امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ اگر زمین ایک لمحے کے لئے بھی ہم میں سے کسی امام کے بغیر رہ جائے تو تمام اہل زمین سمیت منخسف ہو جائے اور خدا لوگوں کو سخت

عذاب میں مبتلا کرے گا۔

بتحقیق اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی زمین پر حجت قرار دیا ہے اور اہل زمین کے لئے امان بنایا ہے۔ اور وہ برابر امان میں رہیں گے جب تک ہم میں سے کوئی نہ کوئی ان میں موجود ہے۔ اسی لئے اس زمانے میں ''مجری و قانون الٰہی مصلح عالم۔ رافع فساد۔ معلم الٰہی صادق امین معصوم مطلق مربی عالم۔ امان زمین۔ خلیفہ خدا ہادی دین۔ وارثِ ابراہیم۔ مطاع خلق شہید علی الناس۔ مثل اعلیٰ منزل ملائکہ۔ تجلی قدس۔ حامل کتاب۔ مبین قرآن۔ داعی الی الحق۔ واسطہ فیضان سفینہ نجات۔ ثانیِ ثقلین۔ عادل حقیقی۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر عارف بالحق۔ نجم ہدایت۔ شاہِ ولایت۔ رکن زمین و آسمان ولی الامور، مدبر امر الٰہی، حجت خدا۔ وارث علوم انبیاء، امام حق، مرکز انوار، جزو نور محمدیؐ وصی رسولؐ صاحب الزمان، بقیۃ اللہ، خاتم اوصیا، امام القائم، (عجل) جناب امام زمان، مہدی آخر الزمان، حجت بن حسن عسکری، غیبت میں موجود ہیں۔

(22) مولا علیؑ کے اسم کا ورد عبادت ہے

''میرے اسم کا ورد کرنا مومنوں کی عبادت ہے۔ میرے ذکر کے بغیر کوئی عبادت مکمل نہیں ہے۔ جس عبادت میں میرا ذکر شامل نہ ہو وہ عبادت باطل ہے۔ خود عبادت میرا ذکر کر کے عبادت کا درجہ حاصل کرتی ہے۔ میرا ذکر کرنا اور میرے اسم کا ورد کرنا عبادت کی عبادت ہے۔ فرمان مولا علیؑ (کتاب احکام صویہ صفحہ 28)

(23) جابر بن عبداللہ انصاری کا بیان

حضرت جابرؓ بن عبداللہ انصاری عصا ٹیک کر انصار کے محلوں اور ان کی مجلسوں میں کہتے تھے۔ علیؑ بہترین بشر ہیں۔ جس نے انکار کیا اس نے کفر کیا۔ اے

گروہ انصار اپنی اولاد کو علیؑ کی محبت پر پروان چڑھاؤ جو انکار کرے۔ اس کی ماں کا معاملہ دیکھو، رسولؐ خدا نے فرمایا۔ اے علیؑ تم بہترین بشر ہو۔ سوائے کافر کے تم میں کوئی شک نہ کرے گا۔ (امالی شیخ صدوق 69، علل الشرائع 142)

(24) سورۃ المنتہیٰ پر ہوا کا ترانہ

ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جب میں شب معراج آسمان پر گیا اور سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا میں نے ایک ترانہ سنا جس کو ہوا گنگنا رہی تھی۔ میں نے جبرائیلؑ سے پوچھا یہ کیا ہے اس نے کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے جو آپ کے چچا زاد علیؑ ابن طالبؑ کی عاشقہ ہے جب اس نے آپکی طرف دیکھا تو ایک منادی کو اپنے رب سے ندا کرتے ہوئے سنا جو کہہ رہا تھا۔ محمدؐ بہترین نبیؐ ہیں۔ اور امیر المومنینؑ بہترین ولی ہیں۔ اور انکی ولایت رکھنے والے بہترین مخلوق ہیں۔ انکا بدلہ انکے رب کے ہاں جنتوں کی صورت میں ہے۔ جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ علیؑ اور اسکے اہلؑ بیت سے راضی ہو گیا۔ وہ اللہ کا نور ہیں۔ اللہ کی رحمت سے مخصوص اور اللہ کے قریب ہیں۔ طوبیٰ انہی کے لئے ہے۔ مخلوق قیامت کے دن اللہ کے ہاں انکی قدر و منزلت پر رشک کرے گی۔ (تفسیر فرات 219)

(25) مولا علیؑ کا ذکر۔۔۔۔ ذکر رب ہے

کتاب مشارق انوار الیقین مولف حافظ رجب البرسی صفحہ 48

مولا کا ذکر۔ ذکر رب علیؑ ہے۔ جسکی دلیل ابن عباس سے مروی یہ حدیث نبویؐ ہے۔
ابن عباس نے شیعیان علیؑ کو خط لکھا اے زیر آسمان منتخب لوگو ملت اسلامی اطاعت الٰہی کی طرف تیزی سے بڑھنے والو۔ زمین پر رہنے والوں میں بابصیرت لوگو!

تم پر سلام وتحیہ ہو۔ ہماری طرف سے عرض ہے کہ تمہاری بصیرت اور ہدایت پرستی کا پتہ تمہارے خط سے ہوا تمہارا خط مجھے تمہاری طرف کھینچتا ہے، سلامتی۔ دین اور ایمان کی راہ پر گامزن رہو۔ سب کچھ یاد رکھو۔ انسان جب اپنی قبر میں جاتا ہے تو دو فرشتے اللہ کی طرف سے اس سے یہ پوچھتے ہیں کہ بتا تو رب کسے مانتا ہے۔ کس نبیؐ پر ایمان رکھتا ہے۔ اور نبی کے بعد کس کو اپنا ولی اور امام تسلیم کرتا ہے۔ پس اگر اس نے صحیح جواب دیا تو نجات پاتا ہے۔ ورنہ عذاب پاتا ہے۔

محمد بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے امام علی نقیؑ کے سامنے شیعوں کے آپس کے اختلاف کا ذکر کیا۔

تو مولاؑ نے فرمایا کہ یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب اللہ نے اپنی تنہائی کو خلقت سے روشناس کرانے کا فیصلہ کیا تو محمدؐ۔ علیؑ۔ فاطمہؑ کو خلق کیا۔ یہ ہستیاں ایک لاکھ برس تک اس حال میں تھے کہ اللہ اور انکے سوا کچھ نہ تھا۔ پھر اس کے بعد اللہ نے دوسری چیزیں پیدا کیں۔ اور ان ہستیوں کو ان چیزوں پر گواہ بنایا۔ اور ان پر ان حضرات کی اطاعت کا فرمان جاری کیا۔ اور اسکے علاوہ بھی جو چاہا وہ فرمان جاری کیا۔ پھر ان چیزوں کے معاملات ان حضرات کے ہاتھ میں دے دیئے۔ یہ صرف اس لئے کیا کہ اللہ ان چیزوں کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا تھا۔ پس یہ حضرات قدسیہ حلال و حرام کے فرامین جاری کرتے ہیں۔ اور جو کچھ بھی یہ کرتے ہیں۔ وہ وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے بس یہی وہ سچا عقیدہ ہے۔ جو اس سے آگے پیچھے ہوگا۔ وادی ہلاکت میں گرے گا۔ اس عقیدے کو اپنا لو یہ چھپے ہوئے علم کے خزانے سے تمہیں دیا ہے۔

(26) شب معراج چار جگہوں پر رسولؐ خدا اور علیؑ کا اکٹھا نام

ملا نے اپنی سیرت میں قاضی عیاض نے کتاب الشفا میں ابوالحمرا سے

روایت کی ہے۔

''رسولؐ پاک نے فرمایا معراج میں۔ میں نے چار جگہوں پر اپنا اور اے علیؑ تمہارا نام ساتھ ملا ہوا پایا۔

(۱) بیت المقدس میں ایک پتھر پر (۲) سدرۃ المنتہیٰ پر۔

(۳) عرش کے ساقوں پر۔ (۴) جنت کے دروازے پر۔

''کہ کوئی نہیں ہے معبود خدا کے سوا محمدؐ میرا حبیب ہے میری مخلوق میں سے۔ اور میں نے اسکی مدد اور نصرت اسکے وزیر کے ذریعے کی۔ میں نے جبرائیل سے پوچھا۔ میرا وزیر کون ہے تو اس نے بتایا کہ آپ کے بھائی علیؑ ابن ابی طالب۔

بحوالہ البلاغ المبین۔ (محب الدین طبری۔ ریاض النضرہ۔ الجز ثانی باب 4 فصل 6 صفحہ 168 تا 172 علی المتقی کنزل الاعمال جز 6 صفحہ 159 حدیث 2659۔ محمد بن صلاح الامیر روضۃ الندیہ صفحہ 5 ارجح المطالب از عبید اللہ۔ تفسیر درمنشور جلال الدین سیوطی جز ثانی صفحہ 119 ابن المغازلی۔ کتاب المناقب ابن مغازلی۔ اخطب خوارزم کتاب المناقب صفحہ 298 باب الدین احمد توضیح الدلائل علی ترجیح اا الفضائل شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفاء۔ ینابیع المودۃ باب ثانی صفحہ 19

(27) مقام علیؑ

کتاب مناقب میں ابن عمر سے نقل ہے:

میں نے رسولؐ خدا سے علیؑ ابن طالب کے بارے میں سوال کیا۔ یا رسولؐ اللہ علیؑ کا آپ کی نسبت کیا مرتبہ اور مقام ہے آپ غضبناک ہوئے اور فرمایا کیا ہو گیا ہے کہ ایک گروہ اس کے متعلق پوچھتا ہے جس کا مرتبہ خدا کے نزدیک میرے مرتبے جیسا ہے۔ اور اس کا مقام میرے مقام جیسا ہے۔ سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی

نبیؑ نہیں ۔اے ابن عمر میریؐ اور علیؑ کی نسبت ایسے ہے جیسے روح اور بدن کی ہے۔علیؑ کی نسبت ایسے ہے جیسے جان کی جان سے ہو۔اور جیسے نور کی نور سے نسبت ہو۔یعنی ہم دونوں یک جان اور یک نور ہیں ۔اور علیؑ کی نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے سر کی جسم سے ہو۔اور بٹن کی نسبت پیرہن سے ۔اے ابن عمر جس نے علیؑ کو دوست رکھا۔اس نے مجھے دوست رکھا۔اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا۔اور جس نے علیؑ کے ساتھ دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی ۔اور جس نے میرے ساتھ دشمنی کی اس سے خدا ناراض ہوا۔اور اسے اپنی لعنت کا مستحق قرار دیا۔خبردار جو علیؑ کو دوست رکھے گا۔خدا اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا۔اس کا حساب آسان ہوگا اور اس پر سختی نہ ہوگی ۔آگاہ رہو جو بھی علیؑ کو دوست رکھے گا وہ اس دنیا سے رخصت نہ ہوگا تاوقتیکہ آب کوثر سے سیراب نہ ہو جائے ۔درخت طوبیٰ سے پھل نہ کھا لے ۔اور جنت میں اپنا مسکن نہ دیکھ لے۔

تم آگاہ رہو جو بھی علیؑ کو دوست رکھے گا اس کی روح آرام سے نکلے گی ۔اس کی قبر بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ بن جائے گی ۔جان لو جو کوئی بھی علیؑ کو دوست رکھے گا۔خدا اس کے جسم کے ہر عضو کی تعداد کے مطابق اسکو نعمتیں عطا کرے گا۔اور اسکے قریبیوں میں سے انہی افراد کی شفاعت قبول کرے گا۔جو علیؑ کو پہچانتا اور معرفت رکھتا ہو۔ان کو دوست رکھتا ہو تو خدا اسکی روح کو قبض کرنے کے لئے عزرائیل کو ایسے بھیجے گا جیسے اپنے رسولوں کی روح کو قبض کرنے کے لئے بھیجتا ہے اور منکر ونکیر کے سوالوں کا ڈر اور خوف دور فرما دے گا۔اور اسکی قبر کو ایک سال کی مسافت کے برابر وسیع کر دے گا۔قیامت کے دن سفید چہرے کے ساتھ داخل ہوگا۔اور بہشت کی طرف ایسے جائیگا جیسے دلہن اپنے شوہر کے گھر کی طرف جاتی ہے۔ یقین کرو جو کوئی علیؑ کو دوست رکھے گا۔تو خدا اسے اپنی عافیت کے سائے میں پناہ

دے گا اور قیامت کے خوف سے محفوظ ہوگا۔ تو خدا اسکی خوبیوں کو قبول فرمالے گا۔ اور اسے بحفاظت بہشت میں داخل کرلے گا۔ جان لو جو کوئی علیؑ کو دوست رکھتا ہو وہ خدا کی طرف سے زمین پر امین ہوتا ہے۔ جوکوئی بھی علیؑ کو دوست رکھتا ہو تو اس کے سر پر تاج کرامت وفضیلت رکھا جائے گا۔ جس پر لکھا ہوگا کہ اہل بہشت اپنے مقصد کو بامراد پہنچ گئے۔ یہی نیک لوگ ہی تو شیعان علیؑ ہیں۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے جو کوئی علیؑ کو دوست رکھتا ہو اس کا نامہ اعمال کھولا نہیں جاتا اور نہ ہی ترازو لگایا جاتا ہے۔ اس کے لیے بہشتوں کے آٹھ دروازے کھول دیئیے جاتے ہیں۔ آگاہ ہوجاؤ جوکوئی علی کو دوست رکھتا ہو اور انکی محبت لئے ہوئے دنیا سے جائے تو فرشتے اس کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں۔ جبکہ انبیائے خدا اسکی زیارت کرتے ہیں۔ آگاہ رہو جوکوئی علیؑ کے ساتھ دوستی رکھتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوگا تو میں اسکی جنت کا ضامن ہوں۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ خدا کا ایک دروازہ ہے جو بھی اس دروازے سے داخل ہوا وہ نجات پا جائے گا۔ وہ دروازہ محبت علیؑ ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے جسم کی ہر رگ کے برابر اسے جنت میں شہر عطا کرے گا۔ اے عمر کے بیٹے علیؑ اوصیاء کے سردار۔ پرہیزگاروں کے مولا اور لوگوں پر میرے جانشین ہیں۔

وہ ان اماموں کے باپ ہیں، جنکا چہرہ نورانی اور بابرکت ہے۔ علیؑ کی پیروی کرنا میری پیروی کرنا ہے۔ اور انکی معرفت حاصل کرنا میری معرفت حاصل کرنا ہے۔ اے عمرؓ کے بیٹے مجھے خداوند قدوس کی قسم جس نے مجھے رسالت پر مبعوث فرمایا ہے اگر کوئی فرد خدا کی ایک ہزار سال عبادت کرے۔ اس حال میں کہ دن کو روزہ رکھے اور راتوں کو بھی عبادت کرے۔ زمین بھر سونا خدا کی راہ میں خرچ کرے۔ غلام آزاد کرے۔ اور ان تمام چیزوں کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان ناحق قتل کردیا جائے۔ پھر قیامت کے دن خدا کے ساتھ اس حالت میں ملاقات

کرے۔کہ وہ علیؑ کے ساتھ دشمنی رکھتا ہو تو اسکے اعمال میں سے کوئی عمل بھی خدا قبول نہیں کرے گا۔ ان تمام اعمال کے ساتھ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور گھاٹا کھانے والوں کے ساتھ محشور ہوگا۔

(مشارق الانوار الیقین 61 حافظ رجب البرسی) بحوالہ القطرہ

(مناقب اہل بیت صفحہ 222)

(28) کلمہ شہادت کہاں کہاں لکھا گیا

کلمہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ و اشھد ان محمد رسول اللہ عبدہٗ و رسولہٗ و اشھد ان علیاً ولی اللہ و اولادہ المعصومین حجۃ اللہ ہے۔

اور کلمہ علیؑ ولی اللہ خداوند عالم نے دنیا کی ہر چیز پر لکھا ہے یعنی عرش، کرسی، لوح محفوظ۔ فرشتوں کے ماتھوں پر اور پروں پر آسمانوں پر۔ زمین پر پہاڑوں کی چوٹیوں پر۔ سورج پر چاند پر۔ ہوا پر۔ پانی پر۔ بادلوں پر۔ جنت کے دروازوں پر پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے حبیب جو بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے وہ فوراً علیؑ ولی اللہ کہے۔ (الاحتجاج الطبرسی صفحہ 536)

رسولؐ خدا کا کلمہ بھی یہی تھا۔ آدمؑ کی انگوٹھی پر بھی یہی کلمہ لکھا تھا۔ حضرت موسیٰؑ کا کلمہ بھی یہی تھا۔ اور حضرت موسیٰؑ نے صاف عربی زبان میں یہی کلمہ پہاڑ پر لکھا ہوا دیکھا۔ (البحار الانوار جلد 38 صفحہ 57 تا 59)

اور حضرت ابو طالبؑ کی انگوٹھی پر لکھا تھا میں راضی ہوں کہ اللہ میرا خدا ہے۔ میرا بھتیجا محمدؐ پیغمبر ہے اور میرا بیٹا علیؑ اس کا وصی ہے۔

(تفسیر ابوالفتوح رازی مکی جلد 4 صفحہ 211 (کتاب الغدیر جلد 7 صفحہ نمبر 395)

(29) مولا علیؑ کی تلوار کا وزن

حافظ رجب البرسی لکھتے ہیں کہ جب حضرت علیؑ نے مرحب پر ذوالفقار کا وار کیا اور اسے دو حصوں میں تقسیم کر کے تڑپتا ہوا چھوڑا تو اس وقت جبرائیلؑ متعجب ہو کر نازل ہوئے رسولِ خدا نے ان سے فرمایا تمہیں کس بات سے اتنا تعجب ہوا ہے۔ جبرائیل امین نے جواب دیا اس وقت آسمان کے تمام فرشتے مل کر لا فتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار کا نعرہ بلند کر رہے ہیں۔ اور مجھے ذاتی طور پر تعجب تو اس وجہ سے ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے قوم لوطؑ پر عذاب نازل کیا تھا تو میں نے اس بدکار قوم کے سات شہروں کو زمین سے کاٹ کر اپنے پروں پر اٹھایا تھا اور میں نے انہیں اتنا بلند کیا تھا کہ حاملین عرش نے انکے مرغوں کی آوازیں اور انکے بچوں کے رونے کی صدائیں سنی تھیں اور انہیں صبح ہونے تک اپنے پروں پر اٹھائے رکھا اور اللہ کے فرمان کا انتظار کرتا رہا۔ مجھے انکا بوجھ ذرہ برابر بھی محسوس نہ ہوا۔ اور آج جب علیؑ نے اپنی ہاشمی ضرب چلائی تو خدا نے مجھے حکم دیا کہ علیؑ کی تلوار کا کونہ پکڑلو۔ تاکہ علیؑ کی تلوار زمین کو چیر کر اس ثور تک نہ پہنچ جائے جس نے زمین کے بوجھ کو اٹھا رکھا ہے۔ تاکہ زمین پلٹنے سے محفوظ رہ سکے۔ چنانچہ میں نے حکم خداوندی سے علیؑ کی تلوار کو پکڑا۔ تو اسکا وزن مجھے قوم لوطؑ کے شہروں سے بھی زیادہ محسوس ہوا۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ اسرافیلؑ اور میکائیلؑ نے بھی علیؑ کے بازو کو ہوا میں پکڑا ہوا تھا۔

(مشارق الانوار الیقین صفحہ 110)

(30) بی بی خولہ کا قصہ

کفایۃ المومنین بحوالہ کوکب دری از سید محمد صالح کشفی صفحہ 349

خالد بن ولید جب قبیلہ بنی حنیفہ کو زکوٰۃ میں دیر کرنے پر حضرت ابو بکر کے حکم پر حملہ کر کے انکے اسیروں کو اور مال کو لے کر مسجد نبوی میں لائے تو ان میں خولہ نامی خاتون جو قبیلہ کے سردار کی بیٹی تھی۔ جب اس خاتون کی نظر جناب رسالت مآبؐ کے مرقد منور پر پڑی تو قبر منور کے پاس جا کر گریہ وزاری کی اور عرض کی کہ یارسول اللہؐ میں آپ کے پاس شکایت لے کر آئی ہوں کہ ہم کلمہ گو ہیں ہمیں کیوں اسیر کیا گیا ہے خلیفہ نے کہا کہ تم نے زکوٰۃ روک لی ہے تو بی بی خولہ نے کہا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے ہمارے اغنیاء زکواۃ نکال کر فقراء اور محتاجوں کو دیتے تھے۔ اب ہماری ایسا ہی کرنے کی درخواست منظور نہ کی گئی اور ہمیں اسیر کر لیا۔ اس وقت دستور کے مطابق اصحاب میں سے دو اشخاص نے خولہ کو اپنی زوجہ بنانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ بی بی خولہ نے کہا خدا کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا۔ یہ امر محال ہے۔ کوئی شخص میرا مالک نہیں بن سکتا جب تک وہ یہ نہ بتائے کہ وقت ولادت کیا واقعہ پیش آیا اور پیدائش کے وقت میں نے کیا کلام کیا۔ ایک شخص نے کہا کہ تو ایسی بے کار اور لاحاصل باتیں کر رہی ہے۔ بی بی خولہ نے کہا خدا کی قسم میں اس قول میں سچی ہوں۔ اسی اثناء میں سرورِ غالب علیؑ ابن طالبؑ مسجد میں تشریف لائے اور یہ ماجرا مفصل طور پر سن کر فرمایا۔ اے لوگو ذرا ٹھہرو کہ میں اس لڑکی سے اس کے حالات کے بابت سوال کر لوں بعد از اں سوال و جواب کے بعد فرمایا دیکھ دل سے میری طرف توجہ کر اور غور سے سن کہ جب تو ماں کے پیٹ میں تھی اور تیری ماں نے دردزہ کی شدت میں یہ دعا کی کہ اے اللہ مجھے اس بچہ کی ولادت میں سلامتی عطا فرما اس وقت تیری

ماں کی دعا قبول ہوئی اور تو نے پیدا ہو کر کہا لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ اور کہا اے ماں تو میرا نکاح میرے سردار حیدر نامی سے کرنا اور اسکو میرے شکم سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو لوگ وہاں موجود تھے وہ تیری باتوں سے حیران ہوئے۔ اور جو کچھ تجھ سے سنا تھا تانبہ کے ایک ٹکڑے پر لکھا اور اسکو تیری ماں نے تیری پیدائش کے مقام پر دفن کر دیا۔ جب تیری ماں پر موت کے آثار ظاہر ہوئے۔ تجھ کو اسکی حفاظت کرنے کی وصیت کی۔ اور جب تجھ کو اسیر کیا گیا تو تم نے اپنی تمام کوشش اس تانبہ کے ٹکڑے کو حاصل کرنے پر صرف کی۔ اور گھر سے نکلتے وقت اس ٹکڑے کو نکال کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیا۔ اب تو اس تختہ مسی کو نکال کہ اس فرزند کا مالک میں ہوں اور اسکا نام محمد ہوگا۔

اس وقت بی بی خولہ نے رو بقبلہ بیٹھ کر یوں دعا کی:

"اے خدا تو فضل و احسان کرنے والا ہے۔ مجھ پر الہام کر کہ میں تیری اس نعمت کا جو تو نے مجھ کو عطا فرمائی ہے شکر ادا کروں اور تو نے اپنی نعمت کسی کو نہیں دی مگر یہ کہ اسکو کامل کیا ہے" اور تختہ مس کو نکال کر حاضرین مجلس کے سامنے ڈال دیا۔ جب صحابہ نے یہ عجیب و غریب واقعہ مشاہدہ کیا تو سب نے کہا صدق رسولؐ اللہ جیسا کہ انہوں نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے۔ ایک ماہ بعد بی بی خولہ کا بھائی آیا اور بی بی کا وکیل بن کر مولا علیؑ کے ساتھ نکاح کر دیا۔

(31) حجابات کا بیان

معصوم سے حجاب کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ حجاب سات ہیں۔ ہر ایک حجاب دوسرے حجاب سے سات سو برس کے فاصلے پر ہے۔ اس درمیانی فاصلے میں ستر ہزار فرشتے ہیں۔ ہر فرشتے کی طاقت تمام جن و انس کی طاقت کے برابر ہے۔

اوران درمیانی فاصلوں میں نور بھی ہے۔ نار بھی ہے۔ دھواں بھی ہے۔ اندھیرا بھی۔ برق بھی ہے رعد بھی ہے۔ عجاج بھی ہے اور اچھلتی ہوئی نہریں بھی ہیں۔ اور مختلف حجاب بھی۔ ان حجابات کے بعد سرا وقات کی باری آتی ہے۔ یہ جلالی سرا وقات ہیں۔ اور انکی تعداد ساٹھ ہے۔ ہر سرا وق میں ستر ہزار فرشتے ہیں اور دو سرا وقات کا فاصلہ پانچ سو برس کا ہے۔ پہلے سرا وقات عزت ہیں۔ پھر سرا وقات جبروت ہے پھر فخر ہے۔ اور پھر نور سفید ہے۔ پھر واحدانیت ہے۔ انکے ستر ہزار برسوں کے بعد حجاب اعلیٰ ہے۔ یہ حجاب کسی زمین وغیرہ میں گڑے ہوئے نہیں ہیں۔ بلکہ یہ اسکی ایک مخلوق کی عظمت اعلیٰ میں قائم ہیں۔ کیا کہنے اس سب سے اچھے بنانے والے کے۔

اسی کی مثل عبداللہ ابن عباس نے حضرت امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ مولاؑ نے فرمایا کہ قاف کے پیچھے ایک دنیا ہے جہاں میرے سوا کوئی نہیں جاسکتا۔ اور میں اس عالم پر محیط ہوں۔ اور میرا علم تمہاری اس دنیا کے علم سے دوگنا ہے اور میں حفیظ و شہید ہوں اس عالم پر۔ اگر چاہوں تو تمام دنیا کے سوالوں کا جواب دوں۔ ساری دنیا زمینوں و آسمانوں کو پلک جھپکتے ہوئے پار کر جاؤں کیونکہ میرے پاس اسم اعظم ہے۔ میں ہی آیت عظمٰی اور جیتا جاگتا معجزہ ہوں۔

ولی کیا ہے؟ اور ولایت کسے کہتے ہیں۔ نہج البلاغہ میں جناب امیرؑ نے اس راز سے پردہ اُٹھایا ہے۔ "وہ بخوبی جانتا تھا کہ میں کس مقام پر فائز ہوں۔ میری وہی حیثیت ہے جو چکی میں قطب کی ہوتی ہے"

اس سے معلوم ہوا کہ آپ قطب الوجود ہیں۔ جن کے بغیر کوئی دائرہ نہیں بنتا۔ ولی اس طرح اس کائنات پر چھایا ہوا ہے۔ جس طرح کہ حق۔ کیونکہ ولایت ہی وہ کلمہ ہے جو اس کائنات میں جاری و ساری ہے۔ لہٰذا ولی ہر چیز کا آقا ہے۔ اور ہر چیز

کے پیچھے اس کی قوت کی کرشمہ سازی ہے۔ایسا اس لئے ہے کہ مولاؑ وہ اسم اعظم ہیں جو ربوبیت کے افعال کو کائنات میں تقسیم کر رہا ہے۔اور راسرار الٰہیہ کا مظہر ہے۔جو ہمیشہ کے لئے قائم کر دیا گیا۔یہی ولایت وہ نقطہ ہے جس پر نبوت کا پرکار اپنا دائرہ بناتا ہے۔

پس ولایت ہی ہر چیز کی حقیقت ہے۔مولاؑ نے اس بیان پر ایک ضمیمہ لگایا:

''فرماتے ہیں میں ایک پہاڑ کی مانند ہوں میری بلندیوں سے پستیوں کی طرف دریا سیلاب کی طرح اترتے ہیں۔اور رہا سوال میری بلندی کا تو کس میں دم ہے جو میری فضاؤں میں پر مار سکے۔انہی حقیقتوں کی طرف شرح نہج البلاغہ میں ابن ابی الحدید معتزلی نے اشعار لکھے۔''

''ولایت کی حقیقت رب سے پوچھیں تو جواب آیا۔اسی پر ابتدا ہوئی اور اسی پر انتہاء ہوگی۔خدا کی قسم اگر علیؑ نہ ہوتے تو نہ دُنیا ہوتی نہ دُنیا والے ہوتے علیؑ ہی کی طرف ہم لوٹ کر جائیں گے۔انہی کے ہاتھ میں ہمارا حساب کتاب ہے اور وہی ہمیں آگ کے خوف سے امان دینے والے ہیں۔''

جناب محمد بن سنان نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ مولاؑ نے فرمایا:

''ہماری جگہ اللہ کے پہلو میں ہے۔ہم اسکے صفی ہیں۔ہم خیر ہیں۔انبیاء کی میراث ہمارے پاس جمع ہے ہم امین ہیں۔اللہ کا چہرہ ہیں۔ہدایت کے امام ہیں۔عروۃ الوثقیٰ ہیں۔اللہ نے ہم سے شروع کیا۔ہم پر ختم کرے گا۔ہم اول و آخر ہیں ہم دھر میں سب سے بہتر ہیں۔بندوں کے آقا اور شہروں کے منتظم ہیں۔ہم ہی قائم شدہ راستہ اور صراط مستقیم ہیں۔ہم عین الوجود ہیں اور حجۃ المعبود ہیں۔جو ہمارے حق کو نہیں جانتا۔اللہ اس کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا۔ہم نبوت کی قندیلیں اور رسالت کے چراغ ہیں نور الانوار ہیں کلمۃ الجبار ہیں۔حق کا پرچم ہیں۔جس نے ہماری پیروی کی نجات

پائی۔جس نے ہمیں چھوڑا ضائع ہوگیا۔ہم دین کے امام اور روشن پیشانیوں کے قائد ہیں۔ہم نبوت کے معدن اور رسالت کی جگہ ہیں۔فرشتوں کا ہمارے پاس آنا جانا رہتا ہے۔جسے روشنی کی تمنا ہے ہم اس کے لئے چراغ ہیں جو راستہ ڈھونڈ رہا ہے۔اس کے لئے راستہ ہیں اور جنت کی طرف لے جانے والے ہیں ہم گھاٹیوں کو عبور کرانے والے پل ہیں ہم مقام اعظم ہیں۔ہماری وجہ سے بارش ہوتی ہے۔ہماری وجہ سے رحمت کا نزول ہے۔ہماری وجہ سے عذاب و مصیبت ملتی ہے۔(یعنی ہمیں نہ ماننے کی وجہ سے)اب جس نے یہ ہدایت والا بیان سنا۔وہ اپنے دل میں ہماری محبت کو تلاش کرے۔اگر ہمارے لئے وہاں بغض وانکار پائے تو جان لے کہ وہ راہ نجات سے گمراہ ہو چکا ہے۔کیونکہ ہم عین الوجود اور حجۃ المعبود ہیں۔وحی کے ترجمان ہیں۔اسکے علم کا ظرف اور اسکے انصاف کا ترازو ہیں۔ہم شجر زیتون کی شاخیں ہیں۔ ہم مشکوٰۃ کا چراغ ہیں۔جس میں نور کا نور ہے۔ہم کلمہ باقیہ کے صفی ہیں۔جو قیامت تک رہے گا۔ہم وہ ہیں جن کی ولایت کا عالم ذر میں عہد و پیمان لیا گیا"(مشارق انوار الیقین صفحہ 53)

(32) آئزک نیوٹن نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں کہا کہ:

"علم ایک سمندر ہے جبکہ میں ساحل سے سنگریزے ہی اُٹھا تا رہا ہوں"

چارلس ڈارون نے کہا:

"انسان اس دُنیا کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا جہاں وہ رہتا ہے"

زمانہ جدید میں یہ نامور محقق اپنی لاچارگی کا اعتراف کر رہے ہیں۔جبکہ قریباً ڈیڑھ ہزار برس پہلے صحرائے عرب میں آنے والے مولا علیؑ یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ:

"پوچھ لو مجھ سے جو پوچھنا چاہو۔میں زمین کی نسبت آسمانوں کے راستوں کو زیادہ جانتا ہوں"

تو ایسی ہستی کے بارے میں یہ کہنا بالکل جائز ہوگا کہ مولا علیؑ علم لدنی کے مالک تھے اور انکی ولایت ۔ ولایت تکوینیہ تھی ۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا۔ خدا کی قسم جس نے پیغمبر اکرمؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور انہیں تمام مخلوقات پر برگزیدہ کیا۔ میں جو کہتا ہوں سچ کہتا ہوں ۔ پیغمبر اکرمؐ نے یہ تمام خبریں مجھے بتائیں ۔ یعنی ہلاک ہونے والوں کی ہلاکت ۔ نجات پانے والوں کی نجات اور خلافت کے انجام کی بھی مجھے خبر دی ہے اور ایسی کوئی چیز نہیں باقی چھوڑی ہے جو مجھ پر گذرے گی ۔ اور اسکی خبر میرے کانوں میں نہ ڈال دی ہو اور مجھے اسکی خبر نہ پہنچائی ہو ۔ (نہج البلاغہ)

اور یہ بات اس آیت سے ثابت ہے کہ ان ہستیوں کو غیب کا علم دیا گیا تھا ۔

(سورہ مزمل آیت 26-27)

ترجمہ : وہی غیب کا علم جاننے والا ہے اور اپنی غیب کی بات کسی پر ظاہر نہیں کرتا مگر جس پیغمبر کو وہ پسند فرمائے ۔

(33) خندق والے دن مولا علیؑ کی فضیلت

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے جب عمرو بن عبدود کو قتل کیا تو نبیؐ اکرم کے پاس پہنچے ۔ آپ کی تلوار سے ابھی خون کے قطرے گر رہے تھے ۔ نبیؐ اکرم نے جب انہیں دیکھا تو اللہ اکبر کہا تو دیگر مسلمانوں نے بھی اللہ اکبر کہا۔ تب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ ۔ علیؑ کو ایسی فضیلت عطا فرما جو اس سے پہلے کسی کو نصیب نہ ہوئی ہو اور نہ اسکے بعد کسی کو ملے گی تو جبرائیل ایک جنتی پھل لے کر آئے اور کہا۔ آپ پر اللہ کی جانب سے سلام ہو اللہ نے حکم دیا ہے کہ یہ پھل تحفہ کے طور پر علیؑ کو پیش کر دیں اور جبرائیل نے وہ پھل آپ کے ہاتھ میں تھما دیا۔ تو اسکے دو ٹکڑے ہو گئے ۔ اس کے اندر ایک سبز تہہ تھی جس پر دو سطروں میں لکھا ہوا تھا ''یہ تحفہ

اللہ کی طرف سے علیؑ ابن ابی طالبؑ کے لیے ہے" (فضائل ابن شاذان 92)

(34) روسی سفیر خانیقوف کا واقعہ

مرزا محمد تقی فرماتے ہیں مجھے ایک روسی سفیر خانیقوف نے واقعہ سنایا وہ عیسائی مذہب کا پیروکار تھا۔ وہ ہماری کتابوں کا قاری اور ہماری زبان عربی کا عالم اور احادیث وآثار کا عالم تھا وہ حکومت کی جانب سے مختلف ملکوں کی سیاحت پر مامور تھا۔ بہت سے عجیب وغریب معاملات اسکی نظر سے گزرے تھے اس نے ہمیں تبریز میں تعیناتی کے دوران کا واقعہ بیان کیا وہ کہتا ہے۔

میں اپنی سیاحت کے دنوں میں ماوراء میں اوسس کے علاقہ میں تھا۔ مجھے خبر ملی کہ شہر کے قریب بلند و بالا پہاڑوں میں ایک ایسا پہاڑ ہے جس پر چڑھنا بہت مشکل ہے۔ اس پر واضح و جلی خط میں "علیؑ" لکھا ہوا ہے۔ مجھے بچشم خود دیکھنے کا اشتیاق ہوا۔ اور میں نے مزدور اور کدال لئے اور اس طرف روانہ ہوگیا۔ میں نے دیکھا کہ بڑے پہاڑوں کے بیچ ایک پہاڑ پر ویسا ہی لکھا ہوا تھا۔ جیسا مجھے بتایا گیا تھا۔ اس لکھائی کا رنگ پہاڑوں کے رنگ سے مختلف تھا میں نے سوچا ممکن ہے یہ مصنوعی ہو۔ میں نے مزدوروں کو حکم دیا تو انہوں نے کدال سے کھودنا شروع کیا۔ جب انہوں نے وہ پتھر توڑا تو اس لکھائی کے نیچے اسی طرح کی لکھائی اور بھی موجود تھی۔ تو میں سمجھ گیا کہ یہ کسی انسان کا بنایا ہوا (مصنوعی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے)

(صحیفۃ الابرار.330)

(اسماء والقاب امیر المومنین علیؑ ابن ابیطالبؑ شیخ عبدالرسول زین الدین)

(35) اقرار ولایت یقین اور اعتقاد کے ساتھ کرنے کا فائدہ

جو بھی میری ولایت کا اقرار پورے یقین اور اعتقاد کے ساتھ کرتا ہے۔ ہم

اسے کائنات کی ہر چیز کا اختیار دے دیتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ بات ضعیف العتقاد لوگوں کے لئے ناقابل یقین ہو۔ لیکن :۔

جب ہم بی بی فضہؑ۔ حضرت سلمانؑ فارسی۔ حضرت میثم تمارؑ۔ حضرت شہباز قلندر۔ شاہ شمس تبریز سرکارؒ۔ حضرت جلال الدین سرخ بخاریؒ اور اسی طرح دیگر ہستیوں کے حالات کا مشاہدہ کرتے ہیں تو یہ بالکل سچ نظر آتا ہے۔

1۔ بی بی فضہ بادشاہی چھوڑ کر مولاؑ کی کنیزی میں آئی ہیں تو انہیں اتنا رتبہ ملتا ہے کہ ان کے لئے جنت سے کھانا آتا ہے اور انکا دیا ہوا رزق آسمان کے فرشتے لے کے جاتے ہیں۔ اور وہ لوگوں سے قرآن کی آیتوں کے ذریعے کلام کرتی تھیں۔

2۔ حضرت سلمان فارسیؑ درِ بتولؑ پر داڑھی سے زمین صاف کرتے ہیں اور سجدہ ریز ہوتے ہیں اور موت کے فرشتے کو روک دیتے ہیں۔ اور اتنا رتبہ ملتا ہے کہ سلمانؑ مِنَّا اہل بیتؑ ہو جاتے ہیں۔

3۔ حضرت میثم تمار کو آسمانی مخلوق کو احکام دیتے ہوئے دیکھا جاتا ہے۔

4۔ حضرت شہباز قلندر کے حالات و واقعات سب کے سامنے ہیں۔

5۔ حضرت شاہ شمس تبریز سرکار سورج کو نیچے بلا لیتے ہیں۔ تاکہ بوٹی بھونی جاسکے۔

6۔ اور حضرت جلال الدین سرخ بخاری کے لئے جلائی آگ انہیں جلا نہیں پاتی۔

(36) اسود مشدود کے ہاتھ کاٹنے کا واقعہ

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ میں امیر المومنینؑ علیؑ ابن ابی طالب کے پاس جامع مسجد کوفہ میں بیٹھا تھا۔ اور آپؑ قضاوت فرما رہے تھے کہ ایک جماعت آ گئی انکے ساتھ اسود مشدود بھی تھا۔ وہ کہنے لگے یہ چور ہے یا امیر المومنینؑ آپ نے فرمایا

اے اسود تو نے چوری کی ۔ وہ کہنے لگا جی ہاں ۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا تیری ماں تجھے روئے اگر تو نے دوسری مرتبہ کہا تو کیا تیرا ہاتھ کاٹ دوں کہنے لگا جی ہاں ۔ اس وقت امیر المومنینؑ نے فرمایا اسکا ہاتھ کاٹ دو ۔ اسکا ہاتھ کاٹنا واجب ہوگیا ہے پس اسکا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور اس نے کٹے ہوئے ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑا ۔ جبکہ اسکا خون بہہ رہا تھا ۔ اور وہ مسجد سے نکل گیا ۔ پس اسے ایک آدمی ملا جس کو عبداللہ ابن الکوا کہتے ہیں ۔ اس نے اسود سے کہا اے اسود تیرا دایاں ہاتھ کس نے کاٹا ہے اس نے کہا ''میرا دایاں ہاتھ سید الوصین نے ۔ روشن پیشانی والوں کے امام نے ۔ مومنین پر حق رکھنے والے نے ۔ دین کے سردار نے ۔ عارفین کے قبلہ نے ۔ ہدایت یافتگان کے عالم نے ۔ ناکثین ۔ قاسطین اور مارقین کے قاتل نے ۔ بدر و حنین کے شہسوار نے ۔ عالمین کے رب کے رسول کے خلیفہ نے ۔ قیامت کے شافع نے ۔ 51 برس کے نمازی نے ۔ امام مجتبیٰ نے ۔ مقصد مرتجیٰ نے مثل اعلیٰ نے ۔ موسیٰ کے ہارون کی مثال نے ۔ امام حق نے ۔ مخلوق کے سردار نے ۔ دین کے مظہر نے مشرکین کے قاتل نے ۔ خیر الصالحین نے ۔ اللہ کی حبل المتین نے ۔ اللہ رب العالمین کے حبیب نے ۔ کتاب کی مراد نے ۔ مظہر العجائب نے ۔ صاحب معجزات نے ۔ پرچموں کے اُٹھانے والے نے ۔ مشکلات کے حل کرنے والے نے ۔ بہترین فیصلہ کرنے والے نے ۔ غزوات کے شمس نے ۔ ھل اتی اور الذاریات کے ممدوح نے ۔ جس کی محبت وہ نیکی ہے ۔ جسکے ہوتے ہوئے کوئی برائی نقصان نہیں پہنچا سکتی ۔ جس کا بغض وہ برائی ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی فائدہ نہیں پہنچا سکتی ۔ ہاشمی مکی مدنی ۔ طالبی حجازی ۔ ربعی ۔ ذکی نے ۔ جس کے پاس کتاب کا علم ہے فصل الخطاب نے ۔ میرے امام نے ۔ یوم حساب میرے شفیع نے ۔ تاویل و تنزیل کے عالم نے ۔ جس کا خادم

جبیرائیل ہے۔ جوزبور و انجیل کا عالم ہے۔ جو میرا وسیلہ ہے۔ اللہ تک۔ میری بیماری کی شفا ہے۔ زاہد و عابد نے امیرالمومنینؑ نے۔ صاحب بیت عتیق نے۔ دو تلواروں سے لڑنے والے نے۔ دو نیزوں سے جنگ کرنے والے نے۔ دو قبلوں کی طرف نماز پڑھنے والے نے۔ حسنؑ و حسینؑ کے باپ نے۔ رعایا کے عادل نے۔ فاطمہؑ مرضیہ کے شوہر نے۔ سیدۃ النساء العالمین کے شوہر نے۔ بتول عذرا۔ پاک و پاکیزہ فاطمہؑ الزہرہ کے شوہر نے۔ بیت اللہ کے مولود نے۔ اللہ کے غالب شیر نے۔ جس نے مکہ ومنیٰ کو عزت بخشی۔ صاحب حوض اور صاحب لواء الحمد نے۔ اہل عبا کے دوسرے فرد نے۔ مصطفیٰ کے بستر پر رات بسر کرنیوالے نے۔ خیبر کا دروازہ اکھاڑنے والے نے۔ کنویں سے جنوں کو اکھاڑنے والے نے۔ جبکہ لوگ ان سے (جنوں سے) عاجز آچکے تھے۔ اس نے جس سے اژدھا نے کوفہ کے منبر پر بات کی۔ اور نہروان میں جمجمہ سے بات کرنے والے نے۔ اس نے جس نے کہا مجھ سے پوچھ لو جو پوچھنا چاہو۔ قبل اس کے تم مجھے کھو دو۔ پس میرے پاس پہلوں اور بعد والوں کا علم ہے۔ عظیم بشارت نے۔ صراط مستقیم نے۔ پاکیزہ اماموں کے باپ نے کریم امام نے۔ اس نے جس کے لئے نازل ہوا۔

اِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدُنْيَا لَعَلِيٌّ الْحَكِيمُ○

"اور یقیناً وہ ام الکتاب میں ہمارے نزدیک البتہ علی الحکیم ہے۔" (سورہ زخرف 4)

آیت اللہ نے۔ سراج اللہ نے۔ القائم بالقسط باللہ نے۔ اللہ کے دین کے مددگار نے۔ اللہ کے حرم کے محافظ نے۔ اللہ کے رازوں کے ٹھکانے نے۔ اللہ کے بندوں کو نصیحت کرنے والے نے۔ اللہ کی حجت نے۔ اللہ کی شریعت کی طرف بلانے والے نے۔ اللہ کے رسولؐ کی سنت پر چلنے والے نے۔ اللہ کے نیک بندے نے۔ بخشے

میزان نے۔ جو اپنی مدح کی خاطر اُڑتے پرندوں کو آواز دیتا ہے۔ رسولؐ اللہ کو جاننے والا۔ اور نصیحت کرنے والا۔ سچے اور صدیق نے۔ معتبر عالم نے۔ شفیق حکیم نے۔ راستے کی ہدایت کرنے والے نے۔ بیواؤں اور یتیموں کے کفیل نے۔ سورہ الانعام کے ممدوح نے۔ جھپٹنے والے شیر نے۔ بیت الحرام سے بتوں کو توڑنے والے نے۔ اسلام کے ستون اور سید الانام کے چچازاد نے۔ اماموں کے باپ نے۔ تاریکی کے سورج نے۔ امت کے ہادی نے۔ غموں کو دور کرنے والے نے۔ سنت کو زندہ کرنے والے نے۔ نعمت کے مالک نے۔ بلند رتبے والے نے۔ فصیح الکلام عرب نے۔ امام مطہر نے۔ بہادر شیر نے۔ شبر و شبیرؑ کے باپ نے بہت روشن چہرے والے نے۔ صبح جب زرد ہوتی ہے۔ ایسے چہرے والے نے شمس و قمر کے شبیہ نے۔ قاتل مرحب۔ ذالخمار اور عمرو بن عبدود کے قاتل نے عرب و عجم کے امام نے۔ جس کی رسولؐ اللہ نے یوم غدیر بیعت لی۔ اس بڑے اجتماع میں جسکی بیعت مومنوں اور مومنات کی گردنوں پر قیامت تک ہے۔ اس بھیڑ والے دن شفاعت کرنے والے نے۔ جسکا بیان بلیغ ہے۔ جو فصیح اللسان ہے۔ عدل و احسان کا حکم دینے والا ہے۔ جو بعینہ انسان ہے۔ زمانے کا جوہر ہے جنوں اور انسانوں کے درمیان فیصلہ کرنے والا ہے۔ اور بلند شان والا ہے۔ قرآن کی تلاوت کرنے والا ہے۔ جس طرح کہ اللہ نے اسے ظاہراً اور پوشیدہ اُتارا ہے۔ اور لوگ اسکی اپنی باتوں سے گواہی دیتے ہیں۔ جو عزت میں صاحب قوت ہے۔ یقین میں پختہ ہے اور ہدایت میں مستور ہے۔ اسکی استقامت دائمی ہے اور حق میں پاک دامن ہے۔ احسان میں صبر ہے۔ خشوع و خضوع والا ہے۔ قدرت رکھتے ہوئے بھی احسان کرنے والا ہے۔ حق کے قریب تر اور باطل سے دور تر ہے۔ جہالت سے منہ پھیرنے

والا ہے۔ مشکل میں صبر کرنے والا ہے۔ اور میرا ہاتھ کاٹا ہے مشارق و مغارب کے نور نے۔ اللہ کے عذاب نے، مظہر العجائب نے۔ بنو غالب کے شیر نے۔ امام علیؑ ابن ابی طالب نے میرا ہاتھ کاٹا ہے۔ اس وقت ابن الکواء نے کہا اے اسود تیرا بُرا ہو۔ اس نے تیرا ہاتھ کاٹا ہے اور تو انکی اتنی تعریف کر رہا ہے۔ اسود نے کہا میں انکی تعریف کیوں نہ کروں۔ اللہ کی قسم انکی محبت میرے خون اور گوشت میں رچ بس چکی ہے۔

ابن الکواء امیر المومنینؑ کے پاس گیا۔ اور کہا اے میرے سردار میں نے عجیب معاملہ دیکھا۔ آپؑ نے فرمایا تو نے کیا دیکھا۔

ابن الکواء نے کہا کہ میں اسود سے ملا۔ جس کا آپ نے دایاں ہاتھ کاٹ دیا ہے۔ اسود نے کٹے ہوئے ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے پکڑا ہوا تھا اور اس سے خون بہہ رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا اے اسود تیرا ہاتھ کس نے کاٹا ہے تو وہ کہنے لگا میرے سردار امیر المومنینؑ نے۔ اور پھر اس نے اپنی بات میں کئی بار دہرایا۔ میں نے اسے کہا تیرا بُرا ہو۔ انہوں نے تیرا ہاتھ کاٹا ہے اور تو انکی تعریفیں کر رہا ہے۔ تو اس نے کہا کہ میں انکی تعریف کیوں نہ کروں کہ انکی محبت میرے خون اور گوشت میں رچی ہوئی ہے اور انہوں نے اس کو حق کے ساتھ کاٹا ہے۔ اللہ نے اس کو مجھ پر واجب قرار دیا ہے۔ امیر المومنینؑ اپنے بیٹے حسنؑ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ جاؤ اور اسود کو میرے پاس لے کر آؤ۔ پس امام حسنؑ اسود کی تلاش میں نکلے اور کنندہ نامی جگہ پر اسکو پایا۔ اور اس سے کہا تمہیں امیر المومنینؑ بلا رہے ہیں۔ اسود نے کہا اللہ اور اسکے رسولؐ امیر المومنینؑ اور اے فرزند رسولؐ آپ کے لئے بزرگی ہے۔ امام حسنؑ اسود کو امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب کے پاس لے آئے۔ امیر المومنینؑ نے اسود سے فرمایا۔ اے اسود میں نے تیرا ہاتھ کاٹا اور تو میری تعریف کرتا ہے۔ اسود نے کہا

اے میرے آقا۔ میں آپ کی تعریف و توصیف کیوں نہ کروں آپ کی محبت تو میرے گوشت و خون میں رچی ہوئی ہے۔ خدا کی قسم آپ نے میرا ہاتھ حق کے ساتھ کاٹا ہے۔ اور مجھے آخرت کے عذاب سے نجات دی ہے۔

مولا علیؑ نے فرمایا کیا میں تم لوگوں سے نہیں کہتا تھا۔ کہ بعض لوگ ایسے ہیں۔ کہ اگر ہم انہیں تلواروں سے ریزہ ریزہ بھی کر دیں تو سوائے ہماری محبت کے کوئی چیز ان میں نہ بڑھے گی۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم انہیں خالص پاکیزہ شہد بھی کھلا دیں۔ تو ان میں ہمارے لئے بغض اور بڑھے گا۔ پھر فرمایا اپنا ہاتھ لاؤ۔ آپؑ نے اس سے ہاتھ لے کر اسے اس جگہ پر رکھا جہاں سے کاٹا تھا۔ پھر آپؑ نے اسے اپنی چادر میں لپیٹ کر دو رکعت نماز پڑھی اور دعا فرمائی اور فرمایا اے کٹے ہوئے ہاتھ کیا تیرا ٹھکانہ بن گیا۔ جس طرح تو اللہ کے حکم سے تھا۔ اسود کا ہاتھ اپنی اصلی حالت میں آ گیا اور وہ مولاؑ کے قدموں میں گر گیا۔ (الدمعۃ الساکبۃ 201) کمال الدین و تمام النعمۃ (شیخ صدوق) صفحہ 293)

(37) عکس لوح نقرئی حضرت سلیمانؑ (سفینہ معرفت صفحہ 255)

1916ء کی پہلی جنگ عظیم میں بیت المقدس سے چند میل دور فوجی دستے جا رہے تھے کہ انہیں اوتترہ کے مقام پر ایک چھوٹے سے گاؤں میں ایک ٹیلے کے اندر سے عجیب سی چمک نظر آئی۔ ایک خاص و سنگ کے تودے کی دراڑوں سے حیرت انگیز روشنی نکل رہی تھی۔ کھودنے پر چار گز کی گہرائی سے چاندی کی ایک مرصع لوح نکلی جس سے سفید روشنی کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔ اور وہ لوح پون گز لمبی اور نصف گز چوڑی تھی۔ باہر نکالنے پر روشنی کا اخراج بند ہو گیا۔ وہ اسے لے کر اپنے افسر میجر اے اینگر ینڈل کے پاس لائے اس نے ٹارچ کی روشنی میں دیکھا تو حیران رہ گیا۔

کیونکہ اسکا حاشیہ بیش قیمت جواہرات سے مرصع تھا اور درمیان میں طلائی حروف سے کسی اجنبی زبان میں تحریر تھی۔ میجر اس تحریر کو پڑھ نہ سکا تو اس لوح کو بذریہ اپنے افسران برطانوی افواج کے لیفٹینٹ جنرل ڈی۔ او رگلیڈ سٹون کے پاس پہنچا دیا۔ تو اسنے اسے آثار قدیمہ کے ماہرین تک پہنچا دیا۔

جنگ عظیم کے خاتمہ پر 1918ء میں اس لوح سے متعلق تحقیق کا آغاز کیا گیا اور قدیم زبانوں کے ماہرین جن میں امریکہ۔ برطانیہ فرانس اور دوسرے یورپی ممالک کی ایک خصوصی کمیٹی بنائی گئی۔ کئی ماہ کی عرق ریزی کے بعد یہ پتہ چلا کہ یہ مقدس لوح سلیمانی ہے اور عبارت قدیم عبرانی میں ہے جو زبور اور غزل الغزلات میں استعمال ہوتے تھے۔ لوح مقدس کے الفاظ مع ترجمہ یہ ہیں۔

دائیں سے بائیں

J J J J II(اللہ) TEJ C(احمد)YJYJ(ایلی)

JY YJYJ AJ JDD

یاہ ایلی الفسطا O(یاعلی میری مدد کیجئیو)

JY CTEJ JDDT

(یا احمدؐ پہنچو)

یاہ احمدؐ مقدا

JY J2JT J J Y

یاہ باھقولی اکاشئی (یابتولؑ نگاہ رکھو)

یاہ حسنؑ اضرمطع (یاحسنؑ کرم فرماؤ)

یاہ حسینؑ پارفو (یاحسینؑ خوشی بخشو)

ایلی ایلی ایلی (یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ)

ارلیمان صوہ عضب زللھلا واقتا (یہ سلیمان انہی پانچوں سے فریاد کر رہا ہے)
بذت اللہ کم ایلی (اور اللہ کی قوت علیؑ ہے)

اس لوح کا ترجمہ ہوتے ہی سب کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ ماہرین نے اس لوح پاک کو برٹش امپیریل میوزیم (شاہی عجائب خانہ) کی زینت بنانے کا فیصلہ کیا۔ لیکن جب یہ بات برطانیہ کے لاٹ پادری اسقف اعظم کو پہنچی تو اس نے یکم مارچ 1923ء کو ایک خفیہ خط لکھا کہ اگر اس لوح کو ایسی جگہ پر رکھا گیا جہاں لوگوں کی آمدو رفت رہتی ہے تو عیسائیت کی بنیادیں ہل جائیں گی۔ اس لئے اسے کلیسائے فرنگ کے خفیہ اور مخصوص کمرہ میں رکھا جائے اور یہ پاک لوح اب تک وہیں موجود ہے۔

از صحیفہ معرفت صفحہ 257 تا 263 بحوالہ ونڈرفل سٹوریز آف اسلام مصنفہ کرنل پی سی امیلے لندن۔

از ابوحسن شیرازی صفحہ 21 تا 24 ماخذ کتاب ایلیا حکیم سید محمود گیلانی رسالہ تحقیقات عربیہ

صحیفہ و معرفت۔ سید اشتیاق حسین نقوی

(38) عکس لوح چوبی سفینہ حضرت نوحؑ

جولائی 1951ء میں روسی ماہرین کی ٹیم وادی قاف کی دیکھ بھال کر رہی تھی۔ وہاں انہیں لکڑی کے بوسیدہ ٹکڑے ملے گروپ افسر نے اس جگہ کو کریدا تو بہت سی لکڑیاں دبی ہوئی ملیں۔ اور انہیں کافی اہم اشیاء ملیں ان میں لکڑی کی ایک مستطیل تعویذ نما تختی بھی برآمد ہوئی۔ اور 14انچ اور 10انچ کی تختی تغیرات سے محفوظ تھی اور اس میں خستگی پیدا نہیں ہوئی جبکہ باقی ٹکڑے بوسیدہ ہو چکے تھے۔ 1952ء میں ماہرین نے تحقیقات کے بعد انکشاف کیا کہ یہ لکڑی حضرت نوحؑ کی کشتی سے تعلق

رکھتی ہے۔ جو کوہ قاف کی ایک چوٹی جودی پر آ کر ٹھہری تھی۔ یہ طے ہونے کے بعد اس پر لکھے ہوئے الفاظ کی حقیقت کو جاننے کے لیے روس کی ریسرچنگ ڈیپارٹمنٹ نے ایک بورڈ قائم کیا جس نے 27 فروری 1953ء میں اپنا کام شروع کیا۔ اس بورڈ کے ممبران سات تھے۔

آٹھ ماہ کی تحقیق کے بعد یہ انکشاف کیا کہ یہ تختی بھی اسی لکڑی سے بنی تھی جس لکڑی سے کشتی بنی تھی۔ اور حضرت نوحؑ نے اس پنجہ نما نقش والی تختی کو اپنی کشتی میں برکت اور رحمت کے لئے لگایا تھا۔

لوح مقدس کا عکس

ان الفاظ کو روسی زبان میں منتقل کیا گیا۔

(اوپر کے حروف) البقناء ایلا هسمر (نیچے درمیان میں) ای قل بیرج نوریک بن۔ زی شاذ۔ محدا۔ ایلیا۔ شبرا۔ شبیرا۔ فاطم

(نچلے حروف) غقیو مایون افیقو۔ البکاری نازانہ۔ فلاں بی یور

نہترو بی باش۔ کوقاندیتولم۔

مسٹر این۔ ایف۔ ماکس۔ ماہر السنہ قدیمہ برطانیہ (مانچسٹر) نے انگریزی میں ترجمہ یوں کیا:

اے میرے خدا میرے مددگار	O My God my helper
اپنے رحم و کرم سے میرا ہاتھ پکڑو	Keep my hands with mercy
اور اپنے مقدس نفوس کے طفیل	and with your holy bodies

محمدؐ Muhammad، ایلیاؑ Alia، شبرؑ Shabbar

شبیرؑ Shabir فاطمہؑ Fatima

یہ تمام عظیم ترین اور واجب الاحترام ہیں۔تمام دُنیا ان ہی کے لئے قائم کی گئی۔

They are the biggest and honourable. The world estblished for them.

1۔ ماہنامہ سٹار آف لبرٹی نیا۔ جنوری 1954ء مطبوعہ لندن

2۔ اخبار سن لائٹ مانچسٹر، 23 جنوری 1953ء

3۔ اخبار ویکلی مرر لندن، یکم فروری 1954ء

انکے ناموں کی بدولت میری مدد کر۔تو ہی سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرنے والا ہے۔اور یہ تختی روس کے مرکز آثار و تحقیقات ماسکو میں رکھی ہے۔

(ماخذ کتاب ایلیا۔سید محمود گیلانی) (صحیفہ معرفت صفحہ 264 تا 270)

سید اشتیاق حسین نقوی

(39) آیۃ 10 زبور

اے خداوند جو تیرا "اسم" جانتے ہیں تجھ پر توکل کریں گے۔کیونکہ تو نے اپنے طالبوں کو ترک نہیں کیا ہے۔(یعنی جو لوگ اسم اللہ (علیؑ) کو جانتے ہیں اور تجھ پر توکل کرتے ہیں انکو تو اکیلا نہیں چھوڑے گا۔(9 زبور آیت 10)

(40) مکاشفہ یوحنا:

امام علیؑ رضا کا فرمان اقدس ہے کہ کسی چیز پر رونا چاہتے ہو تو حسینؑ ابن علیؑ کی مصیبت پر گریہ کرو کیونکہ انہیں ظالموں نے گوسفند کی مانند ذبح کیا۔

(امالی شیخ صدوقؒ مجلس 27 حدیث 5)

کیا محض ایک اتفاق ہے کہ بائیبل یوحنا کے خواب مکاشفہ نمبر 5 کی آیت 12 پر بھی ایک گوسفند کا تذکرہ ہے۔ اور اس باب کی کل آیات کی تعداد 14 ہے۔ باب اور آیت کا عدد بھی ملاحظہ ہو۔ نفس مضمون بھی ملاحظہ ہو۔

12 فرشتوں نے با آواز بلند کہا گوسفند جو ذبح ہوا وہی طاقت دولت۔ حکمت۔ قوت۔ عزت۔ جلال اور تعریف کے لائق ہے۔ 13۔ تب میں نے ہر جاندار اور جو آسمانوں اور زمین پر۔ زمین کے نیچے اور سمندری مخلوق اور وہاں کائنات کے تمام جانداروں کو کہتے سنا۔ سب تعریفیں اور عزت اور جلال اور قدرت اور اختیار ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس میمنہ کے لئے اور اس ذات کے لئے ہے جو تخت پر بیٹھا ہے۔

اس کشتہ راہ خدا گوسفند کی شان میں اسی باب کی آیت 9 بھی ملاحظہ ہو۔

9۔ اور ان سبھی نے میمنہ کے لئے ایک نیا گیت گانا شروع کیا۔ کہ تو ہی اس طور کو لینے اور مہریں کھولنے کے قابل ہے۔ کیونکہ تو نے ذبح ہو کر اپنا خون دے کر ہر قبیلہ۔ ہر زبان اور ہر نسل کی قوم کے لوگوں کو خدا کے لیے خرید لیا۔

(تحقیق عبدالحسین مظفر نقوی کبیر والا)

(41) اس کے نام (اسم اللہ) کی مدح سرائی کرو۔

صحرا کے سوار (عجل اللہ شریف) کے لئے شاہراہ تیار کرو (زبور باب 68 آیت 4)

مولا علیؑ نے فرمایا: یاد رکھو جو ہماری محبت میں روحانیت جتنی طاقت سے اللہ کو ڈھونڈنے نکلے گا۔ اے سلمان مجھے اپنی امامت کی قسم ہے اسے وہاں بھی تیرا امام علیؑ ہی ملے گا۔

(42) بائیبل کا باب 2 آیت 9

ہائے کاش کسی کو بائیبل کا فلپیون باب 2 بیان کرسکوں

آیت 9 آخری حصہ پیش ہے۔

خدانے کائنات کی سب سے بڑی پہیلی (مولا علیؑ) کو کہاں کہاں بیان نہیں کیا۔

9۔خدانے اسکو ایسا نام دیا جو کہ کسی اور نام سے زیادہ اونچا ہے۔

واعطا الاسم الذی یفوق کل اسم

الاھم بحق علی وانت الاعلی ارنا حقائق الاشیا

(ڈاکٹر مظفر نقوی)

(43) حضرت داؤدؑ کے صحیفہ زبور سے چند سطریں جو قدیم عبرانی زبان میں ہے

اس ذات گرامی کی اطاعت کرنا واجب ہے۔جسکا نام ایلی (علیؑ) ہے اس کی فرمان برداری سے ہی دین و دنیا کے سب کام بنتے ہیں۔اس گرانقدر ہستی کو حدار یعنی حیدرؑ بھی کہتے ہیں۔جو بے کسوں کا سہارا۔شیر ببر۔بہت قوت والا اور کعبہ میں آنے والا ہے۔اُس کا دامن پکڑنا اور اُس کی فرمانبرداری کرنا اور اُس کے ایک غلام کی طرح رہنا ہر شخص پر فرض ہے۔سن لو جسکے کان ہیں سمجھ لو جسکا دماغ ہے۔سوچ لو جسکا دل ہے۔کہ وقت گذر گیا تو پھر ہاتھ نہ آئے گا۔اور میری جان اور میرے جسم کا تو وہی ایک سہارا ہے۔(کتاب ایلیا صفحہ 9) حکیم سید محمود گیلانی

(44) جنگ نہروان سے واپسی پر پانی کا حاصل کرنا

کتاب فتوح القدس بحوالہ کوکب دری سید محمد صالح کشفی صفحہ 422

جب امیر المومنینؑ نہروان سے فتح پاکر واپس آئے تو دوراہہ آیا جس کا ایک راستہ بغیر پانی والا تھا۔جناب امیر اپنے لشکر کو لے کر بن پانی والے راستہ سے

روانہ ہوئے اور نہایت تیزی سے اس دشت بے آب کو طے کرنے لگے چونکہ ہوا گرم تھی۔ اہل لشکر پر پیاس نے غلبہ کیا اور کثرت حرارت سے انکے منہ اور لب خشک ہو گئے۔ بعض منافقوں نے طعن و ملامت شروع کی۔ مومن ان کی باتوں سے نہایت آزردہ خاطر ہوئے اور حضرت علیؑ کی خدمت میں منافقوں کی سخت کلامی کا ذکر کیا اور بے تابی سے شعلہ آتش کی طرح بے آبی کی فریاد کی۔ آپ نے فرمایا تمام اہل لشکر کو حاضر کرو اور خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو۔ آپ کے خیمہ کے آگے ایک پشتہ تھا۔ آپ کے حکم سے قنبر نے اسے کھودا۔ نیچے سے ایک بھاری پتھر نکلا۔ حضرت علیؑ نے بنفس نفیس اس پتھر کو اُٹھا کر دور پھینک دیا اب ایک زینہ ظاہر ہوا۔ قنبر سے فرمایا اندر جاؤ اور ہر طرف دیکھ بھال کر کے ساری کیفیت بیان کرو۔ قنبر حسب الارشاد اندر گئے اور واپس آ کر عرض کی۔ جب میں 35 زینے نیچے اُترا تو پتھر کا ایک مقفل دروازہ نظر آیا۔ جسکی کنجی کا پتہ نہیں تھا۔ اور ویسے اس دروازے کا کھولنا مشکل بلکہ محال معلوم ہوتا ہے۔ حضرتؑ نے اپنے عمامہ میں سے ایک کنجی نکال کر قنبر کے حوالے کی اور فرمایا دروازے کی طرف جاؤ اور پانی کا ایک پیالہ لاؤ۔

جب قنبر نے دروازہ کھولا۔ تو پانی کا ایک حوض دیکھا۔ اس کے کنارے پر ساقی کوثر کو موجود پایا۔ یہ دیکھ کر اسکو حیرت پر حیرت ہوئی امیر المومنینؑ نے پانی سے بھر کر ایک پیالہ اسکو دیا اور فرمایا۔ اے قنبر پانی لے جاؤ۔ اور پیاسوں کی حاجت روائی کرو۔ قنبر پانی کا پیالہ لے کر باہر آیا۔ امیر المومنینؑ کو وہاں اپنی جگہ کھڑا دیکھا۔ چاہا کہ کچھ زبان سے کہے اور راز فاش کرے۔ جناب امیرؑ نے منع کر دیا کہ یہاں تعجب کرتا ہے۔ کیا تو نے دشت ارژنہ کا قصہ نہیں سنا۔ پھر حضرت نے اس پانی کے پیالے سے تمام اہل لشکر اور لشکر کے تمام حیوانات کو سیراب فرمایا۔ اور پھر وہ پیالہ اسی

طرح پانی سے بھرا ہوا تھا۔

(45) صعصعہ بن صومان کا بیان

جناب صعصعہ بن صومان سے روایت ہے کہ میں حضرت علیؑ کو ضرب لگنے کے بعد حاضر ہوا۔ اور عرض کیا۔ اے امیر المومنینؑ آپ افضل ہیں یا آدمؑ آپ نے فرمایا اپنے نفس کی پاکیزگی اور بڑائی بیان کرنا اچھا نہیں لگتا لیکن یہ ضرور ہے کہ اللہ نے آدم سے کہا کہ جنت کی ہر شے کھاؤ لیکن اس شجرہ سے قرب نہ کرنا ورنہ ظالم ہو جاؤ گے۔ آدمؑ کو جس شجرہ سے روکا گیا تھا وہ اس کے قریب گئے لیکن مجھ پر کافی چیزیں مباح ہیں لیکن میں نے انکو چھوڑ دیا اور انکے قریب تک نہ گیا۔

میں نے پوچھا آپ افضل ہیں یا حضرت نوحؑ

آپ نے فرمایا حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کے لئے بد دعا کی جبکہ میں نے اپنا حق غصب کرنے والے کے لئے بد دعا نہیں کی۔ نوحؑ کا بیٹا کافر تھا۔ جبکہ میرے بیٹے اہل جنت کے سردار ہیں۔

پھر پوچھا کہ آپ افضل ہیں یا حضرت موسیٰؑ

آپ نے فرمایا کہ جب موسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے فرعون کی طرف بھیجا۔ تو موسیٰؑ نے کہا میں نے انکا آدمی قتل کیا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ فرعون مجھے قتل نہ کردے۔ خدا نے فرمایا ڈو رنہیں۔ میرے بھیجے ہوئے ڈرتے نہیں۔ لیکن جب مجھے رسولؐ پاک نے سورہ برات کی تبلیغ کے لئے حج کے موسم میں مکہ میں قریشیوں کے پاس بھیجا۔ تو میں ذرا بھی نہ ڈرا۔ حالانکہ میں انکے بڑے بڑے سرداروں کو قتل کر چکا تھا۔ پس اس کے باوجود میں قریشیوں کے پاس گیا اور سورہ برات کی تبلیغ کی۔ اور ذرہ برابر بھی خوف نہ کھایا۔

پھر پوچھا گیا کہ آپؑ افضل ہیں یا عیسیٰ بن مریمؑ

فرمایا جب عیسیٰؑ کی ولادت کا وقت آیا تو انکی ماں جناب مریمؑ بیت المقدس کے اندر ہونے کے باوجود ہاتف غیبی کی آواز آئی کہ اس بیت المقدس سے چلی جاؤ یہ عبادت کا گھر ہے ولادت کا گھر نہیں ۔لیکن میری ماں فاطمہؑ بنت اسد پر جب یہ وقت آیا تو وہ حرم میں آئیں اور دیوار کعبہ شق ہوگئی ۔

اور انہیں ہاتف غیبی کی آواز آئی اندر داخل ہو جاؤ اور وہ بیت اللہ کے درمیان پہنچ گئیں ۔اور میرا ظہور وہاں ہوا ۔اور یہ ایسی فضیلت ہے جو مجھ سے پہلے اور نہ میرے بعد کسی کو حاصل نہیں ہوئی اور نہ ہوگی ۔

(46) امام جعفر صادقؑ کی تعلیم کردہ زیارت کے چند فقرے

امام جعفر صادقؑ کی تعلیم کردہ زیارت امیر المومنینؑ کے چند فقرے ”خدا کی نگاہ میں آپ کا مقام محمود ۔مرتبہ عظیم ۔شان کبیر ۔شفاعت مقبول ہے“ ۔اے اللہ درود نازل فرما محمدؐ و آلؑ محمدؐ پر اور درود نازل فرما امیر المومنینؑ پر جو تیرے پسندیدہ بندے اور وفادار ۔امین ۔مضبوط رسی بلند ہاتھ ۔اور اعلیٰ ظرف دار اور بہترین کلمہ اور مخلوق پر تیری حجت اور تیرے صدیق اکبر اور اوصیاء کے سردار اور اولیاء کے رکن اور برگزیدہ لوگوں کے ستون ۔امیر المومنین ۔یعسوب الدین ۔صالحین کے قائد ۔اور مخلصین کے امام ہیں ۔خطا سے محفوظ ۔لغزشوں سے بری ۔عیبوں سے پاک ۔شکوک سے مبرہ ۔نبی کے بھائی ۔رسولؐ کے وصی ہیں ۔انکے بستر پر سونے والے ۔اپنے نفس کو انکے لئے ایثار کرنے والے ۔اور ان سے مصیبت کو دور کرنے والے ہیں ۔جن کو تو نے نبوت کی تلوار ۔رسالت کی نشانی ۔اور امت پر گواہ اور حقانیت کی دلیل اور علمدار اور حیات پیغمبر کا نگہبان اور اُمت کا رہنما اور دست توانا اور تاج شرف و افتخار

اور راز کا دروازہ اور کامیابی کی کنجی بنایا ہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے شرک کی فوجوں کو تیرے حکم سے شکست دے دی اور کفر کے لشکر کو تیرے حکم سے نیست و نابود کر دیا اور اپنی جان تیرے رسولؐ کی راہ میں قربان کر دی۔

(مفاتیح الجنان 429)

امام جعفر صادقؑ نے سورہ الصف کی آیت کی تفسیر میں فرمایا:

ترجمہ: اے ایمان والو کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت بتا دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچائے"

آپ فرماتے ہیں کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا" میں ہی وہ بڑی نفع بخش نجات دینے والی اور اللہ کے عذاب سے امان دینے والی تجارت ہوں۔

(تفسیر البرھان 4/330)

جنت کے دروازہ پر لکھا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسولؐ اللہ علیؑ حبیب اللہ الحسنؑ و الحسینؑ صفوۃ اللہ و فاطمہؑ امۃ اللہ اور ان سے بغض رکھنے والے پر اللہ کی لعنت۔

(الجواہر السنیۃ 170)

(47) نور کا نکاح نور سے کر دیں

ایک روایت امام جعفر صادقؑ سے امالی میں ہے۔ مولاؑ نے فرمایا۔" کہ رسولؐ اللہ کے پاس محمود نام کا ایک فرشتہ آیا۔ جس کے 24000 منہ تھے۔ اور کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسولؐ مجھے آپ کے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا گیا ہے۔ کہ نور کو نور سے بیاہ دیں۔ آپؐ نے پوچھا اس سے کون مراد ہیں۔ تو وہ بولا علیؑ اور فاطمہؑ۔ یہ بات کر کے جب وہ فرشتہ جانے لگا اور مڑا تو اس فرشتہ کے دونوں کاندھوں کے بیچ یہ عبارت لکھی ہوئی نظر آئی۔" لا الہ الا اللہ محمد رسولؐ اللہ علیؑ ولی اللہ" تب سرکار رسالت مآبؐ نے فرمایا

کہ اے محمود یہ عبارت کب لکھی گئی۔ تو وہ بولا کہ آدمؑ کی خلقت سے 28000 سال پہلے"

(48) اسماء حسنہ 14 ہیں

اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنہ 14 معصومین ہیں۔ انکے اسمائے مبارک کے اعداد بھی 72 ہیں۔

محمدؐ رسول اللہ 12۔ علیؑ ولی اللہ 10 فاطمۃؑ الزہرہ 11 حسنؑ 3 حسینؑ 4 علیؑ 3 محمدؑ 4 جعفر 4 موسیٰ 4 علیؑ 3 محمدؑ 4 علیؑ 3 حسنؑ 3 محمدؑ 4 = 72

پاک رسولؐ نے فرمایا "اللہ کا اسم اعظم سورہ الحشر کی آخری چھ آیات میں ہے۔ (القطرہ ج 2 ص 45)

(49) اللہ کی زیارت

امام برحق ناطق اسرار مولا جعفر صادقؑ سے کسی نے پوچھا کیا اللہ کی زیارت کرنا ممکن ہے؟

مولاؑ نے فرمایا! نہیں اللہ کی ذات آنکھوں میں کیا عقلوں میں بھی نہیں آسکتی۔ لیکن جس کو اللہ کی زیارت کرنی ہو۔ تو ہم 14 کی زیارت کرلے۔ کیونکہ ہماری زیارت ہی اللہ کی زیارت ہے۔ یہاں دنیا میں تم لوگوں نے ہمارے وہ چہرے دیکھے ہیں جو ہم اپنا کر دنیا میں آئے۔ قیامت کے دن وہ چہرے دیکھو گے جو مشیت کے ارادے میں تھے۔ جو ہمارے حقیقی چہرے ہیں۔ (حوالہ اسرار الکبریا صفحہ 101)

(50) مولا علیؑ کی محبت کے بغیر حصول جنت ممکن نہیں

یہ حدیث چار صحابہ سے مروی ہے۔ ابوالحمرا، وہب بن منیر، ابوالخفیس اور انس (راویان کے نام حذف کر دیئے۔

"مولا علیؑ سے مروی ہے کہ رسولؐ پاک نے فرمایا کہ اے علیؑ اگر کسی شخص

نے خداوند تعالیٰ کی عبادت اتنے عرصے تک کی کہ جتنی مدت حضرت نوحؑ اپنی قوم میں رہے۔ اور اسکے پاس سونا کوہ احد کے برابر تھا۔ جو اس نے سارا راہ خدا میں خرچ کر دیا۔ اور اسکی عمر اتنی بڑی ہوئی کہ اس نے پا پیادہ ایک ہزار حج کئے۔ اور پھر صفا و مروہ کے درمیان مظلوم قتل کر دیا گیا۔ لیکن اگر اسکے دل میں اے علیؑ تیری محبت نہیں ہے۔ تو وہ کبھی جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا۔ اور نہ ہی جنت میں داخل ہوگا۔

اسی طرح کی حدیث میں مروی ہے کہ ابن عباسؓ نے رسولؐ خدا سے سنا کہ وہ فرمارہے تھے۔ کہ روز قیامت علیؑ ابن ابی طالبؑ حوض کوثر پر ہونگے۔ کوئی شخص جنت میں داخل نہ ہوسکے گا۔ جب تک کہ اس کے پاس علیؑ کی طرف سے اجازت نامہ نہ ہوگا۔ (محب الدین طبری۔ ریاض النضرہ الثانی باب 4 فصل 6 صفحہ 180 اسنی المطالب از شمس الدین الجرزی صفحہ 908 بحوالہ البلاغ المبین)

(51) اہلبیتؑ سے بغض کی سزا

کتاب امالی میں ہی یہ مرفوع حدیث ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

ان لوگوں کے بارے میں کیا کہا جائے جو ابراہیم اور آل ابراہیمؑ کے ذکر سے تو خوش ہوتے ہیں اور محمدؐ و آل محمدؐ کے ذکر سے بدکنے لگتے ہیں۔ سنو میں محمدؐ قسم کھا کر کہتا ہوں۔ اس ذات اقدس کی جو میری زندگی کا مالک و مختار ہے کہ قیامت کے دن اگر کوئی شخص ستر نبیوں کے اعمال لائے مگر آل محمدؐ کی ولایت سے تہی دست ہو تو انتہائی ذلت کے ساتھ جہنم کی آگ میں جھونک دیا جائیگا۔ اے لوگو ہم شجر ایمان کی جڑ ہیں اور مکمل ایمان ہیں۔ ہم اولین و آخرین ہیں۔ اللہ کی وصیت ہیں اور ہم ہی قسم ہیں جو اللہ نے کھائی ہے۔ (والتین والزیتون و طور سینین و ھذا البلد الامین) اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ کسی چیز کو پیدا نہ کرتا۔ نہ ہی جنت و دوزخ ہوتی''

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ جو ہم اہلبیتؑ سے بغض رکھتا ہے۔ اللہ اسے روز آخر یہودی یا نصرانی نہیں بلکہ وہ ان سے بدتر اُٹھائے گا۔ اور وہ یعنی نصرانی اور یہودی اس سے بہتر ہوں گے۔ اور یہ کلام زیادہ فصیح ہے۔ لہٰذا بدبخت ہے انکا دشمن اور خوش نصیب ہے انکا محب۔ سرکار رسالت مآبؐ فرماتے ہیں۔ میرے اللہ نے عالم طین میں میری امت کو مجھ پر پیش کیا اور مجھے انکے نام بتلائے پس جب علم اُٹھانے والوں کا گروہ میرے پاس سے گزرا تو میں نے علیؑ کے شیعوں کے لئے اللہ سے بخشش کی دُعا کی۔ یاد رکھو جنت میں علیؑ اور انکے شیعہ ہی جائیں گے۔

عبداللہ ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ رسولؐ اللہ نے ایک خطبے میں اس طرح فرمایا۔ اے گروہ انسان اللہ نے مجھ پر وحی کی ہے کہ میں دنیا سے جانے والا ہوں۔ اور میرا چچا زاد بھائی میرا وصی اور اللہ کا ولی اور میرا خلیفہ ہے۔ اور میرے کارِ رسالت کو میری طرف سے آگے بڑھانے والا ہے۔ وہ متقین کا امام اور روشن پیشانی والوں کا قائد ہے۔ دین کا بادشاہ ہے اگر تم اسکی مریدی کرو گے تو وہ پیر کامل ہے۔ اگر اسکی پیروی کرو گے تو نجات پاؤ گے۔ اسکی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ اور اسکی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔ اور اسکی بیعت اللہ کی بیعت ہے۔ اور جو اسکی بیعت توڑے گا وہ اللہ کی بیعت توڑے گا۔ اللہ نے مجھ پر قرآن اُتارا ہے۔ اور علیؑ کو اپنا سفیر بنایا ہے۔ پس جس نے قرآن کی مخالفت کی۔ گمراہ ہوا اور جس نے علیؑ کو چھوڑ کر کسی سے علم لیا وہ ہلاک ہوا۔ اے گروہ انسان یاد رکھو کہ میرے اہلبیت میرے خواص اور قرابت دار ہیں۔ میری اولاد اور میرا گوشت پوست ہیں۔ اور تمہارے پاس میری امانت ہیں۔ اور تم لوگ کل (روزِ محشر) جمع کئے جاؤ گے۔ اور تم سے ثقلین کے بارے میں پوچھا جائیگا۔ پس ابھی سے سوچ لو کہ میرے بعد انکے ساتھ اپنے رویے کا کیا جواب دو گے۔ پس جو انکو اذیت دے گا وہ دراصل مجھے اذیت پہنچائیگا۔ جو ان پر ظلم

کرے گا۔ اسکا ظلم مجھ پر ہوگا۔ جو انکی نصرت اور مدد کرے گا وہ میری نصرت کرے گا۔ جو ان کی عزت کرے گا میری عزت کرے گا۔ جو انکو چھوڑ کر کسی اور سے ہدایت طلب کرے گا۔ وہ مجھے جھٹلانے والا شمار ہوگا۔

پس اللہ سے ڈرو اور سوچو کہ کل (روزِ محشر) اللہ کو کیا جواب دو گے۔ اور میں انکا دشمن ہونگا جو ان سے دشمنی کرے گا۔ اور جس کا میں دشمن ہوگیا وہ سوچ لے کہ اسکا کیا حشر ہوگا۔ (کتاب قرآن کی قسمیں اور حروف مقطعات ص 149 از علامہ ضمیر اختر نقوی)

(52) انما امرہٗ اذا اراد شئا ان یقول لہٗ کن فیکون ○

ماسوا اس کے نہیں کہ اس کا امر یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے ہوجا تو فوراً وجود میں آجاتی ہے۔

(مناقب اہل بیت جلد اصفحہ 232 اور مشارق الانوار الیقین صفحہ 114)

(سید احمد مستنبط) (حافظ رجب برسی)

مولا علیؑ نے فرمایا:

''خداوند تعالیٰ نے اماموں کو اپنے نورِ عظمت سے خلق کیا ہے اور اپنے امورِ مملکت کی سرپرستی اُن کے سپرد کردی ہے۔ وہ خدا کے پوشیدہ راز۔ پروردگار کے مقرب اولیاء اور اس کے ایسے امر ہیں جو کاف اور نون کے درمیان ظاہر ہوئے۔ بلکہ خود کاف اور نون ہیں۔ لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے ہیں۔ خدا کی طرف سے بات کرتے ہیں۔ اور اسکے فرمان کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

(53) اہلبیتؑ کی مثال کشتی نوحؑ جیسی

تاریخ الخلفاء صفحہ 270

منصور نے رسولؐ اللہ کی یہ حدیث بیان کی کہ ''میرے اہلبیتؑ کی مثال کشتی نوحؑ کی مانند ہے جو اس میں بیٹھا اس نے نجات پائی۔ اور جو رہ گیا وہ ہلاک و برباد

ہوا۔ ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے منصور اس کے باپ دادا۔ نیز ابن عباس کی زبانی بھی یہ حدیث لکھی اور یہ کہ آنحضرت سیدھے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

(54) معرفت محمدؐ و آل محمدؐ

رسول پاکؐ نے فرمایا" ہم اہل بیتؑ کی مودت لازم ہے۔ کیونکہ جو قیامت کے دن اللہ کی ملاقات چاہتا ہے۔ اور وہ ہماری مودت رکھتا ہوگا۔ تو ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا۔ اور قسم ہے اسکی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ کسی بندے کو اسکے اعمال فائدہ نہیں دے سکتے مگر یہ کہ وہ ہمارے حق کی معرفت رکھتا ہو۔" (بشارۃ المصطفیٰ صفحہ 162)

(55) نام حسینؑ

1۔ دنیا میں 50 کروڑ لوگوں کے نام میں لفظ حسینؑ آتا ہے۔

2۔ ایک دن میں اور رات میں لفظ حسینؑ 70 کروڑ مرتبہ بولا جاتا ہے۔ اور 75 کروڑ مرتبہ لکھا جاتا ہے۔

3۔ ہر منٹ میں امام حسینؑ پر 98 ہزار مرتبہ صلوات پڑھی جاتی ہے۔

4۔ ہر سال 80 کروڑ لوگ روضہ امام حسینؑ کی زیارت کرتے ہیں۔

5۔ دنیا کی 92 زبانوں میں ذکر حسینؑ ہوتا ہے۔

6۔ ہر منٹ میں 5 مجالس دنیا کے کسی نہ کسی مقام پر ہوتی ہیں۔

(56) شہادت حسینؑ کے بعد

تاریخ الخلفاء (جلال الدین سیوطی) صفحہ 209

"شہادت امام حسینؑ کے بعد سات دن تک اندھیرا رہا۔ دیواروں پر تپلی

دھوپ نظر آتی تھی۔ تارے ٹوٹتے تھے۔ شہادت کے دن سورج گرہن ہو گیا تھا۔ مسلسل چھ ماہ تک آسمان کے کنارے سرخ رہے۔ جو پتھر بیت المقدس میں پلٹا جاتا تو اسکے نیچے تازہ خون دیکھائی دیتا۔ عراقی فوج نے جب اونٹ کو نہر کیا تو اس کا گوشت آگ کا انگارہ بن گیا۔ ایک آدمی نے امام حسینؑ کو (معاذ اللہ) بُرا کہا تو آسمان سے بحکم الٰہی ستارہ ٹوٹا۔ جس سے اسکی آنکھیں جاتی رہیں۔

(57) اللہ نے محمدؐ و آلِ محمدؐ کو اپنے نورِ عظمت سے خلق کیا

جناب ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ میں نے امام زین العابدینؑ سے سنا ہے۔ مولاؑ فرماتے ہیں کہ اللہ نے محمدؐ۔ علیؑ اور پاکیزہ نفوس طیبین کو اپنے نور عظمت سے خلق کیا۔ اور ان کو سایوں کی شکل میں رکھا اور مخلوقات کو اس وقت تک خلق نہیں کیا۔ پھر اس کے بعد مولاؑ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ اللہ نے تمہارے علاوہ اور کوئی پیدا نہیں کیا۔ ہاں اللہ نے ایک لاکھ آدم پیدا کیے۔ اور ایک لاکھ عالم پیدا کیے اور تم آخری عالم کی مخلوق ہو۔

سعد بن عبداللہ نے جابر سے اور جابر نے امام جعفر صادقؑ سے بیان کیا۔ مولاؑ فرماتے ہیں۔ اللہ کے دو شہر ہیں۔ ایک مشرق میں ہے دوسرا مغرب میں ہے۔ ان دونوں شہروں کے گرد لوہے کی فصیل ہے۔ اس فصیل میں ستر ہزار دروازے ہیں۔ ہر دروازہ دوسرے سے ایک فرسخ کے فاصلے پر ہے۔ ہر دروازہ میں ستر کواڑ ہیں جو کہ سرخ سونے کے ہیں۔ ان شہروں میں ستر ہزار زبانیں رائج ہیں۔ ہر زبان دوسری سے بالکل الگ ہے۔ اور میں (جعفر صادقؑ) خدا کی قسم ان تمام زبانوں کو جانتا ہوں۔ اور ان تمام شہروں پر حجتؐ خدا ہوں۔

(58) اللہ کے اسمائے اعظم

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔"بیشک عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو دو حروف عطا کئے گئے۔ موسیٰؑ ابن عمران کو چار حروف عطا کئے گئے۔ ابراہیمؑ کو آٹھ حروف عطا کیے گئے۔ نوحؑ کو پندرہ حروف عطا کیے گئے۔ اور آدمؑ کو پچیس حروف عطا کئے گئے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام کو جمع کر دیا محمد و آل محمد کے لئے۔ کیونکہ اللہ کا اسم اعظم۔ 73 حروف ہیں اور اللہ نے محمدؐ و آل محمد کو 72 حروف اسم اعظم کے عطا کئے اور ایک حرف حجاب میں رکھا۔ (بصائر الدرجات ج 1 ص 409)

(59) علی بن صالح طالقانی کی کشتی

علی بن صالح کی کشتی بحری سفر کے دوران ٹوٹ گئی۔ اور وہ ایک ٹوٹے ہوئے تختے پر پانی میں گر گیا۔ اور وہ ایک جزیرہ میں جا پہنچا بھوک پیاس کی شدت تھی کہ ایک غار نظر آئی۔ وہاں پہنچا تو تسبیح و تحلیل اور تلاوت کی آواز سنائی دی۔ اندر سے آواز آئی۔ اے علی بن صالح اندر آ جاؤ تم پر اللہ کی رحمت ہو۔ اندر میں نے ایک بزرگوار کو دیکھا۔ جنہوں نے فرمایا۔ خدا نے تیرے اوپر احسان کیا ہے اور دریا کی طغیانی سے نجات دی، میں تمہاری تمام سرگزشت سے واقف ہوں۔ کہ تم کتنے دن سفر میں رہے۔ میں نے کہا آپ میرے حال سے کیسے واقف ہیں۔ اور آپ کون ہیں۔ انہوں نے جواباً فرمایا کہ تم بھوکے پیاسے ہو۔ اور فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے مجھے مطلع فرمایا ہے۔ اسی وقت پانی اور کھانا مہیا ہو گیا۔ میں نے کبھی ایسا لذیز کھانا نہ کھایا تھا۔ پھر ان بزرگوار نے مجھ سے پوچھا کیا وطن جانا پسند کرو گے؟

میں نے عرض کیا مجھے وطن کون لے جائیگا۔ آپؑ نے فرمایا ہم قادر ہیں۔ پھر آپؑ نے دُعا پڑھی تو ایک بادل نیچے آ گیا اور اس میں سے آواز آئی۔ السلام علیکم یا

ولی اللہ وجہۃ اللہ آپ نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا کہاں جا رہے ہو پھر دوسرا بادل آیا اور اسی طرح سلام کیا۔ آپ کے پوچھنے پر عرض کرنے لگا کہ رحمت بن کر طالقان جا رہا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا۔ ایک امانت تیرے سپرد کر رہا ہوں۔ اسے امن و امان سے طالقان پہنچا دینا۔ بادل نے عرض کی۔ اطاعت ہوگی۔ آپ نے حکم دیا اور وہ بادل زمین پر آگیا۔ آپ نے میرا بازو پکڑ کر بادل پر سوار کرایا۔ اس وقت میں نے عرض کی۔ آپکو میں رسولؐ خدا۔ علیؑ اور آئمہ ھدیٰ کی قسم دیتا ہوں آپؑ مجھے بتائیں آپ کون ہیں۔ آپؑ نے فرمایا۔ اے علی بن صالح خدا زمین کو اپنی حجت سے خالی نہیں چھوڑتا۔ حتیٰ کہ چشم زدن کی دیر میں بھی زمین حجت سے خالی نہیں ہوتی ہے۔ یا وہ حجت ظاہر ہوتی ہے یا باطن و مخفی ہوتی ہے۔ میں اللہ کی حجت موسیٰؑ ابن جعفرؑ ہوں۔ پھر آپؑ نے بادل کو حکم دیا اور میں تھوڑی سی دیر میں طالقان پہنچ گیا۔ (اثبات ولایت تکونیہ)

(بحارالانوار کمپانی ج 11 صفحہ 139 اثبات الھداۃ 2 باب معجزات)

(60) عقل کے بارے میں مولا علیؑ رضا کا فرمان

کتاب کشف المودۃ

عقل کے بارے میں امام علیؑ رضا نے فرمایا کہ عقل وہ ہے جو یہ تمیز کر سکے کہ دو نیکیوں میں سے بڑی نیکی کون سی ہے۔ اور چھوٹی کون سی اور دو برائیوں میں یہ تمیز کر سکے کہ بڑی برائی کون سی ہے اور چھوٹی کون سی۔ پھر فرمایا:

کہ عقل وہ ہے جس سے انسان اپنے ہادی (امام وقت) کی معرفت حاصل کر لے۔'' اور اسی بات کو امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ انسان کیلئے اتنی عقل کافی ہے جس سے وہ اپنے ہادی کو پہچان لے۔ (کافی۔ کتاب عقل)

سورہ زمر آیۃ 18-17 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ :

جو لوگ طاغوت سے بچے رہے کہ اسکی عبادت کریں اور انہوں نے اللہ کی طرف رجوع کیا۔ انکے لئے خوشخبری ہے۔

اس آیت میں طاغوت سے بچنے کا کہا گیا ہے۔ تو طاغوت کی تعریف میں فرمایا کہ جو چیز بھی محمدؐ و آل محمدؐ کے مقابلے پر آئے یا ان کے حکم کے خلاف حکم لگائے یا لوگوں کو آل محمدؐ سے ہٹا کر اپنی طرف رجوع کرنے کی دعوت دے، وہی طاغوت ہے۔

اسی لئے امام زین العابدینؑ نے فرمایا "امام غائب کی غیبت کے زمانے میں وہ لوگ جو انکی امامت کے قائل اور ان کے ظہور کے منتظر ہونگے وہ لوگ تمام زمانوں کے لوگوں سے افضل ہونگے۔ کیونکہ اللہ انکو عقل وفہم ومعرفت عطا کریگا۔ اور انکے نزدیک غیبت مشاہدے کی طرح ہوگی۔ انکا مرتبہ ان مجاہدین کے برابر ہوگا۔ جنہوں نے رسولؐ اللہ کی اقتدا میں تلوار سے جہاد کیا۔ یہی لوگ حقیقی مخلص اور ہمارے سچے شیعہ ہوں گے۔ وہ لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف ظاہرہ اور پوشیدہ دعوت دیں گے۔ (کمال الدین وتمام النعمۃ ج ا صفحہ 331)

(61) امر بالمعروف نہی عن المنکر

آج کل مولوی حضرات اس آیت کا منبروں پر بہت ذکر کرتے ہیں مگر اس کا مطلب آج تک انہوں نے بیان نہیں کیا۔ کیونکہ جو وہ بیان کرتے ہیں۔ اس میں انکا فائدہ ہے۔ جبکہ حقیقت بیان کرنے میں انکا نقصان ہے۔ اس لئے یہ بتانا فرض ہے۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر یعنی معروف بتانا فرض ہے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر یعنی معروف کا حکم دینا اور منکر سے بچو۔

معصوم سے پوچھا گیا کہ معروف اور منکر سے کیا مراد ہے۔ آپؑ نے فرمایا

معروف وہ ہے جو زمین اور آسمانوں میں پہنچانا جائے۔ اور وہ ہم ہیں اور وہ معروف ہم ہی ہیں جو آسمان اور زمین میں پہچانے گئے۔ اور منکر سے مراد ہمارے دشمن ہیں۔

اس سے پتہ چلا کہ اللہ نے محمدؐ و آل محمدؐ کی معرفت کا حکم دیا ہے اور دشمنانِ آل محمدؐ سے بچنے کی تاکید کی۔ کلام پاک میں ارشاد ہوا۔ (سورہ توبہ آیت نمبر 67 میں منافق مرد اور عورتوں کا ذکر ہے اور سورہ نور کی آیت 7 میں مومن مرد اور مومن عورتوں کا ذکر ہے۔

(62) مجالس عزاء کے بارے میں جناب خمینی فرماتے ہیں

مجالس حسینؑ مقصد حسینؑ کے تحفظ کی ضمانت ہیں جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ مجالس منعقد نہ کی جائیں وہ امام حسینؑ کے مقصد سے ناآشنا ہیں۔ اور جو لوگ ماتم زنجیر زنی کی مخالفت کرتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ امام حسینؑ ہی کا خون ہے جس نے اقوام اسلامی کے خونوں کو جوش دیا ہے۔ یہ مراسم عزاء ہی ہیں جس سے پیدا ہونے والے جوش وخروش نے لوگوں کو اسلام کی حفاظت مہیا کی۔ محرم 1402ھ کو آپ نے فرمایا کہ چودہ سو سال سے مجالس عزاء نے ہمارا تحفظ کیا ہے۔ سید الشہداؑ کا فرمان آج بھی وہی ہے جو پہلے تھا جو اس کے خلاف جو ہاؤ ہو کرے اس کے سینہ پر لات ماردو" (بحوالہ مصباح الہدایہ) (از کتاب عزاداری از دیدگاہ مرجعت شیعہ علی ربانی الثورہ الاسلامیہ سال دوم عدد 21 صفحہ 32)

(63) معصومینؑ سے مدد مانگنا

جناب خمینی کشف الاسرار صفحہ 30 پر ارشاد فرماتے ہیں:

ہم آئمہ علیہم السلام سے اس لئے مدد مانگتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انکو ہماری

مدد کی طاقت عطا فرمائی ہے ۔ پھر اپنی اسی کتاب کشف الائمہ صفحہ 50 پر معصوم کا علم غیب قرآن و حدیث اور فلسفہ یونان سے ثابت کر کے صفحہ 55 پر لکھا کہ معصومینؑ کے علم غیب اور معجزات کے منکر وحدت اسلامی کے جراثیم ہیں لہٰذا انکے گلے گھونٹ دو تا کہ وہ اس قسم کی یاوہ گوئی نہ کر سکیں اور خدا اور رسولؐ اور اولیاء کی طرف اپنے ناپاک ہاتھ نہ بڑھا سکیں ۔ (مصباح الھدایہ 78-77)

آپ نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ تمام کے تمام فرشتے معصومینؑ کے نوکر چاکر ہیں اور یہ کہ تمام ملائکہ کو معصومین نے تسبیح و تقدس کی تعلیم دی ہے لہٰذا جب تمام فرشتے خود معصومین کے شاگرد ہوئے تو ان کو تعلیم دینے کے اہل کس طرح ہو سکتے ہیں ۔ (مصباح الھدایہ)

(64) اللہ تعالیٰ کا زمین پر خلیفہ بنانا

سورہ بقرہ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین میں خلیفہ بنانے کا اعلان کیا (انی جاعل فی الارض خلیفہ) تو فرشتے بول اُٹھے کہ کیا ایسے کو خلیفہ بنائے گا جو زمین میں فساد برپا کرے گا اور خون بہائے گا ۔ تو اللہ تعالیٰ نے جھڑک کر کہا کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو وہ تمام اسماء تعلیم دیئے جو وہ فرشتوں کو بھی تعلیم دیئے گئے تھے پھر ان اسماء کی صورتیں (محمدؐ ۔ علیؑ ۔ فاطمہؑ ۔ حسنؑ اور حسینؑ) فرشتوں کے سامنے کیں کہ بتاؤ یہ کون ہیں ۔ لیکن وہ نہ بتا سکے اور جب حضرت آدمؑ کے سامنے لائے گئے تو انہوں نے بتا دیئے ۔ اور اللہ نے تمام فرشتوں کو (یعنی مخلوق کو) حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو ۔ ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا ۔ اسطرح ابلیس راندہ درگاہ الٰہی ٹھہرا اور قیامت تک لعنتی بھی ٹھہرا ۔ (مختصراً یہ کہ خلیفہ بنانے کا معیار "علم" ٹھہرا)

علامہ شبیر احمد عثمانی (دیوبند عالم) نے ان آیات کی کچھ اسطرح تفسیر کی ہے" اللہ وحدہ لاشریک لہ نے حضرت آدمؑ کو پہلے علم دیا۔ اس لئے کہ خلافت بغیر کمال علم کے ممکن ہی نہیں ہوسکتی۔ (پھر اسطرح تشریح کی ہے) کہ اللہ نے حضرت آدمؑ کو ہر چیز کا علم انکے دل میں بلا واسطہ کلام کے القا کر دیا۔ جس دن سے حضرت آدمؑ کو فرشتوں نے سجدہ کیا اس دن سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ علم عبادت سے افضل ہے۔ اس لئے کہ جو سجدہ کر رہے تھے وہ عابد تھے۔ اور جس کو سجدہ کر رہے تھے وہ اعلم تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ عبادت خاصۂ مخلوق ہے اور علم صفت خداوندی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو عبادت سے پہلے علم عطا کیا۔ کیونکہ ہر خلیفہ میں اسکے مستخلف عنہ کا کمال ہونا ضروری ہے۔ اور اللہ نے اپنی صفت کمال علم کو حضرت آدم میں رکھا تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ یہ کسی جاہل کا خلیفہ نہیں ہے"

جناب رسولؐ خدا کے کمالات۔ علم۔ حکمت۔ سچائی۔ وغیرہ وغیرہ کے علاوہ یہ کمال بھی ہے کہ آپ کے نسب میں کوئی مشرک نہیں ہے۔ اسی لیے حضرت ابوطالبؑ نے خطبہ نکاح میں کہا:

"حمد ہے اس اللہ کے لئے جس نے ہمیں نسل ابراہیمؑ میں رکھا"

اسی طرح صدقہ نبیؐ پر حرام ہے اور آل رسولؐ پر بھی حرام ہے" پھر اللہ نے زمین پر حضرت داؤدؑ کو دوسرا خلیفہ بنایا اور انہیں حکم دیا کہ لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرے یعنی خلیفہ کے پاس علم کے علاوہ حق کے ساتھ فیصلے کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔

یہاں لبنان کے عیسائی کا واقعہ لکھنا ضروری ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کا پتہ چل سکے کہ کون ہوسکتا ہے۔ اس عیسائی نے حضرت علیؑ کے فیصلوں پر مبنی کتاب لکھنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن اس کے پاس پیسے نہیں تھے وہ مسلمانوں کے پاس گیا

اور اپنی خواہش کے بارے میں بتایا کہ میں آپ کے چوتھے خلیفہ کے فیصلوں پر مبنی کتاب لکھنا چاہتا ہوں جسکے لئے مجھے پیسے درکار ہیں۔ انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ تم عیسائی ہو تمہیں حضرت علیؑ سے کیا لینا دینا۔ وہ چرچ میں آ کر اُداس بیٹھا تھا کہ بشپ نے پوچھا کہ کیا بات ہے اتنے اداس کیوں ہو۔ اس کے بتانے پر بشپ نے اسے پیسے دیئے کہ تم کتاب چھپواؤ۔ اس نے ان پیسوں کی مدد سے کتاب چھپوائی۔ وہ کتاب ہاتھوں ہاتھ بک گئی۔ اب وہ عیسائی بشپ کے پاس آیا اور اسکی اصل رقم اور منافع جو اسے حاصل ہوا تھا۔ بشپ کو دیا لیکن بشپ نے اصل رقم لے لی اور اسے کہا کہ منافع کی رقم سے اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن چھپوائے۔ اس عیسائی نے پوچھا کہ آپ نے عیسائی ہونے باوجود مجھے پیسے کیوں دیئے۔ اور مجھ پر احسان کیوں کیا۔ تو اس بشپ نے کہا کہ میں نے حضرت علیؑ کے ایک احسان کا بدلا اتارنے کی کوشش کی ہے۔ عیسائی کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ جب حضرت علیؑ کو 35 سال بعد خلافت ملی تو عیسائیوں کا اور یہودیوں کا وفد حضرت علیؑ کے پاس گئے اور پوچھا کہ آپ ہمارے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔ تو حضرت علیؑ نے اپنے دونوں بازو بالکل رسولِؐ خدا کی طرح پھیلائے اور ایک ہاتھ سے یہودیوں کے وفد کی طرف اشارہ کیا اور دوسرے ہاتھ سے ہم عیسائیوں کے وفد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ''کہ میں یہود کے درمیان زبور کے مطابق اور عیسائیوں کے درمیان انجیل کے مطابق فیصلے کرونگا۔ اور پھر فرمایا خبردار مجھے دھوکہ دینے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ میں نے ان کتابوں کا علم تم سے لے کر نہیں حاصل کیا۔ بلکہ میں نے پاک رسولؐ کی زبان چوسی اور اللہ نے ان کتابوں کا علم بھی میرے دل میں القا کر دیا۔

یہ علم تھا جو مولا علیؑ کے دل میں القا کیا گیا تھا۔ اب حکمت کا واقعہ بھی قلمبند

کرتا ہوں۔

کتاب احسن الکبار بحوالہ کوکب دری صفحہ 532

حضرت عمرؓ کے دور میں ایک نوجوان نے آکر شکایت کی کہ میری ماں مجھے اپنا بیٹا ماننے سے انکار کرتی ہے۔اسکی ماں کو دارالشرع بلایا گیا۔وہ اپنے چار بھائیوں اور چالیس دوسرے لوگوں کے ساتھ آئی اور اس نے کہا کہ یہ میرا بیٹا کیسے ہوسکتا ہے۔میری تو ابھی شادی ہی نہیں ہوئی۔اور اسکے چار بھائیوں اور چالیس دوسرے لوگوں نے بھی اسکے حق میں گواہی دی۔حضرت عمرؓ نے اس نوجوان سے پوچھا تیرا کوئی گواہ ہے تو اس نے کہا کہ میری ماں ہی میری ایک گواہ تھی وہ بھی مکرگئی ہے۔اس لڑکے کو جیل بھیجنے کا حکم دے دیا گیا کہ چالیس گواہوں کی سچائی کو جانچ کر تمہیں سزا دی جائے گی۔جیسے ہی سپاہی اسے لے کر باہر نکلے اس نے حضرت علیؑ کو دیکھا اور اس نے یا علیؑ کہہ کر پکارا کہ آپؑ میری مدد کریں۔آپؑ نے تمام واقعہ سنا اور اسے دارالشرع واپس لے جانے کا حکم دیا۔اور آکر حضرت عمرؓ سے کہا کہ اے ابوحفص کیا میں اس وقوعہ کا فیصلہ کروں تو انہوں نے کہا کہ بے شک آپ ہی کے بارے مین رسولِ خدا فرمایا کرتے تھے کہ علیؑ بہترین قاضی ہے۔اس پر حضرت علیؑ نے اس عورت سے پوچھا کیا تو اس نوجوان کو جانتی ہے کیا یہ تیرا بیٹا ہے؟اس عورت نے کہا کہ میں اسے نہیں جانتی اور یہ میرا بیٹا نہیں۔آپ نے فرمایا کیا تو مجھے اپنا ولی مانتی ہے۔اس نے کہا جی ہاں۔آپ نے قنبر سے فرمایا 400 درہم لے آؤ اور اس نوجوان کی جھولی میں ڈال دو۔پھر عورت سے فرمایا تیرا نکاح 400 درہم حق مہر کے عوض اس نوجوان سے کرتا ہوں۔کیا تجھے قبول ہے؟تو وہ عورت چیخ اٹھی کہ یا علیؑ یہ میرا بیٹا ہے اور مجھے میرے بھائیوں نے ورغلایا تھا۔کہ مرحوم شوہر کی جائیداد کی تنہا

وارث بننے کے لئے اس لڑکے کے بیٹے ہونے سے انکار کردے۔ اور یا علیؑ آپ نے مجھے جہنم کی آگ سے بچالیا۔

(65) فرمان امام جعفر صادقؑ

جو امام حسینؑ کی قبر کی زیارت فرات کے کنارے جا کر کرلے تو وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے اللہ عزوجل کی زیارت اسکی کرسی پر کی۔ (اجرت رسالت) کامل الزیارات اردو جلد دوئم صفحہ 357)

(66) فرمان امام محمد باقرؑ

(جواہر الاسرار فی مناقب آئمہ الاطہار صفحہ 35)

اے جابر جب تمہارے پاس ہمارے فضائل و کمالات کے متعلق کوئی حدیث پہنچے اور تمہارا دل اس کو نرمی سے مان لے تو خدا کا شکر ادا کرو اور اگر نہ مانے تو اس کے علم کو ہمارے سپرد کرو اور ایسا نہ کہو کہ یہ حدیث کیونکر اور کیسے ہوسکتی ہے۔ ایسا کہنا بخدا اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔

ملائکہ کا یہ قول (سورہ بقرہ آیت 32) پاک و منزہ ہے تیری ذات ہمیں کوئی علم نہیں سوائے اس کے جو تو نے ہمیں سکھایا ہے اور تو ہی بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے" یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ آئمہ کے اسماء اور اوصاف کے بارے میں کچھ کہے مگر یہ کہ اللہ عزوجل کی طرف سے تعلیم کردہ ہو اور اگر یہ بات کسی کے لئے جائز ہوتی تو اس سلسلے میں ملائکہ کے لئے زیادہ جائز ہوتی اور جب انہوں نے خدا کی تسبیح کی تو انکی تسبیح اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس میں اپنی طرف سے کچھ کہنا توحید کے منافی ہے۔

"پس جس شخص نے اس چیز کے بارے میں جسے وہ نہیں جانتا اپنے آپ کو

عالم ظاہر کر دیا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے اس موقف کے ذریعے اس پر حجت قائم کر دے گا۔ اور وہی دنیا و آخرت میں اس اللہ کے گواہ اور شاہد ہونگے"

(کمال الدین وتمام النعمتہ ج ا)

بیان کیا مجھ سے محمدؒ بن حسنؒ بن احمدؒ بن ولید نے اور ان سے محمدؒ بن حسن سقا نے ان سے محمدؒ بن حسینؒ بن ابی طالبؒ اسی طرح راویاں کے سلسلے سے حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔

"کل شئی الا وجهه"

کے بارے میں کہ ہم ہی وہ وجہ ہیں جسکے ذریعے اللہ کی معرفت ہوتی ہے۔

(کتاب الصراط السوی) (سید سبطین سرسوی)

فان الظن لا یغنی من الحق شئا

(ظن ہرگز حق کی رہنمائی نہیں کرسکتا) اس لئے دین الٰہی کی بنیاد ہرگز ظن و قیاس پر نہیں۔ پھر فرمایا:

(و انّ دین الله لا یصاب بالقیاس)

(دین خدا ہرگز قیاس سے حاصل نہیں ہوتا) اول قیاس کنندہ شیطان ہے کہ اپنے جسم کو جسم آدمی پر قیاس کر کے معرفت مقام نبوت و خلافت الٰہیہ سے محروم رہ کر ہمیشہ کے لئے مردود و مطعون و رجیم ہوا اور کروڑوں آدمی اسی کی تقلید میں اس قیاس فاسد کی بدولت گمراہ ہو گئے۔

(67) مداح اہلبیتؑ کا واقعہ

فتوحات قدس میں منقول ہے کہ خلفائے بنی عباس کے زمانہ میں ایک مداح اہلبیتؑ جو بلخ کا باشندہ تھا۔ اور مصر میں رہتا تھا۔ اور برابر اہلبیتؑ رسولؐ کی

مدح کرتا رہتا تھا اور صبح و شام اہلبیت کی صفت و ثنا میں مشغول رہتا تھا۔ ایک روز مسجد میں جہاں خورد و کلاں اور ادنیٰ و اعلیٰ کا مجمع تھا۔ اور سب عبادت خدا میں مشغول تھے۔ اس نے شاہِ ولایت و نور ہدایت اسد اللہ الغالب علیؑ ابن ابی طالبؑ کی مدح پڑھنی شروع کی۔ اور منقبت کے فیض سے دوستانِ علیؑ کے آئینہ سے رنگ ملامت صاف کیا اور شاہ ولایت پناہ کے عشق میں ایک من روٹی اور حلوہ طلب کیا۔ ایک خارجی اس مجمع سے اُٹھا اور اس مداح کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ میرے گھر چل تا کہ تجھ پر لطف و احسان کا دروازہ کھول کر تیری حاجت کو پورا کروں۔ پس اپنے گھر جا کر غلام سے کہا گھر کا دروازہ بند کر لے۔ اور جو کچھ میں کہوں اسکو بجا لا تا کہ اس کے صلے میں تجھے آزاد کر دوں۔ اور اشرفیوں کی تھیلی بھی انعام دوں۔ بعد ازاں حکم دیا کہ اس رافضی کے ہاتھ اور پاؤں بھیڑ بکری کی طرح باندھ لے۔ اور اس کے دونوں آنکھیں باہر نکال دے۔ اور ہاتھ پاؤں اور زبان کاٹ کر مجھے خوش اور مسرور کر۔ غلام نے ویسا ہی عمل کیا جب رات ہوگئی تو اس ملعون نے کہا کہ قبرستان میں جا اور اس مداح اہلبیتؑ کو وہاں ڈال آ۔ تا کہ وہاں نہایت ذلت و خواری سے جان دے۔ غلام اس کے کہنے کے بموجب اسے قبرستان میں لے گیا۔ اور وہاں پھینک آیا۔ اتفاقاً اس وقت خضر علیہ السلام امیر المومنینؑ کی زیارت کو روضہ مبارک میں آئے ہوئے تھے اور قبر مطہر کے گرد طواف کر رہے تھے۔ کہ یکا یک قبر مبارک سے آواز سنی کہ اے بھائی مصر کی طرف جاؤ اور اس مداح کی خبر لو جو قبرستان میں بے حال پڑا ہے۔ بعد ازاں تلقین کے دروازے حضرت خضر پر کھولے۔ اور مداح کے ہر عضو بریدہ کے لئے ایک ایک اسم اعظم تعلیم فرمایا۔ اور فرمایا ان اسماء کی برکت سے اس کے اعضاء کو صحیح و سالم کر دو اور اس سے کہو کہ علیؑ ابن طالبؑ فرماتے ہیں کہ اسی مسجد میں جا کر اسی طرح ہماری مدح پڑھو اور پہلے کی طرح سوال کر کے نان اور حلوہ طلب

کرو۔ کہ ایک شخص تمہیں اسی گھر میں لے جا کر دستر خوان بچھائے گا اور تمہارے لئے نان اور حلوہ لائے گا۔ جب تو گھر میں بیٹھے گا تو ایک عجیب بات معائنہ کرے گا۔ خضرؑ بموجب ارشاد امیر المومنینؑ ایک چشم زدن میں گورستان مصر میں پہنچے۔ اور اس مظلوم کی خبر گیری میں مصروف ہوئے۔ اور اس کے کٹے ہوئے اعضاء اسمائے اعظم کی برکت سے فوراً ٹھیک ہو گئے۔ اور آنکھیں روشن ہو گئیں اور زبان بولنے کے قابل ہو گئی پاؤں چلنے اور ہاتھ گرفت کرنے کے لائق ہو گئے۔ جب بالکل تندرست ہو گیا تو امیر المومنینؑ کا پیغام اسکو پہنچایا۔ مداح جناب امیرؑ کی فرمائش کے موافق اسی مسجد کی طرف روانہ ہوا۔ اور حضرت کی مدح پڑھنے لگا۔ اور پہلے کی طرح نان اور حلوہ طلب کیا۔ ایک جوان نے اٹھ کر کہا میں تیری حاجت پوری کرونگا۔ یہ کہہ کر اسکو اپنے گھر لے گیا۔ جب مداح نے دیکھا کہ یہ وہی گھر ہے جہاں خارجی نے اسکے اعضاء قطع کئے تھے۔ دل میں ڈرا پھر دل ہی دل میں کہا چونکہ شاہ ولایت پناہ کا حکم ہے اس لئے خلاف ورزی مناسب نہیں۔ القصہ اس جوان نے دستر خوان بچھایا۔ اور نان، حلوہ حاضر کیا، یہ حال دیکھا تو متعجب ہو کر بولا کہ کل اسی جگہ ایک ظالم نے میرے اعضاء کاٹ کر مجھ کو مرنے کے قریب کر دیا تھا اور تو آج مجھ پر مہربانی کر رہا ہے۔ اور اس طرح شفقت اور رحمت سے پیش آرہا ہے۔ میں اس بارے میں حیران اور سرگرداں ہوں برائے مہربانی اس راز کو مجھ پر واضح کرتا کہ میرے دل کو اطمینان حاصل ہو۔ جوان نے کہا۔ جس ظالم نے کل تم پر ظلم کیا وہ میرا باپ تھا اور وہ ظلم و جفا جو تم پر روا رکھا گیا۔ مجھے بہت بُرا معلوم ہوا اور سخت ناگوار گزرا اور اس سے نہایت محزون و مغموم ہوا۔ جب رات ہوئی اور سویا تو عالم رویاء میں امیر المومنینؑ کو دیکھا کہ غضبناک ہو کر میرے باپ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے قرس سیاہ (کالے ریچھ) جو کچھ تو نے میرے مداح سے کیا اسکی سزا دیکھی کہ دنیا میں مسخ ہوا اور آخرت میں دوزخ میں

جانے کا حق دار ہوگیا۔اس خواب کی دہشت سے میری آنکھ کھل گئی۔کیا دیکھتا ہوں کہ میرا باپ سیاہ ریچھ کی صورت میں تبدیل ہوگیا۔میں نے اسی وقت زنجیر اس کی گردن میں ڈال دی۔ابھی وہ ریچھ گھر میں موجود ہے اُٹھ کر دیکھ لو۔اور شاہِ ولایت کی محبت کے نتیجے سے اپنے دلِ مغموم کو خوش کرو جب مداح نے کالا ریچھ دیکھا۔تو مداح نے یہ دیکھ کر سجدے میں گر کر خدا کا شکر ادا کیا اور اہلبیتؑ کی مدح و ثنا کرنے لگا۔اسی وقت غضب الٰہی کی بجلی چمکی اور کالا ریچھ جل کر خاکستر ہوگیا۔اس جوان نے بھی اہلبیتؑ کا تولا کیا۔

(68) تعارف مولا علیؑ

مولا علیؑ 17 مارچ 600ء بمطابق 13 رجب 24ھ جوفِ کعبہ میں ظہور پذیر ہوئے۔خانہ کعبہ میں نہ اس سے پہلے کوئی پیدا ہوا نہ ہی قیامت تک ہوگا۔

آپ کی والدہ گرامی جناب فاطمہؑ بنت اسد کے لیے کعبہ کی دیوار شق ہوئی اور آپ بلا خوف و خطر اندر گئیں اور تین دن تک وہیں رہیں۔پھر رسولؐ پاک نے جا کر مولا علیؑ کو اپنی گود میں اُٹھایا تو آپؑ نے اپنی آنکھیں کھولیں اور پہلی نظر پاک رسولؐ کے چہرۂ مبارک پر ڈالی۔اور رسولؐ پاک کی زبان چوسی۔

1۔ آپ سے پوچھا گیا کہ سورج کا زمین سے کتنا فاصلہ ہے تو آپؑ نے فرمایا کہ ایک عربی گھوڑا 500 سال میں جتنا فاصلہ طے کرتا ہے اور اگر عربی گھوڑے کی اوسط رفتار 35 کلو میٹر فی گھنٹہ ہو تو یہ فاصلہ 149600000 کلو میٹر بنتا ہے۔جو سائنسدانوں نے 1400 سال بعد یہی فاصلہ بتلایا ہے۔

2۔ پھر آپ سے پوچھا گیا کہ کون سے جانور انڈے دیتے ہیں اور کون سے بچے۔تو آپؑ نے فرمایا کہ جن جانوروں کے کان اندر ہوتے ہیں وہ انڈے دیتے ہیں

اور جن کے کان باہر ہوں وہ بچے دیتے ہیں۔

3۔ آپ نے نہج البلاغہ کے خطبہ نمبر 1 میں فرمایا کہ اللہ نے کائنات کو خلق کیا اور اس کے بعد وقت کے حوالے کر دیا۔

4۔ آپ نے خطبہ 77 میں علم نجوم سیکھنے سے منع فرمایا اور فرمایا اے لوگو نجوم کو سیکھنے سے پرہیز کرو مگر اتنا سیکھ لو کہ جس سے خشکی اور تری میں راستے معلوم کر سکو۔ کیونکہ نجوم کا سیکھنا کہانت اور غیب گوئی کی طرف لے جاتا ہے۔ اور منجم حکم میں مثل کاہن کے ہے اور کاہن مثل ساحر کے ہے اور ساحر مثل کافر کے ہے۔ اور کافر کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اور یہ اس وقت فرمایا جب جنگ نہروان کے لیے جاتے ہوئے ایک نجومی نے مولا کو منع کیا کہ مسلمانوں کا ستارہ بتا رہا ہے کہ آپ کو شکست ہوگی۔ اور آپ نے اس وقت فرمایا تھا کہ دشمن کے 10 سے کم آدمی زندہ بچیں گے اور ہمارے دس سے کم شہید ہونگے اور ایسا ہی ہوا تھا۔

5۔ خطبہ نمبر 81 میں آپ نے جسم (انسانی) کے تمام حصوں کو بیان کیا اور انکے کام بتائے۔ آجکل انسان آپ کے فرامین سے دور ہو کر دہشت گردی کی طرف چلا گیا ہے اور سیدھے راستے سے بھٹک گیا ہے۔ اگر اب بھی آپ کے احکامات پر عمل کر لیں تو صحیح ہو سکتے ہیں۔

آپ نے فرمایا:

☆ بیماری میں جب تک ہمت ہو چلتے پھرتے رہو۔

☆ جاہل کے سامنے عقل کی بات نہ کرو کیونکہ پہلے وہ بحث کرے گا۔ وہ اپنی ہار دیکھ کر تمہارا دشمن بن جائے گا۔

☆ دوست ہیرا ہے اور بھائی سونا۔ جب پوچھا گیا کہ آپؑ نے دوست کو زیادہ قیمتی بنا دیا تو فرمایا اگر ہیرے میں دراڑ آجائے تو وہ ختم نہیں ہوتی۔ جبکہ سونے کو پگھلا کر دراڑ ختم کی جاسکتی ہے۔

☆ نماز کی فکر اپنے اوپر لازم کرلو۔ دُنیا کی فکر سے آزاد ہو جاؤ گے۔

☆ نیک لوگوں کی صحبت سے بھلائی ملتی ہے۔ کیونکہ ہوا جب پھولوں سے گذرتی ہے تو خوشبودار ہو جاتی ہے۔

☆ اپنے جسم کو زیادہ نہ سنوارو کیونکہ اس نے مٹی میں مل جانا ہے۔ اپنی روح کو سنوارو کیونکہ یہ تمہارے رب کے پاس جائے گی۔

☆ پوچھا گیا جن کی ماں نہیں ہوتی انہیں دُعا کون دیتا ہے۔ فرمایا جھیل اگر سوکھ بھی جائے تو اس کی مٹی سے نمی نہیں جاتی۔

☆ گناہ کے باوجود اللہ کی نعمتیں ملتی رہیں تو ہوشیار ہو جانا کہ تمہارا حساب سخت اور قریب ہے۔

☆ اگر بھوکا، بھوک کی وجہ سے روٹی چوری کرے تو چور کی بجائے بادشاہ کے ہاتھ کاٹے جائیں۔

☆ جو لوگ کام کے لیے تمہارے پاس آتے ہیں۔ تو اُن کے کام ضرور آؤ کیونکہ وہ اندھیرے میں روشنی ڈھونڈتے ہیں اور وہ روشنی تم ہو۔

☆ ہمیشہ سمجھوتا کرنا سیکھو تھوڑا سا جھک جانا کسی رشتہ کے ہمیشہ کے لیے ٹوٹ جانے سے بہتر ہے۔

☆ ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا۔ کہ لوگ اپنے رب کو بھول جائیں گے اور قیمتی لباس پہن کر بازار میں اکڑ کر چلیں گے۔ اور یہ بات بھول جائیں گے کہ اسی

بازار میں انکا کفن موجود ہے۔

☆ جب نعمتوں پر شکر ادا کیا جائے تو وہ کبھی ختم نہیں ہوتیں۔

☆ گناہ لذت کے لیے مت کرو کیونکہ لذت ختم اور گناہ باقی رہے گا۔

☆ نیکی تکلیف کی وجہ سے مت چھوڑنا، کیونکہ نیکی رہے گی اور تکلیف ختم ہو جائے گی۔

☆ ہمیشہ ظالموں کا دشمن اور مظلوموں کا مددگار بن کر رہنا۔

☆ دُنیا عمل کی جگہ ہے موت کے بعد تمہیں پتہ چلے گا۔

آپ نے بُرے مردوں اور بُری عورتوں کی پہچان بتائی۔

بُرے مرد:

1۔ تکبر کرے گا۔ 2۔ اکڑ کر چلے گا۔ 3۔ دکھاوا زیادہ کریگا۔

4۔ بدزبان ہوگا۔ 5۔ اپنے خاندان والوں کو ذلیل کرے گا۔

6۔ اکڑ کر بولے گا۔ 7۔ اپنے پیسے پر ناز کرے گا۔

8۔ اپنی صحت پر ناز کرے گا۔ 9۔ اپنے بزرگوں کو ذلیل کر کے خوش ہوگا۔

10۔ اپنی جوانی کے قصے زیادہ سنایا کرے گا۔ 11۔ خسیس ہوگا۔

12۔ اپنے ماں باپ کا نافرمان ہوگا۔

بُری عورتیں:

1۔ اپنے آپ کو ڈھانپ کر نہیں رکھے گی۔

2۔ اپنے خاوند کی نافرمانی کرے گی۔

3۔ بدزبان ہوگی۔ 4۔ بالوں کی نمائش کرے گی۔

5۔ دوسروں کو بات نہ کرنے دیگی۔

6۔ خاندان بھر میں اپنے آپ کو عقلمند خیال کرے گی۔

7۔ نینداسے بہت عزیز ہوگی۔ 8۔ اپنی آواز کو بہت بلند کر کے بات کرے گی۔

9۔ باریک اور دکھاوے والے کپڑے پہنے گی۔

10۔ پیٹھ پیچھے اپنے خاندان کی برائی کرے گی۔

11۔ بازاروں میں چکر لگانے کی شوقین ہوگی۔

12۔ اپنے خاوند کو غلام بنا کر اس کی کنیز بن جائے گی۔ جبکہ نیک عورت اپنے خاوند کو بادشاہ بنا کر اس کی ملکہ بن جائیگی۔

مزید فرمایا:

☆ تمہارے نفس کی قیمت جنت ہے اسے جنت سے کم قیمت پر مت بیچنا۔

☆ ذلت اُٹھانے سے بہتر ہے تکلیف اُٹھاؤ۔

☆ کبھی بھی اپنی دولت اور جسمانی طاقت پر ناز نہ کرنا کیونکہ بیماری اور غریبی آنے میں دیر نہیں لگتی۔

☆ انسان مایوس اور پریشان اس لیے ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے رب کو راضی کرنے کی بجائے لوگوں کو راضی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

☆ اگر دوست بنانا تمہاری کمزوری ہے تو تم دُنیا کے سب سے طاقتور انسان ہو۔

☆ پیار، طاقت اور دولت ایسی چیزیں ہیں۔ جن کے ملنے سے لوگ بدلتے نہیں بلکہ بے نقاب ہوتے ہیں۔

☆ دوستوں کے غم میں شامل رہا کرو۔ لیکن خوشیوں میں اس وقت تک نہ جانا جب تک تمہیں وہ خود نہ بلائے۔

☆ دُشمن سے انتقام کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی خوبیوں میں اضافہ کیا جائے۔

☆ رزق کے پیچھے اپنا ایمان خراب مت کرو کیونکہ نصیب کا لکھا رزق انسان کو ایسے

تلاش کرتا ہے جیسے موت مرنے والے کو تلاش کرتی ہے۔

☆ غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو۔

☆ جو انسان سجدوں میں روتا ہے۔ اسے تقدیر پر رونا نہیں پڑتا۔

☆ دوسروں کے لیے دل سے دعا مانگ کر دیکھو تمہیں اپنے لیے مانگنا نہیں پڑے گا۔

☆ کسی کی بے بسی پر مت ہنسو کیونکہ یہ وقت تم پر بھی آسکتا ہے۔

☆ کسی کی آنکھ تمہاری وجہ سے نم نہ ہو۔ کیونکہ تمہیں اس کا قرض چکانا ہوگا۔

☆ جب میرا جی چاہتا ہے کہ میں اپنے رب سے ملاقات کروں تو میں نماز پڑھتا ہوں۔

☆ جس کو تم سے سچا پیار ہوگا۔ وہ تمہیں غلط اور ناجائز کاموں سے روکے گا۔

☆ کسی کا عیب تلاش کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے مکھی سارا جسم چھوڑ کر زخم تلاش کر کے اس پر بیٹھتی ہے۔

☆ رازق کا خزانہ میرے لیے نہیں میں تو اس کا محافظ ہوں۔

☆ اگر کسی کے بارے میں پتہ کرنا چاہتے ہو تو پتہ کرو کہ وہ کس کے ساتھ اُٹھتا بیٹھتا ہے۔

☆ علم کی وجہ سے دوستوں میں اضافہ اور دولت کی وجہ سے دشمنوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کو جسم سے ہوتی ہے۔

☆ دولت، حکومت اور مصیبت کے وقت آدمی کی عقل کا امتحان ہوتا ہے کہ وہ صبر کرتا ہے یا غلط قدم اُٹھاتا ہے۔

☆ صبر ایک ایسی سواری ہے جو سوار کو کبھی گرنے نہیں دیتی۔

☆ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ جلد باز نقصان نہ اُٹھائے اور ایسا ہو ہی نہیں سکتا ہے کہ صبر کرنے والا ناکام ہو۔

☆ صبر ایمان کی بنیاد اور سخاوت انسان کی خوبصورتی ہے۔

☆ نرمی کامیابی کی کنجی ہے۔

☆ موت ایک بے خبر ساتھی ہے۔

☆ جب تمہاری مخالفت حد سے بڑھنے لگے تو سمجھ لو کہ اللہ تمہیں کوئی مقام دینے والا ہے۔

☆ جھوٹ بول کر جیتنے سے بہتر ہے کہ سچ بول کر ہار جاؤ۔

☆ دولت کو قدموں کی خاک بنا کر رکھو کیونکہ جب خاک سر پر لگتی ہے تو وہ قبر کہلاتی ہے۔

☆ خوبصورت انسان سے محبت نہیں ہوتی بلکہ جس سے محبت ہوتی ہے وہ خوبصورت لگنے لگتا ہے۔

☆ ہمیشہ اس انسان کے قریب رہو جو تمہیں خوش رکھے۔ اور اس انسان سے اور بھی قریب رہو جو تمہارے بغیر خوش نہ رہے۔

☆ جس کی امیری اس کے لباس میں ہو۔ وہ ہمیشہ فقیر رہے گا۔

☆ لیکن جس کی امیری اس کے دل میں ہو وہ ہمیشہ سکھی رہے گا۔

☆ جو تمہاری تکلیف کا اندازہ تمہاری خاموشی سے نہ کر سکے۔ اس کے سامنے زبان سے اظہار کرنا لفظوں کو برباد کرنا ہے۔

☆ جہاں تک ہو سکے لالچ سے بچو کیونکہ لالچ میں ذلت ہی ذلت ہے۔

☆ مشکل ترین کام بہترین لوگوں کے حصے میں آتے ہیں۔ کیونکہ وہ اسے حل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

☆ کم کھانے میں صحت، کم بولنے میں سمجھداری اور کم سونے میں عبادت ہے۔

☆ عقلمند اپنے آپ کو نیچا رکھ کر بلندی حاصل کرتا ہے۔ اور نادان اپنے آپ کو بڑا

سمجھ کر ذلت اُٹھاتا ہے۔

(69) مولا علیؑ کا ظہور جوف کعبہ میں

شیخ طوسی نے المجالس میں دو اسناد کے حوالے سے امام جعفر صادقؑ سے روایت نقل کی ہے، انہوں نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے ارشاد فرمایا:

عباس بن عبد المطلب اور یزید بن قعنب گروہ بنی ہاشم کے ساتھ بیت اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ اتنے میں امیر المومنینؑ کی والدہ ماجدہ وہاں تشریف لائیں۔ اس وقت بی بیؑ بیت اللہ کے پاس آکر رک گئیں۔ انہوں نے آسمان کی جانب دیکھا اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی:

''پروردگار میں تجھ پر ایمان رکھتی ہوں اور تیری طرف سے جو کچھ تیرے انبیاء و رسل لے کر آئے ہیں۔ میں اس پر بھی ایمان رکھتی ہوں اور تو نے جتنی کتابیں نازل کی ہیں، ان سب پر ایمان رکھتی ہوں اور میں اپنے دادا حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ کے کلام کی تصدیق کرتی ہوں۔ جس نے تیرا قدیمی گھر بنایا تھا۔ میں تجھے اسی گھر اور اس کے بنانے والے اور اس مولود کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتی ہوں۔ جو مجھ سے کلام کرتا ہے اور اپنی باتوں سے مجھے مانوس رکھتا ہے۔ اور میں یقین رکھتی ہوں کہ وہ تیری آیات میں سے ایک آیت ہے اور تیرے دلائل میں سے ایک دلیل ہے۔ میرے لیے اس وقت کو میرے لیے آسان بنا۔''

عباس بن عبد المطلب اور یزید بن قعنب کا بیان ہے کہ جب پاک بی بیؑ نے ان الفاظ میں دعا کی تو ہم نے دیکھا کہ پچھلی طرف سے بیت اللہ کی دیوار پھٹ گئی اور بی بیؑ اس میں داخل ہوگئیں۔ اور ہماری نگاہوں سے اوجھل ہوگئیں۔ پھر پھٹی ہوئی دیوار اللہ کے حکم سے دوبارہ مل گئی۔ ہم نے اسے خدا کا ایک خصوصی امر خیال

کیا۔ بی بی پاک تین دن تک بیت اللہ میں رہیں۔اہل مکہ میں اس واقعہ کے متعلق بڑی گفتگو ہوئی اور مکہ کی گلیوں میں بلکہ گھروں میں پردہ نشین عورتیں بھی اسی موضوع پر گفتگو کرنے لگیں۔تین دن کے بعد دیوارکعبہ اُسی جگہ سے پھٹ گئی۔ بی بی پاک کعبہ سے برآمد ہوئیں اور انکے ہاتھوں پر حضرت علیؑ تھے۔انہوں نے کہا:

''لوگو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے مجھے منتخب کیا اور مجھ سے قبل جن خواتین کو چنا تھا اُن پر مجھے فضیلت دی ہے۔اللہ تعالیٰ نے آسیہ بنت مزاحم کا انتخاب کیا۔اس نے چھپ کر ایک ایسی جگہ پر اللہ کی عبادت کی جہاں مجبوری کے علاوہ عبادت کرنے کو اللہ پسند نہیں کرتا۔پھر اللہ تعالیٰ نے مریم بنت عمرن کا انتخاب کیا، انکے لیے عیسیٰؑ کی ولادت آسان بنادی گئی۔اور ایک ویران زمین پر عیسیٰؑ کی ولادت ہوئی اور انہوں نے کھجور کے خشک درخت کو ہلایا تو ان پر تازہ کھجوریں گریں۔اللہ تعالیٰ نے میرا انتخاب کیا اور ان دونوں خواتین اور مجھ سے پہلی تمام خواتین پر مجھے فضیلت دی۔کیونکہ میں نے اللہ کے قدیم گھر میں بچے کو جنم دیا۔اور میں نے بیت اللہ میں تین دن قیام کیا۔اور اس دوران جنت کے پھل اور جنت کا رزق کھاتی رہی اور جب میں نے اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو ایک منادی نے مجھے ندا دی اور کہا اس کا نام علیؑ رکھنا۔میں علیؑ الاعلیٰ ہوں۔میں نے اسے اپنی قدرت اپنے جلال کی عزت اور اپنے عدل وانصاف سے خلق کیا ہے اور اس کے نام کو میں نے اپنے نام سے مشتق کیا ہے۔اور میں نے اسے اپنے ادب سے مودب بنایا اور میں نے اپنا حکم اسکے سپرد کیا ہے اور میں نے اسے اپنے گہرے علم سے واقفیت عطا کی ہے۔اور اس نے میرے گھر میں ظہور کیا۔اور وہ پہلا فرد ہے جو میرے گھر کے اوپر کھڑا ہوکر اذان دے گا اور میرے گھر میں نصب کئے

گئے بتوں کو توڑے گا۔ اور انہیں منہ کے بل زمین پر گرا دے گا وہ میری عظمت بیان کرے گا اور میری تمجید کرے گا۔ اور میرے کلمہ توحید کو جاری کرے گا۔ وہ میرے حبیب اور میرے نبیؑ اور میرے منتخب رسولؐ محمد مصطفٰےؐ کے بعد امام ہوگا اور اس کا وصی ہوگا اور اُس بندے کے لیے خوشخبری ہے۔ جو اس سے محبت رکھے گا اور اس کی مدد کرے گا اور اُس بندے کے لیے ہلاکت اور افسوس ہے جو اُس کی نافرمانی کرے گا۔ اور اس کی مدد نہ کرے گا اور اُس کے حق کا انکار کرے گا۔"

روایت میں ہے کہ جب حضرت ابو طالبؑ نے اپنے فرزند کو دیکھا تو آپ بہت خوش ہوئے۔ حضرت علیؑ نے حضرت ابو طالبؑ کو اس طرح سلام کیا، السلام علیک یا ابتاہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، راوی کا بیان ہے کہ جب رسول خداؐ تشریف لائے۔ تو مولا علیؑ نے تعظیم کی اور مسکرانے کے بعد کہا السلام علیک یا رسولؐ اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر آپؑ کھانسے اور آپؑ نے سورہ المومنون کی آیات کی تلاوت کی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ قد افلح المومنون الذين هم فی صلاتهم خاشعون۔

یہ سن کر رسولؐ خدا نے فرمایا۔ ترجمہ" تیرے ذریعے سے وہ نجات پائیں گے" مولا علیؑ نے سورہ مومنون کی گیارہ آیات تلاوت کیں اور جب انہوں نے دسویں اور گیارہویں آیت پڑھی اور کہا۔ ترجمہ" وہی لوگ وارث ہیں جو کہ جنت الفردوس کے مالک بنے۔" وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ رسولؐ خدا نے فرمایا" اللہ کی قسم تو ان کا امیر ہوگا، تو انہیں اپنے علم کا رزق فراہم کرے گا اور وہ علم کے ہتھیاروں سے مسلح ہونگے، خدا کی قسم تو ان کا رہبر ہوگا، اور وہ تیرے ذریعے سے ہدایت پائیں گے"

اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی فاطمہؑ بنت اسد سے کہا کہ آپ اسکے چچا حمزہؑ کے پاس جائیں اور خوشخبری دیں۔ بی بیؑ نے فرمایا کہ اگر میں خوشخبری دینے جاؤں

تو میرے بچے کو کون سیراب کرے گا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اسے سیراب کرونگا۔ اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک حضرت علیؑ کے منہ میں دی تو اس سے بارہ چشمے جاری ہوئے۔ اس دن کو یوم القرویہ کا نام دیا گیا۔ یعنی سیراب ہونے کا دن۔ جب بی بیؑ واپس آئیں تو انہوں نے ایک نور دیکھا جو حضرت علیؑ سے اُٹھ اُٹھ کر آسمان کی طرف جارہا تھا۔ بی بیؑ کہتی ہیں کہ میں نے اپنے بیٹے کے بدن کو پہلے ایک کپڑے سے۔ پھر دو کپڑوں سے، پھر تین کپڑوں سے، اس کے بعد مصر کے بنے ہوئے چار مضبوط کپڑوں سے، اس کے بعد اسے دیباج کے پانچ کپڑوں سے، پھر میں نے دیباج کے چھ اور چمڑے کے ایک کپڑے سے باندھا۔ لیکن میرے بیٹے نے ہر بدھن کو انگڑائی لے کر توڑ دیا۔ اور میرے بیٹے نے مجھ سے کہا امی جان آپ میرے بدن کو نہ باندھیں، کیونکہ میں اپنی اُنگلی کے ساتھ اپنے رب کی مناجات کرنے کا خواہشمند ہوں۔ شیر خدا کا یہ فعل دیکھ کر ابو طالبؑ نے کہا، یقیناً اسے شانِ ملے گی اور یہ نامور بچہ ہوگا۔ تیسرے دن بھی رسولؐ خدا نے اپنی زبان حضرت علیؑ کو چوسائی۔ بی بیؑ نے فرمایا یقیناً میرے بیٹے نے رسولؐ خدا کو پہچان لیا (یعنی عرفہ) اسی لیے اس دن کو عرفہ کہا گیا۔ اگلے دن حضرت ابو طالبؑ نے مکہ کے لوگوں میں منادی کرائی کہ آؤ اور میرے بیٹے کے ظہور کی خوشی میں کھانا کھاؤ، حضرت ابو طالبؑ نے تین سو اُونٹ اور ایک ہزار گائے اور بکریاں ذبح کیں۔ اور عظیم الشان دعوت کا اہتمام کیا۔ اور حضرت ابو طالبؑ نے فرمایا کہ میرے فرزند کے ظہور کی خوشی میں دعوت کھانے والو پہلے بیت اللہ کے گرد سات مرتبہ طواف کرو۔ مولا علیؑ کے جوف کعبہ میں ظہور پر شیعہ اور سنی علماء کا اتفاق ہے۔ ملاحظہ ہو۔ ابن شہر آشوب مناقب۔ مناقب آلؑ ابی طالبؑ ج 2 صف 175۔ حلیۃ الابرار ج 1 صف 235 مناقب ابن

مغازی صف 6 حدیث 3۔ الفصول المہمہ ابن صباغ مالکی صف 35 کفایۃ الطالب گنجی الشافعی صفحہ 405 باب 7۔

(70) لفظ امیر المومنینؑ کا اختصاص

بحذف اسناد۔ جابر بن یزید جعفی کا بیان ہے۔ کہ میں نے امام محمدؑ باقرؑ سے پوچھا کہ حضرت علیؑ کو امیر المومنینؑ کا لقب کیوں دیا گیا۔ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا لقب امیر المومنینؑ روز میثاق اس وقت رکھا۔ جب لوگوں سے اپنی ربوبیت کا وعدہ لیا تو یہ وعدہ بھی لیا کہ محمدؐ میرے رسول ہیں اور علیؑ امیر المومنین ہیں۔

(اُصول کافی جلد 2 صفحہ 412)

(بصائر الدرجات صف 71 حدیث 6 صفحہ 72 حدیث 9)

بحذف اسناد ابو حمزہ ثمالی نے امام محمد باقرؑ سے اور انہوں نے اپنے آبائے طاہرین کی سند سے بیان کیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل امین کو حضرت محمد مصطفےؐ کے پاس بھیجا اور حکم دیا۔ کہ وہ اپنی زندگی میں حضرت علیؑ کو امیر المومنینؑ کے لقب سے ملقب کریں۔

رسول اکرمؐ نے سات افراد کو بلایا اور فرمایا کہ میں نے تمہیں اس لیے بلایا ہے کہ تم علیؑ کے امیر المومنینؑ ہونے کی گواہی دو اور پھر تم اس پر قائم رہو۔

رسولؐ خدا نے حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ کو فرمایا کہ تم اٹھو اور علیؑ کو امیر المومنینؑ کہہ کر سلام کرو۔ ان دونوں اصحاب نے پوچھا کہ کیا یہ حکم اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے ہے۔ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ ہاں، یہ سن کر دونوں اصحاب نے مولا علیؑ کو امیر المومنینؑ کہہ کر سلام کیا۔

پھر رسولؐ خدا نے مقداد بن اسود الکندیؓ، ابو ذر غفاریؓ، حذیفہ یمانیؓ،

عمار بن یاسرؓ، عبداللہ بن مسعودؓ اور بریدہؓ کو حکم دیا اور ان سب اصحاب نے بھی حضرت علیؑ کو امیرالمومنینؑ کہہ کر سلام کیا۔

(امالی شیخ مفید صفحہ 18 حدیث 7، بحارالانوار جلد 37 صفحہ 335، حدیث 74)

(71) جنگِ صفین کا زخم

محی الدین اربلی بیان کرتے ہیں کہ میرے والد کے پاس ایک شخص آیا، اس نے اتفاقاً سر سے عمامہ اُتارا تو اس کے سر پر گہرے زخم کا نشان تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہ نشان کیسا ہے۔ اس نے کہا کہ یہ زخم مجھے جنگِ صفین میں لگا تھا۔ میں نے کہا بندہ خدا جنگِ صفین تو آج سے سات صدیاں پہلے ہوئی تھی۔ اس شخص نے کہا بات یہ ہے کہ میں مصر جا رہا تھا راستہ میں غزہ کا رہنے والا ایک شخص میرا ہم سفر بنا۔ جب ہم آدھا سفر طے کر چکے تو ہمارے درمیان جنگ صفین کی بحث چل پڑی۔ میرے ہم سفر نے کہا کہ کاش اگر میں جنگ صفین میں ہوتا تو علیؑ اور اس کے ساتھیوں کو قتل کرتا (معاذ اللہ) جواب میں، مَیں نے کہا اگر میں جنگِ صفین میں ہوتا تو میں معاویہ اور اس کے ساتھیوں کے خون سے اپنی تلوار کی پیاس بجھاتا۔ کیونکہ ہم میں سے مَیں امام علیؑ کا پیروکار اور دوسرا شخص معاویہ کا پیروکار تھا۔ پھر ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم آپس میں جنگ کرتے ہیں میرے ہم سفر نے بھی کہا کہ مجھے منظور ہے۔ پھر ہم دونوں صحرا میں لڑنے لگے۔ لڑائی کرتے کرتے میں تھک گیا۔ میرے ہم سفر نے اپنی تلوار سے میرے سر پر وار کیا۔ میرا چہرہ خون سے بھر گیا اور میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ کچھ دیر بعد ایک ہستی نے مجھے اپنے نیزے کی انی سے بیدار کیا۔ جب میں نے انہیں دیکھا تو ان کی شکل وصورت بڑی نورانی تھی۔ انہوں نے اپنا دست مبارک میرے سر پر پھیرا تو میرا زخم اسی وقت بھر گیا اور میں تندرست ہو گیا۔ اس کے بعد اس

محترم ہستی نے مجھ سے فرمایا کہ میرے آنے تک یہیں رہنا۔ میں نے تھوڑی دیر ہی انتظار کیا تھا کہ وہ بزرگوار آئے اور ان کے ہاتھ میں میرے ہم سفر کا کٹا ہوا سر تھا۔ اور اس کا گھوڑا ان کے پیچھے آرہا تھا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا یہ تیرے دشمن کا سر ہے تم نے ہماری مدد کی تھی اسی لیے ہم نے تمہاری مدد کی ہے، اور خدا کی روش بھی یہی ہے کہ جو اللہ کی مدد کرے وہ اس کی مدد کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا میرے سردار، اپنا تعارف کروائیں۔ انہوں نے فرمایا میں حجتؑ ابن العسکریؑ ہوں۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا جب تم سے کوئی اس زخم کے متعلق پوچھے تو جواب میں کہنا کہ یہ زخم امیر المومنینؑ کی نصرت میں جنگ صفین میں لگا تھا۔

(کشکول دست جلد دوم صفحہ 234)

✿✿✿✿✿

النباء العظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

جناب حافظ تصدق حسین صاحب مفسر قرآن

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین المعصومین ولعنۃ اللہ علی اعدائھم اجمعین امابعد۔

یہ کتابچہ جسے سید سعادت حسین نقوی نے کلام پاک کی ان چند آیتوں سے مزین کیا ہے جو مولا علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہیں، انہوں نے صرف ترجمہ اور تفسیر پر ہی اکتفا کیا ہے اور باقی نتیجہ پڑھنے والوں پر چھوڑ دیا ہے تاکہ وہ اس پر غور کریں اور صراط المستقیم تک پہنچیں۔ مولا علیؑ جنہوں نے تمام نبیوں کی مخفی رہ کر اور رسول پاکؐ کی ظاہر بہ ظاہر مدد کی۔ جن کی شان میں جتنا بھی کہا جائے یا لکھا جائے وہ کم ہے دعوت ذوالعشیرہ سے غدیر تک اللہ تعالیٰ نے رسول پاک کو مولاؑ کی ولایت اور خلافت کی تبلیغ کا حکم دیا۔ مولا علیؑ کے فضائل کا جاننا ہماری نئی نسل کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ جن کے فضائل لکھنے کے لیے سمندروں کے پانی کے برابر سیاہیاں بھی ہوں تو کم ہیں۔ مولف کی یہ ادنیٰ سی کوشش مولا علیؑ قبول فرمائیں اور مولف کی توفیقات میں اضافہ فرمائیں اور نئی نسل تک پیغام پہنچ جائے اور وہ مولا علیؑ کی معرفت صحیح معنوں میں حاصل کرلیں۔

والسلام

حافظ تصدق حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مولف

یہ کتاب ''النباء العظیم'' مرتب کرنے کا مقصد صرف اور صرف مولا علیؑ کا وہ تعارف ہے جو خداند عالم نے قرآن پاک کے ذریعے کرایا ہے۔

مولا علیؑ کا فرمان ہے کہ ایک چوتھائی قرآن ہماری شان میں نازل ہوا ہے میں نے ان بہت ساری آیتوں میں سے کچھ آیتیں منتخب کر کے ان آیات کو ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ بحث با تشریح سے گریز کیا ہے تاکہ پڑھنے والا خود انہیں سمجھے اور ان آیات کے صحیح مطالب تک پہنچے۔ بے شک اس موضوع پر بہت سی کتابیں نامور علماء کی لکھی ہوئی موجود ہیں۔ لیکن ضخیم ہونے کی وجہ سے اکثر لوگ ان سے استفادہ نہ کر سکے۔

ایک مشہور نعت کا مصرع ہے ''سارے نبی تیرے در کے سوالی'' اب اس مصرع کو اس حدیث رسولؐ کی روشنی میں دیکھیں اور غور کریں کہ کیا یہ شاعر سے ذاتِ واحد نے تو نہیں لکھوایا۔ حدیث رسولؐ یوں ہے ''میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا در ہے'' تو سارے نبی کس سے سوالی ہیں؟

افسوس اس بات کا ہے کہ جب بھی مولا علیؑ کی شان میں کچھ بولا یا لکھا جاتا ہے تو لوگ غلو کا الزام عائد کر دیتے ہیں۔ جبکہ غلو کا الزام اس وقت درست ثابت ہو سکتا ہے جب انسان حدود الوہیت کا احاطہ کر سکتا ہو۔ یا پھر حدود الوہیت کا عارف کامل ہو جائے جبکہ انسان تو ابھی ''قاب قوسین'' کی معرفت سے بھی قاصر ہے۔ تو ''او ادنی'' تک کہاں پہنچ سکتا ہے۔

اسی ضمن میں مولا علیؑ نے فرمایا ''ہمیں خدائی سے نیچے رکھو اور خطوط بشری کو ہم سے دفع کرو کیونکہ ہم تمہاری طرح کے خطوط بشریت سے دور ہیں۔ جو کچھ تم پر گذرتا ہے ہم اس سے پاک اور منزہ ہیں۔ پھر ہمارے حق میں جو تمہارا دل چاہے کہو تم ہرگز ہمارے منتہائے کمال اور فضائل کی معرفت کو نہیں پہنچ سکتے۔ کیونکہ سمندر خشک نہیں ہوسکتا۔ سرِ غیب پہنچانا نہیں جاسکتا اور کلمۃ اللہ کی توصیف نہیں ہوسکتی۔ (کوکب دری صفحہ ۳۹ تا ۴۰)

امام حسن عسکریؑ کا فرمان ہے ''دُنیا میں ہر وہ شخص شیطان کا نمائندہ ہے۔ جو لوگوں کو اقرار ولایت علیؑ کے خلاف دلائل پیش کرتا ہے۔ وہ خدا کی نظر میں کافر سے زیادہ بدتر ہے کیونکہ مولا علیؑ کل ایمان ہیں'' (تجلی ولایت صفحہ ۱۶۲ طبع قم، جناب باقر جعفر) حُذیفہ بن یمان سے مروی ہے کہ رسول پاکؐ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو یہ پتہ ہوتا کہ علیؑ کا نام امیر المومنینؑ اس وقت پکارا گیا جب آدمؑ روح اور بدن کے درمیان تھے۔ تو لوگ علیؑ کی فضیلت کا کبھی انکار نہ کرتے۔ (فردوس الاخبار)

عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ زمانہ رسولؐ میں ہم آیۃ بلغ اس طرح پڑھا کرتے تھے۔

يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ أَنَّ عَلِيًّا مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ۔ (تفسیر درمنشور، مناقب ابن مردویہ)

مولا علیؑ نے فرمایا: ''ہمارا امر بہت گراں ہے۔ اسے سوائے نبیؐ مرسل، ملک مقرب یا مومن ممتحن کے کوئی برداشت نہیں کرسکتا۔'' آپ نے فرمایا ''میں وہ ذکر ہوں جس کو چھوڑ کر لوگ گمراہ ہوگئے۔''

''میں وہ سبیل الٰہی ہوں جس سے لوگ منحرف ہو گئے۔''

''میں وہ ایمان ہوں جس سے لوگ بھٹک کر کافر ہو گئے۔''

''میں ہی وہ قرآن ہوں جسے چھوڑ دیا گیا۔''

''میں ہی وہ دین ہوں جس کی تکذیب کی گئی''

''میں وہ سیرت ہوں جس سے دوری کی گئی''

(تفسیر نورالثقلین جلد ۳ صفحہ ۵۴۹)

حضرت علیؑ کی شان میں معتزلی عالم ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ میں ایک طویل مضمون لکھا ہے مختصراً یہاں لکھنا مناسب سمجھا۔ وہ کہتے ہیں، کہ میں کیا کہوں ایسے شخص (علیؑ) کی نسبت جس کے اعداء و رقیب ان کی فضلیت کے قائل تھے۔ اور وہ ان کے مناقب سے نہ انکار کر سکے اور نہ چھپا سکے۔ بنو اُمیہ نے چاہا کہ اپنی پوری طاقت اور زور سے حضرت علیؑ کے نور کو بجھا دیں لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے بلکہ آپ کا ذکر اور بلند ہوا۔ بنو اُمیہ نے جھوٹی احادیث و روایات گھڑیں اور حضرتؑ کے فضائل بیان کرنے والے کو قید کیا یا قتل۔ لوگ اتنا ڈر گئے تھے کہ اپنے بچوں کا نام علیؑ، حسنؑ و حسینؑ نہ رکھتے تھے۔ لیکن بنو اُمیہ و دیگر حکمرانوں نے جتنا اس نور کو چھپایا اتنا ہی وہ پھیلتا گیا وہ مثل مشک خوشبو تھا۔ یا مثل آفتاب کے تھا یا مثل دن کی روشنی کے۔

ابن ابی الحدید کہتا ہے کہ حضرت علیؑ تمام فضیلتوں کے سردار تھے اور تمام فضائل کا لباس زیب تن کئے ہوئے تھے۔ جس نے بھی کسی فضیلت کو حاصل کرنا چاہا۔ آپ ہی سے اس کو حاصل کیا۔ خواہ وہ علم الٰہیات ہو یا فقہ ہو یا تفسیر قرآن یا علم طریقت وحقیقت وتصوف یا علم نحو۔ یا خصائص خلقیہ فضائل نفسیانیہ و دینیہ ہوں حضرت علیؑ نے ان

تمام علوم کو ایجاد کیا اور اپنے شاگردوں کو سکھایا۔ یہاں تک کہ خلیفہ دوئم نے یہاں تک کہا کہ اگر علیؑ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا یا اگر علیؑ مسجد میں ہوں تو کوئی اور فتویٰ نہ دے اور یہ کہ میں باقی نہ رہوں اگر علیؑ مشکلات کے حل کے لیے موجود نہ ہوں۔ اگر شجاعت کو لیں یا سخاء و جود کو یا حلم کو۔ فصاحت و بلاغت کو، تو ان صفات میں کوئی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جنگوں سے اکثر صحابہ بھاگتے تھے سوائے حضرت علیؑ کے اور آپؑ نے ایک ضرب مارنے کے بعد دوسری ضرب مارنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ آپؑ نے دشمنوں پر قابو پانے کے بعد انہیں معاف کر دیا۔ آپ نے حالت رکوع میں انگوٹھی خیرات کی اور آیۃ انما ولیکم اللہ ۔۔۔ نازل ہوئی۔ فصاحت و بلاغت میں آپ کا کلام اللہ کے کلام کے بعد تمام مخلوق کے کلام سے بالاتر تھا۔ اور لوگوں نے آپ کے خطبے حفظ کر کے علم میں معراج حاصل کی۔ اگر خوش اخلاقی، خوش مزاجی و کشادہ روی کو دیکھو تو آپ ضرب المثال تھے یہاں تک کہ خلیفہ دوم نے کہا کہ میں ضرور علیؑ کو خلیفہ مقرر کر دیتا اگر ان میں مزاح نہ ہوتا۔ حالانکہ رسولؐ خدا بھی مزاح کیا کرتے تھے۔ اگر زہد کو لو تو آپ زاہدوں کے سردار تھے۔ آپ کا کھانا سخت جو کی روٹی ہوتی تھی۔ کبھی سیر ہو کر کھانا نہ کھایا۔ سخت لباس پہنتے تھے۔ آپ نے دنیا کو طلاق دے رکھی تھی۔ تمہارا کیا خیال ہے اس عابد (علیؑ) کے متعلق جو جنگ صفین کی لیلۃ الحریر میں دونوں لشکروں کے درمیان مصلہ بچھا کر عبادت میں مصروف رہا۔ حالانکہ تیر آپ کے دائیں بائیں آگے پیچھے گر رہے تھے۔ اگر دعاؤں اور مناجات کو لیں تو خداوند تعالیٰ کی عظمت و جلالت سے بھرپور ملیں گی۔ اگر تفسیر قرآن کا ذکر کریں تو تفسیر قرآن میں عبد اللہ بن عباسؓ سے زیادہ کوئی تفسیر کرنے اور جاننے والا نہ تھا اور وہ حضرت علیؑ کے شاگرد تھے۔ آپ نے نہ صرف حیات رسولؐ خدا میں قرآن حفظ کیا بلکہ سب سے پہلے جمع

بھی کیا اور تمام قرأت قرآن کے آئمہ کا رجوع حضرت علیؑ کی طرف ہے۔ اگر رائے و تدبیر کو لو تو آپ سب سے زیادہ بہتر رائے اور تدبیر کرنے والے تھے۔ اگر سیاست پر نظر ڈالو تو آپ خدا کے احکامات کے مطابق عمل کرتے تھے۔ اور انہیں اہل ذمہ (جو اسلام کے خلاف تھے) اور فلاسفر بھی دوست رکھتے تھے اور آپکی تعظیم کرتے تھے۔ اور غیر مسلم بادشاہ اپنی تلواروں پر آپ کی تصویر کنندہ کرتے تھے اور ان سے فال نکالتے تھے میں کیا کہوں ایسے شخص کی نسبت جن کی ذات کی طرف لوگ اپنی ذات کو نسبت دیتے تھے۔ لوگوں نے آپ کے متعلق بہت سی کتابیں لکھیں اور شہادتیں بیان کیں اور آپ کو سب کا سردار بیان کیا اور تصدیق کے لیے جنگ اُحد کے دن کی آسمانی آواز کو بیان کیا۔

لا سیف الا ذوالفقار لا فتی الا علیؑ (ابن ابی الحدید کا بیان ختم ہوا)

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اگر لوگ علیؑ کی محبت میں اکھٹے ہوتے تو میں جہنم کو پیدا ہی نہ کرتا۔ اور پاک رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ کو کسی نے نہیں پہچانا سوائے میرے اور علیؑ کے۔ مجھے کسی نے نہیں پہچانا سوائے اللہ اور علیؑ کے اور علیؑ کو کسی نے نہیں پہچانا سوائے اللہ اور میرے اور پھر حضرت سلمان فارسیؓ سے فرمایا کہ اگر تم دیکھو کہ تمام دُنیا ایک وادی میں جارہی ہے اور علیؑ اکیلے دوسری وادی میں جارہے ہیں۔ تو تم علیؑ کے پیچھے جانا۔ کیونکہ علیؑ کل ایمان ہیں۔

معتزلی عالم ابن ابی الحدید نے لکھا ہے کہ حضرت علیؑ دُنیا کی وہ مظلوم ہستی ہیں کہ جن کے فضائل دوستوں اور دشمنوں نے چھپائے۔ دشمنوں نے دشمنی میں اور دوستوں نے دشمنوں کے خوف کی وجہ سے۔ اس کے باوجود علیؑ اللہ کا وہ زندہ معجزہ ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں میں بستا ہے۔ اسی سلسلے میں اہل سنت کے مشہور محدث امام

نسائیؒ (وفات ۳۱۳ ہجری) نے فضائل علیؑ میں احادیث رسولؐ خصائص علیؑ کے نام سے لکھیں اور جامع مسجد دمشق میں پڑھنا چاہا تو وہاں کے لوگوں نے شیعہ کہہ کر انہیں اتنا مارا کہ وہ انہی زخموں کی وجہ سے وفات پا گئے۔

آخر میں میری دُعا ہے کہ نوجوان نسل ان آیات، اس کے ترجمے اور تفسیر کو بغور پڑھیں اور اپنے دل کے نور ایمان کے ذرے کو کل ایمان سے ملا لیں۔ میں تمام قارئین سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ میرے مرحوم والدین اور بھائیوں کے لیے سورۃ فاتحہ پڑھ کر انہیں اس کا ثواب ایصال کر دیں۔

علاوہ ازیں میں برخوردار سید اعجاز حیدر زیدی کا انتہائی شکرگزار ہوں جس نے اس کتاب کی اشاعت کے سلسلے میں اپنے شب و روز صرف کر دیئے، مولا اسے اجر عظیم سے نوازیں اور اس کے مرحوم والدین کی مغفرت فرمائیں۔ میں اپنے بیٹوں کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے ہر طرح سے تعاون کیا خداوند تعالیٰ انہیں بھی اجر عظیم عطا کریں۔

آخر میں میں حافظ تصدق حسین (مفسر قرآن) کا بے حد شکرگزار ہوں جنہوں نے اپنی بے پناہ مصروفیات میں سے وقت نکال کر میری اس کاوش پر نظر ثانی کی اور اپنے مشوروں سے نوازا۔

سید سعادت حسین نقوی

0333-6381400

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولا علیؑ فرماتے ہیں جو کچھ قرآن پاک اور تمام آسمانی کتب میں ہے وہ سورہ الحمد میں ہے اور جو کچھ سورہ الحمد میں ہے وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں ہے اور جو کچھ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں ہے وہ بائے بسم اللہ میں ہے اور جو کچھ بائے بسم اللہ میں ہے وہ ب میں ہے اور جو کچھ ب میں ہے وہ نقطہ تحت الباء میں ہے اور وہ نقطہ تحت الباء میں علیؑ ہوں۔ (ینابیع المودۃ صفحہ ۶۷ تا ۶۹)

اسی کتاب کے صفحہ ۷۰ پر ہے کہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک رات مولا علیؑ نے نقطہ تحت الباء کی تفسیر شروع کی رات گزر گئی لیکن تفسیر ختم نہ ہوئی۔

تفسیر مجمع البیان میں ہے جو شخص نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھے اسکی نماز باطل ہے۔

تفسیر البرھان میں ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ۱۹ حروف ہیں اور ان کی وجہ سے جہنم کے ۱۹ موکلاں سے اور آتش جہنم سے نجات ملتی ہے۔ چار ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور چار ہزار برائیاں مٹادی جاتی ہیں۔

اور جب بچہ کو اُستاد بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھاتا ہے تو بچے کے والدین اور استاد کے لیے جنت کا پروانہ لکھ دیا جاتا ہے۔

ایڈورڈ کلاڈ نے اپنی کتاب Story of Alphabet میں حروف تہجی کے ماخذ لکھے ہیں اور ب سے مراد گھر اور نقطہ سے مراد گھر کا مالک لیا ہے اگر نقطہ نہ ہو تو حرف مہمل رہ جاتا ہے۔ اس لئے تو حضرت علیؑ نے دعوے سلونی کیا تھا۔

(۱) پارہ ۱ سورہ الفاتحہ آیۃ ۶-۷

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ٥ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ٥

ثابت قدم رکھ ہمیں صراط المستقیم پر۔ جس صراط پر تو نے اپنی نعمت نازل کی۔
ابو العالیہ حسنؒ بصری لکھتے ہیں کہ صراط مستقیم محمدؐ و آل محمدؐ کا راستہ ہے۔ معالم التنزیل جلد ۱ صفحہ ۱۰ طبع بمبئی امام خازن لکھتے ہیں کہ جنت میں پہنچنے کا راستہ امیر المومنین علیؑ ہیں اس راستے کی استقامت برقرار رہے گی۔ باقی تمام راستے ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ اور تفسیر باب التنزیل جلد ۱ صفحہ ۱۷ طبع مصر، تفسیر طبری جلد ۱ صفحہ ۵۷ تفسیر قرطبین جلد ۱ صفحہ ۱۴۷ ینابیع المودۃ صفحہ ۱۱۱ ارجح المطالب صفحہ ۱۰۸ اور دیگر کئی تفاسیر میں یہی مضمون درج ہے۔

علامہ شیخ سلمان قندوزی نے تحریر فرمایا کہ رسول پاکؐ نے حضرت علیؑ کو مخاطب کر کے صاف لفظوں میں فرمایا۔ یا علیؑ جو تیری پیروی کرے گا نجات پائے گا اور جو تجھ سے پھر جائے گا ہلاک ہوگا۔ تو ہی طریق واضح اور صراط مستقیم ہے۔

ینابیع المودۃ صفحہ ۱۰۹ پر امام جعفر صادقؑ کا فرمان ہے کہ صراط مستقیم امیر المومنینؑ اور انکی معرفت ہے۔ (تفسیر البرھان صفحہ ۲۹ طبع ایران)

حسنہ ابراہیم بن ھشام میں امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ صراط مستقیم سے مراد امیر المومنینؑ اور انکی امامت پر اعتقاد رکھنا ہے۔ (تفسیر البرھان جلد ۱ صفحہ ۲۵)

غایۃ المرام میں ابراہیم بن محمد حموینی شافعی، فرائد السبطین میں نسخہ جھنی سے مروی ہے کہ امام باقرؑ نے فرمایا کہ ہم (اہلبیتؑ) اللہ کے مختار ہیں۔ اللہ کی طرف سے

ہم ہی صراط مستقیم ہیں ہم ہی واضح اور غیر مبہم راہ حق ہیں۔

سورہ بقرہ کی فضیلت میں پاک رسولؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس سورہ کی پہلی چار آیتیں پڑھ کر آیت الکرسی پڑھے پھر پانچویں اور چھٹی آیتیں پڑھے اور پھر اس سورہ کی آخری تین آیتیں پڑھے تو وہ خود اور اس کے اہل وعیال اور مال ایسی حالتوں سے محفوظ رہیں گے۔ جن کو وہ ناپسند کرتا ہو۔ شیطان اس سے دور رہے گا۔ اور قرآن کبھی نہ بھولے گا۔ (تفسیر البرھان جلد ا صفحہ ۳۴)

(۲) پارہ الم ا سورہ بقرہ

الٓمّٓ ○

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا حروف مقطعات ۷۴ ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے حروف ہیں جو ہر اسم سے جدا کر کے لیے گئے ہیں جن کو ملانے کا اختیار نبیؐ یا امامؑ کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے۔ (تفسیر البرھان جلد ا صفحہ ۳۳)

اور ملا محسن تفسیر صافی صفحہ ا تا ۲ پر لکھتے ہیں کہ ان حروف میں سے مکرر حروف کو حذف کر دیا جائے تو یہ ۱۴ حروف باقی بچتے ہیں۔ اور یہ ایک لطیف نکتہ ہے کہ یہ تعداد چہاردہ معصومینؑ کی تعداد کے برابر ہے۔ اور راز اللہ رسولؐ اور راسخون فی العلم یعنی معصومینؑ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ باقی بچ جانے والے ۱۴ حروف یہ ہیں ص راط، ع ل ی، ح ق۔ ن م س ک ہ صراط علیؑ حق نمسکۃ۔ یعنی صراط علیؑ حق ہے، اسی کو اختیار کرو۔

(۳) پارہ الم : سورہ البقرہ ۲ آیۃ ۵

أُولَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ

الْمُفْلِحُوْنَ ○

یہی لوگ اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

شواھد التنزیل جلد ا صفحہ ۶۹ حافظ حاکم حسکانی حنفی نے اپنے سلسلہ سند سے حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت کی ہے۔کہ میں جب بھی حضورؐ کی خدمت میں ہوتا تھا اور حضرت علیؑ تشریف لاتے تھے تو آپؐ انکو آتا دیکھ کر فرماتے تھے کہ اے سلمان یہ آنے والا شخص اور اسکا گروہ ہی قیامت کے دن سرفراز ہوگا۔

(۴) پارہ الم ا سورہ البقرہ ۲ آیۃ ۲۷

اَلَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْمۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ ص ...الخ

جو لوگ خدا سے عہد و پیمان کر کے اسے توڑتے ہیں اور جن کا خدا نے وصل کرنے کا (یعنی ملانے کا) حکم دیا، ان میں فاصلہ کر دیتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں۔ یہی لوگ تو نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

یہ عہد جو لوگوں سے خدا کی ربوبیت محمد مصطفیٰؐ کی نبوت اور مولا علیؑ کی امامت و ولایت اور انکے شیعوں کی محبت اور کرامت کے بارے لیا گیا ہے۔

(۵) پارہ الم ا سورہ البقر ۲ آیۃ ۳۷

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○

پھر آدمؑ نے اپنے رب سے معذرت کے الفاظ سیکھے اللہ تعالیٰ نے ان اسماء کی برکت سے آدم کی توبہ قبول کرلی۔

تفسیر درمنثور جلال الدین سیوطی جلد ا صفحہ ۱۶ طبع مصر میں ہے۔کہ وہ اسماء جن کی برکت سے حضرت آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی وہ اسماء پنجتن پاک یعنی محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ ہیں۔تفسیر صافی صفحہ ۲۹ اور کافی میں امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے۔کہ دُعا کے الفاظ یہ تھے۔

اللھم بجاہ محمد و علی و فاطمہ والحسن و الحسین و طیبین من آلھم ۔(غایۃ المرام صفحہ ۳۴۴ تا ۳۴۳)

(۶) پارہ ا سورہ البقرہ ۲ آیۃ ۴۰

یٰبَنِیٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَوْفُوْا...الخ

اے بنی اسرائیل میری اس نعمت کو یاد کرو جس سے میں نے تمہیں سرفراز کیا اور میرے عہد و اقرار کو پورا کرو۔تو میں بھی اپنا عہد پورا کرونگا اور صرف مجھ سے ہی ڈرتے رہو۔

تفسیر صافی صفحہ ۳۰ تفسیر عیاشی میں ہے کہ امام جعفر صادقؑ سے اس آیت کے معنی دریافت کئے گئے تو فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ تم علیؑ کی ولایت جو خدا کی طرف سے فرض ہے تسلیم کرو میں تمہیں جنت دونگا۔اس شخص نے امام سے عرض کی خدا فرماتا ہے کہ:

(ادعونی استجب لکم)

تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کرونگا لیکن دعا قبول نہیں ہوتی فرمایا تم نے خدا سے جو عہد کیا تھا اسے پورا نہیں کرتے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم میرا عہد پورا کرو میں اپنا عہد پورا کرونگا اور وہ عہد ولایت امیر المومنین پر ایمان لانا ہے۔

(۷) پارہ ا سورہ البقرہ ۲ آیۃ ۴۲

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○

اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور نہ حق کو چھپاؤ حالانکہ تم جانتے ہو۔ پاک رسولؐ نے فرمایا حق علیؑ کے ساتھ اور علیؑ حق کے ساتھ اے اللہ حق کو ادھر پھیر دے جدھر علیؑ ہو۔ اس آیت کا مطلب واضح ہے۔

(۸) (پارہ ا سورہ بقرہ ۲ آیۃ ۵۸)

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُولُوا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ط وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ○

اور وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تم سے کہا کہ اس قریہ میں جاؤ اور اس میں سے جہاں چاہو فراغت سے کھاؤ۔ اور دروازے (حطہ) پر سجدہ کرتے ہوئے اور زبان سے حطہ کہتے ہوئے آؤ۔ تو ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور ہم نیکی کرنے والوں کو نیکی کا ثواب عطا کرتے ہیں۔

ابن ابی شبیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے فرمایا اس اُمت میں ہماری مثال سفینہ نوحؑ اور باب حطہ کی ہے۔

(تفسیر درمنثور جلد اول صفحہ ۷۲ سطر ا مطبوعہ مصر میں بھی یہی مضمون ہے)

(۹) پارہ ۱ سورہ البقرہ ۲ آیۃ ۸۲

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کئے وہی جنت کے اصحاب ہیں اور وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔

شواہد التنزیل جلد ا صفحہ ۹۰ حافظ حاکم حسکانی نے ابو بکر سیفی کے ذریعہ ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت بالخصوص محمدؐ و علیؑ اور انکی آلؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اور اسی کتاب کے صفحہ ۹۱ میں حافظ حاکم حسکانی نے امام ابو طاہر زیادی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ چار خصوصیات حضرت علیؑ کے علاوہ کسی میں نہیں ہیں۔

۱۔ حضرت علیؑ پہلے انسان ہیں جنہوں نے آنحضورؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔

۲۔ حضرت علیؑ ہر جنگ کے علمبردار رہے۔

۳۔ حضرت علیؑ ہی وہ واحد فرد ہیں جو جنگ حنین میں ثابت قدم رہے جب تمام صحابہ رسولِ خدا کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔

۴۔ حضرت علیؑ ہی وہ ہیں جنہوں نے رسولؐ پاک کی تجہیز و تکفین تنہا کی۔

(۱۰) پارہ ۱ سورہ البقرہ ۲ آیۃ ۱۲۴

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ط

وہ وقت یاد کرو جب ابراہیمؑ کے رب نے چند کلمات سے امتحان لیا۔

ینابیع المودہ صفحہ ۹۷ علامہ قندوزی نے اپنے سلسلۂ سند سے امام جعفر

صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو بھی یہی کلمات یعنی

اللھمہ بجاہ محمد وعلی وفاطمہ والحسن والحسین و طیبین من آلھم سکھائے گئے۔

(۱۱) پارہ ۱ سورہ البقرہ ۲ آیۃ ۱۴۰

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جس کے پاس خدا کی گواہی موجود ہو اور پھر وہ اسے چھپائے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے بے خبر نہیں ہے۔

اور دو گواہیاں تو تمام مسلمان دیتے ہیں۔ لیکن ایک گواہی کو چھپاتے ہیں اور وہ گواہی مولا علیؑ کی گواہی ہے۔

(لوامع التنزیل) میں لکھتے ہیں کہ یہ غدیر والی شہادت ہے۔ جو اسکو چھپاتا ہے وہ سب سے بڑا ظالم ہے اور تشہد کا مطلب گواہی دینا ہے۔ اور وہ مزید لکھتے ہیں کہ جس کا کلمہ دو گواہیوں والا ہے۔ وہ تشہد میں بھی دو گواہیاں دے لیکن جسکا کلمہ تین گواہیوں والا ہے وہ تشہد میں بھی تین گواہیاں دے اور آقائے خامنہ ای نے بھی اپنی کتاب نماز کی گہرائیاں میں لکھا ہے کہ نماز میں تشہد آیہ اولی الامر کے تحت پڑھتے ہیں اور اس آیت میں بھی تین اطاعتیں ہیں۔

(۱۲) پارہ ۲ سورہ البقرہ ۲ آیۃ ۱۴۳

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى

النَّاسِ...الخ

اور اسی طرح ہم نے تم کو عادل اُمت (امت وسطا) بنایا تا کہ باقی لوگوں پر تم گواہ بنو اور رسولؐ پاک تمہارے اوپر گواہ بنیں۔

سلیم بن قیس ہلالی شواہد التنزیل جلد ا صفحہ ۹۲ حاکم ابوالقاسم میں ہے۔

مولا علیؑ نے فرمایا اُمت عادل اور لوگوں پر گواہ ہم ہیں۔اور خاص ہم ہی اس سے مقصود ہیں۔اور حضرت رسولؐ خدا ہم پر گواہ ہیں۔اور زمین پر اسکی (یعنی خدا کی) مخلوق پر حجت اور گواہان خدا ہیں اور یہ آیت خاص ہمارے لئے ہے۔(شواھد التنزیل جلد ا صفحہ ۹۲)

(۱۳) پارہ ۲ سورہ البقرہ ۲ آیۃ ۱۵۵ تا ۱۵۶

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ......الخ

اور ہم ضرور تم کو خوف، بھوک اور مالوں، جانوں اور پھلوں کے نقصان سے آزمائیں گے اور اے رسولؐ ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو جن پر کوئی مصیبت پڑی تو کہنے لگے بے شک ہم اللہ کے لیے ہی ہیں اور اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔

تفسیر ثعلبی میں ہے۔حضرت امیر حمزہ کی شہادت کی خبر سن کر حضرت علیؑ نے سب سے پہلے إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا اور خدا کو ایسا پسند آیا کہ اس نے اس کی حکایت فرمائی اور پھر نماز میں آنجناب پر صلوۃ واجب قرار دی۔

(۱۴) پارہ سیقول ۲ سورہ البقرہ آیۃ ۲۰۷

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ ط

وَاللّٰہُ رَءُوۡفٌ بِالۡعِبَادِ ○

اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو اپنا نفس خدا کی مرضیاں خریدنے کے لئے بیچ دیتے ہیں اور خدا ایسے بندوں پر بڑا شفقت والا ہے۔

تفسیر ثعلبی احیاالعلوم۔ امام غزالی وغیرہ نے لکھا ہے۔ کہ جب پاک رسولؐ کو خداوند تعالیٰ نے ہجرت کا حکم دیا تو آپ نے مولا علیؑ سے فرمایا کہ تم میرے بستر پر سو جاؤ تاکہ کفار یہ سمجھتے رہیں کہ میں ہی سو رہا ہوں۔ مولا علیؑ نے فرمایا کہ اگر آپ کی جان میرے یہاں سو جانے سے بچتی ہے تو مجھے منظور ہے کفار ساری رات تلواریں تانے اردگرد پہرہ دیتے رہے اور مولا علیؑ اطمینان سے سوئے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل اور میکائیل کو فخر و مباحات کرتے ہوئے پوچھا کہ تم میں سے کون ہے جو دوسرے پر اپنی جان نچھاور کرے انہوں نے انکار کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا کہ جا کر مولا علیؑ کے سرہانے اور پائینتی کھڑے رہو اور انکی حفاظت کرو۔ ان دونوں ملائکہ نے آکر مولا علیؑ کو مبارک دی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی شان میں فخر و مباحات کیا ہے اور اپنی مرضیاں آپ کو دے دی ہیں آپ کا مثل کون ہے؟ (مختصراً)

اس روایت کو بے شمار مفسرین نے قریباً اسی طرح لکھا ہے چند ایک ذکر کرتا ہوں۔

۱۔ مستدرک حاکم
۲۔ محمد بن سائب کلبی (تفسیر التحصیل العلوم التنزیل جلد ۱ صفحہ ۹۴)
۳۔ ابو عبداللہ محمدؐ بن عبداللہ انصاری قرطبی (تفسیر قرطبی جلد ۳ صفحہ ۳۴۷)
۴۔ علامہ ابوالحسن شھبانی المعروف ابن اثیر اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ جلد ۴ صفحہ ۲۵
۵۔ علامہ ابوبکر نیشاپوری تفسیر نیشاپوری جلد ۱ صفحہ ۲۸۱

۶۔ علامہ گنجی کفایۃ المطالب صفحہ ۱۱۴

۷۔ علامہ عبد الرحمن صفوری نزھتہ المجالس جلد ۲ صفحہ ۱۶۸

۸۔ علامہ محب الدین طبری ذخائر العقبیٰ صفحہ ۸۸

۹۔ علامہ ابوالحسن واحدی اسباب النزول بر حاشیہ تفسیر جلالین جلد ۱ صفحہ ۴۲

۱۰۔ علامہ امام غزالی احیاء العلوم وغیرہ

(۱۵) پارہ سیقول ۲ سورہ البقرہ ۲ آیۃ ۲۱۳

وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

اللہ جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی ہدایت کرتا ہے۔

شواہد التنزیل جلد ۱ صفحہ ۶۴ ۔ ۶۵ پر حافظ حسکانی نے ابوسعد مغازلی کے ذریعہ حذیفہ ابن یمانی سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا اگر تم علیؑ کو حکمران بناؤ گے ۔ تو اسے ہادی اور مہدی پاؤ گے جو تمہیں صراط مستقیم پر لے کر چلے گا لیکن تم کبھی بھی ایسا نہ کرو گے۔

(۱۶) پارہ تلک الرسل ۳ سورہ البقرہ ۲ آیۃ ۲۵۶

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ... الخ

اور جو بھی طاغوت سے کفر کر کے اللہ پر ایمان لایا اور عروۃ الوثقیٰ کو تھام لیا جس میں انقطاع نہیں ہے۔

غایۃ المرام صفحہ ۲۴۴ پر احمد خوارزمی کے حوالہ سے عبد الرحمن بن ابو یعلی سے اور اسی کتاب میں اہلسنت کے سلسلہ سند سے ابن شاذان سے روایت کی ہے کہ رسول پاکؐ نے فرمایا اے علیؑ تم ہی عروۃ الوثقیٰ ہو۔

(۱۷) پارہ تلک الرسل ۳، البقرہ ۲ آیۃ ۲۶۱

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۝

ان لوگوں کی مثال دی ہے جو راہِ خدا میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔

(۱۸) پارہ تلک الرسل ۳، البقرہ ۲ آیۃ ۲۶۵

وَمَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ وَتَثْبِیْتًا...الخ

جو لوگ اپنا مال راہ خدا میں رضائے خدا حاصل کرنے اور اپنی ثابت قدمی کے اعتراف و اعلان کے بطور خرچ کرتے ہیں انکی مثال اس باغ جیسی ہے جسے بارانِ رحمت پہنچے اور دگنا پھل دے۔

تفسیر شواہد التنزیل صفحہ ۱۰۴ پر ہے کہ دونوں آیتیں مولا علیؑ کے حق میں نازل ہوئیں ہیں۔

(۱۹) پارہ تلک الرسل ۳، سورہ البقرہ آیۃ ۲۷۴

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ...الخ

جو لوگ اپنا مال رات میں اور دن میں چھپا کر اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں ان کے لئے اللہ کے ہاں اجر ہے اور انہیں نہ کسی قسم کا غم ہوگا نہ حزن و ملال۔

مناقب خوارزمی میں عبدالوہاب ابن مجاہد اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ جسے غایۃ المرام میں صفحہ ۳۴۷ پر لکھا ہے کہ حضرت علیؑ کے پاس چار

درہم تھے۔آپ نے ایک درہم رات کو ایک دن میں ایک خفیہ اور ایک اعلانیہ صدقہ دیا۔تو اللہ نے یہ آیت انکی شان میں نازل کی۔

(۲۰) پارہ تلک الرسل ۳ سورہ آل عمران ۳ آیۃ ۷

هُوَالَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ... الخ

وہی تو خدا ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی اس میں بعض آیتیں تو محکم ہیں۔جو اصل بنیاد کتاب ہیں اور کچھ آیتیں متشابہ ہیں۔جس کے معنی میں کئی پہلو نکل سکتے ہیں پس جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ انہی آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں تا کہ فساد برپا کریں۔اور اپنے مطلب میں ڈھال لیں۔حالانکہ خدا اور علم رکھنے والوں جو بڑے پایہ پر فائز ہیں (راسخون فی العلم) کے علاوہ انکا اصلی مطلب کوئی نہیں جانتا۔

انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم نے رسول پاکؐ سے پوچھا کہ راسخون فی العلم کون ہیں۔آپؐ نے فرمایا وہ لوگ ہیں جن کے ہاتھ نیکی کرنے والے۔زبان سچی دل مستقیم ہیں اور جو حرام پیٹ اور فرج سے محفوظ ہیں اور یہ صفات محمدؐ و آل محمدؐ کے علاوہ کسی میں نہیں ہیں۔(تفسیر درمنثور جلد ۲ صفحہ ۷ مطبوعہ مصر ۱۲)

(۲۱) پارہ تلک الرسل ۳ سورہ آل عمران ۳ آیۃ ۱۸

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ... الخ

خدا نے خود اس بات کی شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور تمام فرشتوں اور صاحبان علم جو عدل پر قائم ہیں کہ اس زبردست حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہی ہر چیز پر غالب اور دانا ہے۔

تفسیر صافی صفحہ ۸۰ بحوالہ تفسیر عیاشی صفحہ ۱۲ میں ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ سے مراد ہم اولوا العلم ہیں اور ہم ہی قائم بالقسط ہیں۔

(۲۲) پارہ تلک الرسل ۳ سورہ آل عمران ۳ آیۃ ۳۳ تا ۳۴

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ...الخ

بے شک خدا نے آدم اور نوح اور خاندان ابراہیم اور خاندان عمران کو سارے جہان سے برگزیدہ کیا ہے۔ بعض کی اولاد کو بعض سے اور خدا سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

طبرانی نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ میں حضرت علیؑ کے ساتھ یمن میں تھا اور حضرت علیؑ نے مال خمس سے لونڈی لے لی تھی۔ میں رسول خداؐ سے شکایت کرنا چاہتا تھا۔ یہ سن کر رسول خداؐ دروازے کی آڑ سے نکلے اور غصہ سے کہا ان لوگوں کا کیا حشر ہوگا جو علی سے عداوت رکھتے ہیں۔

یاد رکھو جس نے علیؑ سے بغض رکھا اور جدائی اختیار کی وہ مجھ سے چھوٹ گیا۔ علیؑ یقیناً مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ علیؑ میری طینت سے پیدا ہوئے اور یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا اے بریدہ اس لونڈی کی نسبت علیؑ کا حق کہیں زیادہ ہے۔

(صواعق محرقہ۔ تفسیر درمنثور جلد ۲ صفحہ ۱۸ طبع مصر)

(۲۳) پارہ تلک الرسل ۳ سورہ آل عمران ۳ آیہ ۵۱

اِنَّ اللّٰہَ رَبِّیۡ وَ رَبُّکُمۡ فَاعۡبُدُوۡہُ ؕ ہٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ○

میرا اور تمہارا تمام کا رب اللہ ہی ہے اس کی عبادت کرو یہی صراط مستقیم ہے۔

علامہ حسکانی نے ابوالحسن مجاولی کے ذریعہ ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا علیؑ تو واضح راہِ حق ہے تو صراطِ مستقیم ہے اور تو ہی یعسوب الدین ہے۔ (شواھد التنزیل جلد ا صفحہ ۵۸)

(۲۴) پارہ تلک الرسل ۳ سورہ آل عمران ۳ آیہ ۶۱

فَمَنۡ حَآجَّکَ فِیۡہِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الۡعِلۡمِ فَقُلۡ تَعَالَوۡا نَدۡعُ ...الخ

پس بعد اس کے کہ تیرے پاس علم آچکا ہے کوئی شخص عیسیٰؑ کے بارے میں جھگڑا کرے تو کہہ دو ہم بلائیں اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو، اپنے نفسوں کو اور تمہارے نفسوں کو اور خدا کی لعنت جھوٹوں پر قرار دیں۔

جب نصاریٰ مباہلہ کے لئے تیار ہوئے تو رسولِ پاکؐ نے سلمان فارسی کو ایک سرخ کمبل اور چار لکڑیاں دے کر بھیجا کہ اس میدان میں ایک چھوٹا سا سائبان کھڑا کر دیں اور خود اس شان سے نکلے کہ امام حسینؑ کو گود میں لیا۔ امام حسنؑ کو انگلی سے پکڑا، جناب سیدہؑ آپ کے پیچھے اور مولا علیؑ انکے پیچھے، بیٹوں کی جگہ نواسے، عورتوں کی جگہ بیٹی حضرت فاطمہؑ اور نفس کی جگہ حضرت علیؑ کو لیا۔ نصاریٰ کا سردار عبدالمسیح ان کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔ خدا کی قسم میں ایسے نورانی چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ پہاڑ کو

اپنی جگہ سے ہٹ جانے کو کہیں گے تو یقیناً ہٹ جائے گا۔ خیریت اسی میں ہے کہ مباہلہ نہ کرو ورنہ قیامت تک نصاریٰ میں سے ایک بھی باقی نہ بچے گا۔

تفسیر جلالین بیضاوی جلد اول صفحہ ۱۱۸ طبع مصر۔ رسولؐ خدا نے اس موقع پر فرمایا کہ اگر یہ لوگ مباہلہ کرتے تو خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تو یہ بندر اور خنزیر کی شکلوں میں مسخ ہو جاتے اور یہ سارا میدان آگ بن جاتا اور نجران کے سب رہنے والے حتیٰ کہ پرند بھی جل جاتے۔

(غایۃ المرام صفحہ ۳۰۰ صحیح مسلم جلد ۴)

(۲۵) پارہ لن تنالو ۴ سورہ آل عمران ۳ آیۃ ۹۶

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ... الخ

لوگوں کے لیے پہلا گھر کعبہ بنایا گیا۔ جو مکہ میں برکت والا اور تمام عالمین کے لیے ہدایت ہے۔ اس میں بہت سی روشن نشانیاں ہیں اور مقام ابراہیم ہے۔

خانہ کعبہ اس لئے عالمین کے لئے ہدایت ہے کہ اس میں روشن نشانیاں (یعنی ظہور) مولا علیؑ ہے۔ اور اول بیت محمدؐ و آل محمدؐ ہے۔

(۲۶) پارہ ۴ سورہ آل عمران ۳ آیۃ ۱۰۱

وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ○

جس نے اللہ سے تمسک کیا وہ صراطِ مستقیم کی ہدایت حاصل کرلے گا۔ جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول پاکؐ نے فرمایا اللہ نے علیؑ، زوجہ علیؑ اور اولادِ علیؑ کو روئے زمین پر اپنی حجت قرار دیا ہے۔ میری اُمت میں یہی علم کے

دروازے ہیں جوان تک پہنچ گیا وہ صراطِ مستقیم تک پہنچ گیا۔

(شواہدالتنزیل جلد ا صفحہ ۵۸، ینابیع المودہ صفحہ ۶۳)

سفینۃ البحار جلد ا صفحہ ۱۹۲ پر تفسیر کشاف کے مصنف نے تین اشعار مولا علیؑ کے حق میں لکھے ہیں ۔ترجمہ پیش ہے''اختلافات اور شکوک بہت زیادہ ہوگئے اور ہر شخص صراطِ مستقیم پر رہنے اور نجات کا مدعی ہے ۔میرا تمسک لا الہ الا اللہ سے ہے اس کے علاوہ میری محبت محمدؐ اور علیؑ سے ہے ۔اصحاب کہف کا کتا انکی محبت کی وجہ سے نجات پا گیا۔تو آل محمدؐ کی محبت میں مَیں کیسے محروم نجات رہونگا۔

(۲۷) پارہ ۴ سورہ آل عمران ۳ آیۃ ۱۰۳

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ص

اور تم سب ملکر خدا کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو۔

صواعقہ محرقہ، تفسیر ثعلبی میں امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے آپ نے آیت کے بارے میں فرمایا کہ ہم اہلبیتؑ خدا کی رسی ہیں جس کو خدا نے مضبوطی سے تھامے رکھنے کا حکم دیا ہے ۔(تفسیر قمی، تفسیر عیاشی، معانی الاخبار) غایۃ المرام صفحہ ۲۴۲ (سفینہ البحار جلد ا صفحہ ۱۹۳ ۔علامہ قمی ۔ ینابیع المودۃ صفحہ 119 ـ ۱۱۸ صواعق المحرقہ صفحہ ۹۳) ملتی جلتی احادیث ہیں۔

(۲۸) پارہ ۴ سورہ آل عمران ۳ آیۃ ۱۰۶ تا ۱۰۷

یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ...الخ

(اس دن سے ڈرو) جس دن کچھ لوگوں کے چہرے تو سفید نورانی ہونگے

اور کچھ (لوگوں) کے چہرے سیاہ۔ پس جن لوگوں کے منہ پر کالک ہوگی ہائے کیوں؟ تم تو ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے تھے اچھا تو (لو اب) اپنے کفر کی سزا میں عذاب کے مزے چکھو۔ جن لوگوں کے چہرے پر نور برستا ہوگا وہ تو خدا کی رحمت یعنی بہشت میں ہوں گے اور اسی میں سدا رہیں گے۔

(تفسیر صحیح بخاری اور جمع) بین صحیحین میں ہے کہ پاک رسولؐ نے فرمایا قیامت کے دن کچھ لوگوں کو حوض کوثر سے ہٹا کر کھینچتے ہوئے جہنم کی طرف لے جائیں گے۔ میں ان کو دیکھ کر پہچان لوں گا اور فرشتوں سے کہوں گا انکو دوزخ میں کیوں لئے جاتے ہو، ارے یہ تو میرے اصحاب ہیں فرشتے کہیں گے ان لوگوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی باتیں پیدا کیں۔ جب سے آپ ان سے جدا ہوئے یہ لوگ آپ کے دین سے ہمیشہ کے لئے اڑیوں کے بل پھر گئے اور مرتد ہو گئے۔ تفسیر قمی میں زیادہ تفصیل کے ساتھ درج ہے کہ پہلا، دوسرا، تیسرا اور چوتھا جھنڈا ہوگا۔ پہلا میری اُمت کے گوسالہ کا، دوسرا میری اُمت کے فرعون کا، تیسرا میری اُمت کے سامری کا اور چوتھا جھنڈا خارجیوں کا ہوگا اور وہ اپنے ماننے والوں کے ساتھ باری باری وارد ہونگے۔ اور میںؐ ان سے ثقلین کے بارے میں سوال کرونگا۔ وہ کہیں گے ثقل اکبر کو ہم نے چھوڑ دیا۔ تحریف کی اور پھاڑ دیا۔ جبکہ ثقل اصغر (یعنی اہلبیتؑ) کی ہم نے دشمنی کی بناء پر نصرت نہ کی اور چھوڑ دیا۔ ضائع کر دیا میںؐ ان سے کہونگا۔ جہنم میں اپنے سیاہ چہرے کو لیے ہوئے داخل ہو جاؤ جبکہ پانچوں جھنڈا امام المتقین۔ سید الوصیین، قائد الغرالمحجلین وصی رسولؐ رب العالمین کا میرے پاس وارد ہو گا۔ ان سے بھی پوچھوں گا تم نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ وہ جواب دیں گے۔ کہ ثقل اکبر (قرآن) کی ہم نے پیروی کی اور ثقل اصغر (اہل بیتؑ) سے

ہم نے محبت اور موالات کی اور ان کی یہاں تک مدد کی کہ ان کے لئے ہمارے خون تک بہائے گئے۔ پس میں ان سے کہونگا کہ تم سیر و سیراب ہو کر نورانی چہرہ لے کر جنت میں چلے جاؤ۔ اس کے بعد رسولؐ خدا نے یہ آیات پڑھیں:

(یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ)

(۲۹) پارہ ۴ سورہ آل عمران ۳ آیۃ ۱۱۰

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ ...الخ

تم کیا اچھے گروہ ہو کہ لوگوں کی ہدایت کے واسطے پیدا کئے گئے ہو تم (لوگوں کو) اچھے کام کا حکم دیتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور خدا پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی (اسی طرح) ایمان لاتے تو ان کے حق میں بہت اچھا ہوتا ان میں سے کچھ ہی تو ایمان دار (والے) ہیں اور اکثر بدکار۔

تفسیر ابن ابی حاتم نے حضرت ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ خیر امۃ ہم اہل بیت رسولؐ ہیں۔ تفسیر سیوطی جلد دوم صفحہ ۶۴ سطر ۱۴ مطبوعہ مصر غایۃ المرام صفحہ ۲۵۸ تا ۲۵۷ میں علامہ بحرانی نے اہلسنت محمد ابن سائب کلبی سے روایت کی کہ ابوحنیفہ نے امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا کہ معروف کیا ہے۔ آپ نے فرمایا معروف سے وہی ہستی مراد ہے جو ارض و سماء میں معروف ہے اور وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔ جو زمین کی خبروں سے زیادہ آسمان کی خبریں جانتے ہیں۔

(۳۰) پارہ ۴ سورہ آل عمران ۳ آیۃ ۱۱۲

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ

وَحَبۡلٍ مِّنَ النَّاسِ۔

جہاں کہیں بھی ہونگے ذلت انکا مقدر بنا دی گئی ماسوائے ان لوگوں کے جو حبل من اللہ اور حبل من الناس سے منسلک ہونگے۔

جابر ابن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ اہل یمن کا ایک وفد آنحضورؐ کی خدمت میں آیا۔ آپؐ نے پہلے ہی اطلاع دی کہ اہل یمن بڑے فاخرہ لباس پہن کر آ رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل نرم اور ایمان واضح ہیں اور اس قوم میں سے وہ منصور ہوگا جو ستر ہزار کا لشکر لے کر میرے وصی کے وصی کی نصرت کرے گا۔ انکی تلواروں کے میان میں کستوری ہوگی۔ اہل یمن نے عرض کی یا رسولؐ اللہ آپکا وصی کون ہے۔ آپ نے فرمایا وہی ہے جسے اللہ نے حبل اللہ کہہ کر اس سے تمسک رکھنے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے عرض کی ہمیں حبل اللہ کی نشاندہی فرمائیں۔ آپ نے فرمایا وہ جسے اللہ نے حبل من اللہ و حبل من الناس فرمایا ہے۔ انہوں نے عرض کی قبلہ آپ کا وصی کون ہے۔ آپ نے فرمایا میرا وصی وہ ہے جس کے متعلق ارشاد قدرت ہے کہ اس دن کو یاد کرو جس دن کچھ لوگ حسرت سے کہیں گے کاش ہم نے جنب اللہ سے غفلت نہ کی ہوتی۔ انہوں نے عرض کی قبلہ وہ جنب اللہ کون ہے۔ آپ نے فرمایا میرا وصی وہ ہے جسے اللہ نے غور سے دیکھنے والوں کے لئے علامت قرار دیا ہے۔ اگر تم میرے گرد بیٹھنے والوں میں سے دل کی نگاہوں سے دیکھو اور کانوں سے میری بات سنو تو تم خود پہچان لوگے۔ کہ ان میں میرا وصی کون ہے اور تم اسے اسطرح پہچان لوگے۔ جس طرح تم مجھے نبیؐ کی حیثیت سے پہچانتے ہو۔ ان صفوں میں دیکھو ایک ایک چہرہ غور سے دیکھو جہاں تمہارے دل رک جائیں سمجھ لو میرا وصی وہی ہے۔ لیکن اللہ نے اپنی

کتاب میں میرے جد امجد کی وہ دعا جو انہوں نے مانگی لکھ دی ہے کہ "لوگوں کے دلوں کو انکی طرف جھکا دے" جابرؓ کہتے ہیں کہ بنی اشعرین میں سے ابو عامر. بنی خولان میں سے ابو غزہ ۔ بنی دوس میں سے ظھیان ۔ عثمان ابن قیس، عز اور لاحق بن علاقہ اٹھے ایک ایک صف میں ایک ایک چہرے کو دیکھا ۔ بالآخر حضرت علیؑ پر آ کر تمام رک گئے ۔ پھر آپ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر عرض کیا ۔ قبلہ ہمارے دل تو اس شخص سے ادھر اُدھر نہیں جاتے ۔ آپ نے فرمایا اللہ نے تمہیں بابصیرت دل دیا ہے کہ بتانے سے قبل تم نے میرے وصی کو پہچان لیا ہے ۔ انہوں نے آنسو بہاتے ہوئے باآواز بلند عرض کیا ۔ آقا ہم نے ایک ایک کو دیکھا لیکن ہمارا دل نہیں بھرا ۔ جب ہماری نگاہیں حضرت علیؑ پر پڑیں تو ہمارے دل ہمارے قابو میں نہ رہے ۔ ہماری فکر مطمئن ہوگئی ۔ ہمارے کلیجے ٹھنڈے ہوگئے ۔ ہماری آنکھوں سے بے ساختہ آنسو ٹپک پڑے ۔ ہمارے دل دھڑکنے لگے ۔ ہمیں ایسے معلوم ہوا یہ ہمارا باپ ہے اور ہم اس کے بیٹے ہیں ۔ جابر کہتے ہیں یہ لوگ ہمیشہ حضرت علیؑ کے ساتھ رہے ۔ جنگ جمل اور جنگ صفین میں آپ کا ساتھ دیا اور صفین میں شہید ہوئے یہ وہ لوگ تھے جن کے متعلق حضرت علیؑ کے ساتھ رہنے، جنتی ہونے اور دوزخ سے دور رہنے کی پیشگوئی کر دی تھی ۔

(غایۃ المرام صفحہ ۲۴۲ علامہ بحرانی)

(۳۱) پارہ ۴ سورہ آل عمران ۳ آیۃ ۱۴۴

اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ط

اگر محمد فوت ہوجائیں یا شہید کردیئے جائیں تو کیا تم اپنے پچھلے پاؤں پر پھر جاؤ گے ۔

کچھ صحابہ نے اعلان غدیر کے بعد ابوذر سے اشھد ان علیا ولی اللہ کہتے

ہوئے سنا۔ انہوں نے آنحضورؐ سے آکر شکوہ کیا۔ آپ نے فرمایا کیا تم یوم غدیر میں اعلان ولایت علیؑ کا خطبہ بھول گئے۔ اور کیا تم نے نہیں سنا کہ میں نے کہا تھا کہ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ابوذر سے زیادہ سچا کوئی نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میرے بعد یقیناً تم لوگ اپنے پچھلے پاؤں پر پلٹ جاؤ گے۔ یعنی تم علیؑ ابن ابی طالبؑ کی خلافت اور ولایت سے انکار کر کے اپنے پچھلے قدموں پر پلٹ جاؤ گے۔ ابوھریرہ سے مروی ہے کہ رسول پاکؐ نے فرمایا قیامت کے دن کچھ صحابہ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے تو انہیں دھکیل دیا جائیگا۔ میرے پوچھنے پر بتایا جائیگا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ کے بعد بدعات کیں اور اپنے پچھلے پاؤں پر پلٹ گئے۔ (غایۃ المرام صفحہ ۴۰۶ـ۴۰۵ السیاستہ الحسینیہ صفحہ ۱۱۸

(علامہ عبدالعظیم ربیعی) السلافتہ فی امر الخلافہ علامہ عبداللہ)

(۳۲) پارہ ۴ سورہ آل عمران ۳ آیۃ ۱۴۴

وَ مَنۡ یَّنۡقَلِبۡ عَلٰی عَقِبَیۡہِ فَلَنۡ یَّضُرَّ اللّٰہَ شَیۡئًاؕ وسیجزی اللہ الشکرین○

جو شخص بھی اپنے پاؤں پر پلٹ گیا وہ اللہ کو ذرہ برابر بھی نقصان نہیں دے گا اللہ شکر گزاروں کو جزا دے گا۔

شواہد التنزیل جلد ا صفحہ ۱۳۶ میں ہے جنگ اُحد جب تمام صحابہ بھاگ گئے تو مولا علیؑ اور ابودجانہ انصاری آنحضورؐ کا دفاع کرتے رہے۔ اس وقت مذکورہ آیت مولا علیؑ کی شان میں نازل ہوئی۔

(۴۳) پارہ ۵ سورہ النساء ۴ آیۃ ۴۳

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا ...الخ

اے ایمان والو تم نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک تم جو منہ سے کہو وہ سمجھو بھی ۔ اور نہ جنابت کی حالت میں یہاں تک کہ غسل کر لو ۔ مگر راہ کی راہ داری میں جب غسل ممکن نہ ہو تو البتہ ضرورت نہیں ۔ اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو ۔ یا تم میں سے کسی کو پاخانہ نکل آئے یا عورتوں سے صحبت کی ہو ۔ اور تم کو پانی میسر نہ آئے تو پاک مٹی پر تیمم کر لو اپنے ہاتھ اور منہ پر مٹی سے بھرا ہوا ہاتھ پھیر لو، بیشک خدا معاف کرنیوالا اور بخشنے والا ہے ۔

مشکواۃ صفحہ ۲۹۶ سطر ۱۰ مطبوعہ لکھنو مع شرح مظاہر الحق میں ہے کہ عابری السبیل سے مراد عام مساجد ہیں ۔ لیکن مسجد الحرام اور مسجد نبویؐ میں سے ایسی حالت میں گزرنا منع ہے بلکہ حرام ہے ۔ لیکن یہ حکم رسول پاکؐ اور انکے اہلبیتؑ کے لئے نہیں ہے اسی لئے مسجد نبویؐ میں آنے والے تمام صحابہ کے دروازے بند کرا دیئے گئے سوائے پاک رسولؐ اور مولا علیؑ کے ۔

(۴۴) پارہ ۵ سورہ النساء ۴ آیۃ ۵۹

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ج

اے ایمان والو خدا کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اور اولی الامر (صاحبان امر) کی اطاعت کرو ۔

تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۳۵۷ طبع مصر میں ہے کہ بارہ اماموں کے سوا نہ کوئی مدعی ہے اور نہ دعویٰ کر سکتا ہے۔ پاک رسولؐ فرماتے ہیں میں علیؑ. فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ اور امام حسینؑ کی اولاد میں ۹ امامؑ سب پاک و پاکیزہ اور معصوم ہیں۔

(مودۃ القربیٰ صفحہ ۱۵۸)

تفسیر کافی، صافی، عیاشی بحث کرتے ہیں کہ دُنیا کے بادشاہ اس سے مراد نہیں ہیں کیونکہ رسول پاکؐ کا فرمان ہے کہ جو زمانے کے امامؑ کی معرفت کے بغیر مرا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس سے مراد زمانے کے بادشاہ نہیں ہوسکتے۔ جابر ابن عبداللہ انصاری سے حدیث روایت ہے کہ ''اولی الامر'' سے مراد آئمہ من اہلبیتؑ ہیں۔ مفردات صفحہ ۲۴ (عربی) طبع کراچی مناقب المرتضیٰ صف ۶۴ ینابیع المودت صفحہ ۱۱۰ امام راغب ارجح المطالب صفحہ ۱۰۵ ابوالحسن مجاولی نے صواعق محرقہ میں ابن حجر نے امام باقرؑ سے روایت کی ہے کہ لوگ ہم اہلبیتؑ سے حسد کرتے ہیں۔

(۳۵) پارہ ۵ سورہ النساء ۴ آیۃ ۶۹

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ...الخ۔

اور جس شخص نے اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کی تو ایسے لوگ ان مقبول بندوں کے ساتھ ہوں گے جنہیں خدا نے اپنی نعمتیں عطا کی ہیں۔ یعنی انبیاء صدیقین، شہدا اور صالحین اور یہ لوگ کیا ہی اچھے رفیق ہیں۔

حدیث رسولؐ کے مطابق انبیاء سے مراد رسول اکرمؐ صدیقین سے مراد علیؑ شہداء سے امام حسینؑ اور صالحین سے مراد باقی آئمہ ہیں۔ اور یہی شفاعت کر سکتے ہیں۔

(تفسیر صافی صفحہ ۱۱۴ بحوالہ کافی، شواھد التزیل صفحہ ۱۵۴ تا ۱۵۳)

(۳۶) پارہ ۵ سورہ النساء ۴ آیۃ ۸۳

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ...الخ

اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی بات آئی ۔انہوں نے اس کو مشہور کر دیا اور اگر وہ اسے رسول تک اور ان میں سے جو اللہ کے امر والے ہیں تک پہنچاتے جو بات کی تہ تک پہنچ جاتے ہیں وہ اسکی حقیقت کو جان لیتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل نہ ہوتا اور اس کی رحمت بھی نہ ہوتی تو بہت تھوڑوں کے سوا سب شیطان کی پیروی کر لیتے ۔

تفسیر صافی صفحہ ۱۱۵ پر بحوالہ الجوامع جناب امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ یہ استنباط کرنے والے آئمہ معصومینؑ ہیں تفسیر عیاشی میں امام علی رضاؑ سے منقول ہے کہ ان سے محمدؐ وآل محمدؐ مراد ہیں جو قرآن مجید سے استنباط کرتے ہیں اور حلال وحرام کر پہچانتے ہیں اور وہی اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر حجت ہیں ۔ اکمال الدین میں جناب امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ جس نے خدا کی ولایت اور اللہ تعالیٰ کے علم سے استنباط کرنے والوں کو انبیاء کے گھر والوں کے سوا کسی اور جگہ قرار دیا۔ اس نے اللہ عزوجل کے حکم کی مخالفت کی اور جاہلوں کو اولی الامر سمجھا جو خود ہدایت یافتہ نہیں ہیں ۔انکو ہادی مانا اور گمان کر لیا کہ وہ علم خدا سے استنباط کرنے والے ہیں ۔تو انہوں نے خدا پر بہتان باندھا اور حکم خدا اور اطاعت خدا سے دور ہوئے اور فضل خدا کو جہاں خدا نے مقرر فرمایا تھا۔ وہاں قائم نہ رکھا نتیجہ یہ ہوا کہ خود بھی گمراہ ہوئے اور اپنے ماننے والوں کو بھی گمراہ کیا۔ پس قیامت کے دن خدا کے سامنے کوئی حجت نہ چل سکے گی ۔

(۳۷) پارہ ۶ سورہ المائدہ ۵ آیۃ ۳ آخری حصہ

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ...الخ

مقتل الحسینؑ از خوارزمی جلد ۱ صفحہ ۴۸ تا ۴۶ میں ابو سعید خدری سے

روایت ہے ۔کہ غدیر کے دن جب رسول پاکؐ نے غدیر کے مقام پر حضرت علیؑ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بلند کیا اور یہ کہا کہ

"مَنْ کُنْتُ مَوْلَا فَهٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَا"

اور ابھی مولا کا ہاتھ پاک رسولؐ کے ہاتھ میں تھا کہ یہ آیت نازل ہوئی (السیاستہ الحسینیہ صفحہ ۱۰۸ شیخ عبدالعزیز نے ربیعی السلافتہ فی امر الخلافۃ میں لکھا کہ جب ابوذر غفاریؓ نے اذان میں اشھدان علیا ولی اللہ کہا تو صحابہ نے آنحضورؐ سے شکایت کی تو آپ نے فرمایا کیا تمہیں غدیر خم پر میرا خطبہ یاد نہیں اور کیا تم نے مجھ سے نہیں سنا کہ ابوذرؓ سے زیادہ سچا اس آسمان کیے نیچے اور اس زمین سے اوپر اور کوئی نہیں ہے۔

(۳۸) پارہ ۶ سورہ المائدہ ۵ آیۃ ۳ آخری حصہ

اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ...الخ

آج کفار تمہارے دین سے مایوس ہو گئے، تم ان سے نہ ڈرو بلکہ صرف مجھ سے ہی ڈورو۔آج میں نے تمہارے دین کو کامل (اکمل) کر دیا۔اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے دین (اسلام) کو پسند کر لیا۔

تفسیر درمنثور۔علامہ جلال الدین سیوطی جلد ۲ صفحہ ۲۰۹ سطر ۳ تا ۵ جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری حج سے فارغ ہوئے تو راستہ میں غدیر خم کے مقام پر ۱۸ ذی الحج کو یا ایھا الرسول بلغ کی آیت نازل ہوئی تو آپ نے سب لوگوں کو روکا اور طویل خطبہ دے کر فرمایا۔من کنت مولا فھذا علی ومولی۔مولا علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر

بلند فرمایا۔ جس جس کا میں مولا ہوں اُس اُس کا یہ علیؑ مولا ہے۔ خدایا اسے دوست رکھ جو اسے دوست رکھے اور اسے دشمن رکھ جو اسے دشمن رکھے اُس کی مدد کر جو اس کی مدد کرے اور اسے ذلیل کر جو اسے ذلیل کرے۔ لوگوں نے مبارک باد دی اور حضرت عمر نے بھی کہا اے علیؑ مبارک ہو آپ ہمارے اور کل مؤمنین اور مومنات کے مولیٰ ہو گئے (مشکوٰۃ) اس کے بعد یہ آیت مبارک نازل ہوئی یعنی آج تمہارا دین مکمل بلکہ اکمل ہوگیا۔ اس روایت کو ۳۰ صحابہ نے نقل کیا ہے۔

(۳۹) پارہ ۶ سورہ المائدہ ۵ آیۃ ۵ آخری حصہ

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ز وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

جس شخص نے ایمان سے کفر کیا اسکے تمام اعمال حبط ہو جائیں گے۔ اور آخرت میں بھی وہی گھاٹے میں رہے گا۔ (ایمان سے مراد کل ایمان یعنی مولا علیؑ ہیں)۔

(۴۰) پارہ ۶ سورہ المائدہ ۵ آیۃ ۹

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ○

اللہ نے اہل ایمان اور اعمال صالح کرنے والوں سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے:

آنحضورؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اس آیت میں تو اور تیرے شیعہ مراد ہیں۔ میری اور تمہاری ملاقات حوض کوثر پر ہو گی۔

(غایۃ المرام صفحہ ۳۲۷ بحوالہ مناقب خوارزمی)

(۴۱) پارہ ۶ سورہ المائدہ ۵ آیۃ ۱۰

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ○

جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کی تکذیب کی وہ اصحاب جہنم ہیں

آنحضورؐ نے فرمایا اس آیت سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے ولایت علیؑ کا کفر کیا اور تکذیب کی۔ (غایۃ المرام ۴۱۶۔ ۴۱۷ بحوالہ مناقب خوازمی)

(۴۲) پارہ ۶ سورہ المائدہ ۵ آیۃ ۵۵

اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ... الخ

(آیۃ حصر) بے شک تمہارے مالک و سرپرست (اولی بالتصرف) خدا ہے اور اس کا رسول اور وہ جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں۔ اور حالت رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں۔

یہ آیت بمطابق شیعہ سنی مفسرین باتفاق حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ اور اس سے تصریحی طور پر خلیفہ بلافصل ہونا ثابت ہے جب مولا علیؑ نے حالت رکوع میں انگشتری سائل کو دی۔

(تفسیر صافی صفحہ ۱۳۷ تفسیر قمی) (غایۃ المرام صفحہ ۱۰۴، ۱۰۳، بحوالہ تفسیر ثعلبی)

بروایت حضرت ابوذر غفاریؓ) علامہ بحرانی اور علامہ حسکانی نے غیر شیعہ ذرائع سے پچاس کے قریب احادیث نقل کیں ہیں۔ خطط الشام جلد ۵ صفحہ ۲۵۱ پر محمد کرد علیؑ نے ابوھارون عبدی کی حدیث میں لکھا ہے۔ کہ میں خوارج کا ہم خیال تھا۔ ایک دن ابو سعید خدری نے کہا کہ لوگوں کو پانچ فرائض پر عمل کرنے کو کہا گیا تھا۔ چار پر تو عمل کیا

ایک کو چھوڑ دیا۔ میرے پوچھنے پر بتایا کہ نماز، روزہ، حج زکوۃ پر تو عمل کیا لیکن ولایت علیؑ ابن طالب کو چھوڑ دیا۔ میں نے کہا اس طرح تو لوگ کافر ہو گئے تو ابوسعید نے کہا اس میں میرا کیا قصور ہے۔ ولایت علیؑ بھی اسی طرح فرض اور واجب ہے جس طرح باقی چار فرائض۔

(۴۳) پارہ ۶ سورہ المائدہ ۵ آیۃ ۵۴

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ ... الخ

اے ایمان والو تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھر جائیگا تو کچھ پرواہ نہیں عنقریب ہی اللہ ایسے لوگوں کو ظاہر کردے گا جنہیں خدا دوست رکھتا ہوگا اور وہ خدا کو دوست رکھتے ہونگے۔ ایمانداروں کے ساتھ مل کر کافروں کے ساتھ خدا کی راہ میں جہاد کرینگے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی کچھ پرواہ نہ کریں گے۔ اور یہ خدا کا فضل و کرم ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور خدا تو بڑا گنجائش والا واقف کار ہے۔

یہ آیت مولا علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور جب قلعہ خیبر کسی طرح فتح نہ ہو رہا تھا تو پاک رسولؐ نے فرمایا تھا کہ کل میں علم اس مرد کو دونگا جو بڑھ بڑھ کر حملہ کرنیوالا اور غیر فرار ہوگا۔ خدا اور رسولؐ اسکے دوست ہونگے اور وہ خدا اور رسول کا دوست ہوگا۔ اور اسی کے ہاتھ سے خدا اس قلعہ کو فتح کریگا۔

(تفصیلی تفسیر کئی کتابوں میں ہے) تفسیر صافی صفحہ ۱۳۶

(۴۴) پارہ ۶ سورہ المائدہ ۵ آیۃ ۶۷

یَآیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ... الخ

اے رسولؐ جو حکم تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ پہنچادو اور اگر تم نے (فعلاً) ایسا نہ کیا تو تم نے رسالت پہنچائی ہی نہیں۔ خدا تم کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ خدا ہرگز کافروں کی قوم کو منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا۔

تفسیر: ابن ابی حاتم نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ یہ آیت غدیر خم میں حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ ابن مردویہ نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول پاکؐ کے زمانہ میں ہم اس آیت کو اس طرح پڑھا کرتے تھے۔ "یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك ان علی علیہ السلام مولی المومنین O تفسیر درمنثور علامہ جلال الدین سیوطی صفحہ ۲۹۸ جلد ۲ سطر ۸ مطبوعہ مصر لکھتے ہیں کہ رسولؐ پاک عرصہ سے یہ چاہتے تھے کہ مولا علیؑ کو اپنا خلیفہ نامزد کریں لیکن اپنے ساتھیوں کی مخالفت سے خوف کھاتے تھے۔ آخر غدیر خم کے مقام پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور رسولؐ پاک نے ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں کے سامنے مولا علیؑ کو اپنا خلیفہ نامزد کیا اور لوگوں نے مولا علیؑ کو مبارک باد دی اور کچھ نے اشعار بھی لکھے کچھ لوگوں نے مخالفت کی اور پاک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بحث بھی کی اور ان پر عذاب نازل ہوا اور سال سائل۔ بعذاب واقع (سورہ معارج) کی آیت بھی نازل ہوئی۔

(تفصیلی خطبہ دیا اور یہ حکم بھی دیا جو حاضر ہیں وہ اس حکم کو غائب تک پہنچا دیں) شواھد التنزیل جلد ۱ صفحہ ۱۹۰ تفسیر صافی صفحہ ۱۳۹ تا صفحہ ۱۸۳ الامامت والولایت۔

تفسیر طبری (حاشیہ) تفسیر نیشا پوری جلد ۶ صفحہ ۱۹۵۔ ۱۹۴ ذخائر العقبیٰ صفحہ ۶۷۔ مسند حنبل جلد ۴ صفحہ ۲۸۱۔ الفصول المہمہ (فصل اوّل) درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۹۸ تذکرہ الحفاظ جلد ا صفحہ ۱۰۔

(۴۵) پارہ ۸ سورہ انعام ۶ آیۃ ۱۵۱۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ج

انہیں کہہ دو میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ نے تم پر کیا حرام کیا اور اللہ سے شرک کبھی نہ کرنا اور والدین سے احسان کرنا۔

غایۃ المرام صفحہ ۵۴۴ میں حسن ابن شاذان سے اہلسنت سلسلہ روایت سے لکھا کہ آنحضور نے فرمایا کہ اللہ نے تم لوگوں پر میری اطاعت فرض اور نافرمانی حرام کی ہے۔ اور میری ہی اطاعت کی طرح میرے بعد علیؑ ابن ابی طالبؑ کی اطاعت فرض اور نافرمانی حرام کی ہے اور علیؑ کی نافرمانی سے اسی طرح منع کیا ہے جس طرح میری نافرمانی سے اللہ نے علیؑ کو میرا بھائی، میرا وزیر اور میرا وارث قرار دیا۔ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں علیؑ کی محبت ایمان اور بغض کفر ہے۔ علیؑ کا محب میرا محب اور علیؑ کا دشمن میرا دشمن ہے۔ جس کا میں مولیٰ ہوں اسکا علیؑ مولا ہے۔ میں اور علی اس امت کے باپ ہیں۔

(۴۶) پارہ ۸ سورہ انعام ۶ آیۃ ۱۵۳

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ج وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ... الخ

اور یہی میرا سیدھا راستہ ہے۔ اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تم کو خدا کے راستے سے بھٹکا کر تتر بتر کر دیں گے یہ وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے تمہیں حکم دیا ہے تا کہ تم پرہیز گار بنو۔

رسول اکرمؐ نے غدیر کے دن فرمایا تھا۔ کہ میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ایک قرآن اور دوسری میری عترت اہلبیتؑ یہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگے۔ یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچیں گے۔ (اسی لیے یہی صراط مستقیم ہے) غایۃ المرام صفحہ ۴۳۴ تفسیر صافی صفحہ ۱۶۷۔

(۴۷) پارہ ۸ سورہ انعام ۶ آیۃ ۱۵۷ تا ۱۶۰

أَوْ تَقُولُوا لَوْ أَنَّا أُنزِلَ عَلَيْنَا الْكِتَابُ لَكُنَّا أَهْدَىٰ مِنْهُمْ ج...الخ

یا یہ کہنے لگو کہ اگر ہم پر کتاب (خدا) نازل ہوتی تو ہم ان لوگوں سے کہیں بڑھ کر راہ راست پر ہوتے۔ اب تو یقیناً تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس ایک روشن دلیل اور ہدایت اور رحمت آچکی تو جو شخص خدا کی آیات کو جھٹلائے اور اس سے منہ پھیرے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا۔ جو لوگ ہماری آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں تو ہم انکے منہ پھیرنے کے بدلے میں عنقریب ہی بڑے عذاب کی سزا دیں گے۔ (اے رسولؐ) کیا یہ لوگ اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تمہارا پروردگار خود تمہارے پاس آئے یا تمہارے پروردگار کی کچھ نشانیاں تمہارے پاس آجائیں۔ حالانکہ جس دن تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں آجائیں گی تو جو شخص پہلے سے ایمان نہیں لایا ہوگا۔ یا اپنے مومن ہونے کی حالت میں خیر کا

کام نہیں کمایا ہوگا۔ تو اب اسکا ایمان لانا اسکو کچھ بھی فائدہ نہ دے گا۔ (اے رسولؐ) ان سے کہہ دو تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔ بے شک جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور کئی فریق بن گئے تمہیں ان سے کچھ سروکار نہیں۔ انکا معاملہ تو خدا کے حوالے ہے پھر جو کچھ وہ اس دنیا میں کیا کرتے تھے۔ انہیں بتا دیا جائے گا۔ اور جو شخص نیکی کے ساتھ آئے گا اسکو دس گناہ ثواب دیا جائے گا۔ اور جو شخص بدی کرے گا اس کی سزا بس اتنی ہی دی جائے گی اور اس پر ظلم نہ کیا جائیگا۔ اے رسولؐ ان سے کہہ دو کہ مجھے تو پروردگار نے صراط مستقیم کی ہدایت فرمائی ہے جو ابراہیم کا دین ہے۔ جو باطل سے ٹکرا کر چلتے تھے۔ وہ مشرکین میں سے نہ تھے۔

مولا علیؑ نے فرمایا کہ ہم اہلبیتؑ کی محبت ہی نیکی ہے اور جو شخص ہم سے دشمنی رکھے گا خدا اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔

(۴۸) پارہ ۸ سورہ الاعراف ۷ آیۃ ۱

الٓمّٓصٓ ○

ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ الٓمّٓصٓ سے خدا کی کیا مراد ہے۔ اور اس سے لوگوں کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا تجھ پروائے ہو ان مصالح (یعنی حروف مقطعات) کو تو کیا جانے۔ ایک معمولی بات اس سے یہ نکلتی ہے کہ الف کا (۱) لام کا (۳۰) م کے (۴۰) اور ص کے (۹۰) یہ ۱۶۱ ہوئے اس کا مطلب کہ تیرے بھائیوں (یعنی بنوامیہ) کی حکومت ۱۶۱ ھجری تک رہے گی۔ اور یہ اسی طرح ہوا اور ۱۶۱ ھجری میں بنوامیہ کی حکومت ختم ہوگئی (تفسیر صافی صفحہ ۱۶۸ بحوالہ تفسیر عیاشی)

(۴۹) پارہ ۸ سورہ الاعراف ۷ آیۃ ۱۶ تا ۱۷

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِىْ لَاَقْعُدَنَّ لهم صراطك المستقيم... الخ

(ابلیس) کہنے لگا چونکہ تو نے میری راہ ماردی تو میں بھی تیری سیدھی راہ (صراط مستقیم) پر بیٹھ جاؤں گا پھر ان کے آگے سے، پیچھے سے، دائیں سے اور انکے بائیں سے ان پر آپڑوں گا۔ اور انہیں بہکاوں گا اور تو ان میں سے بہت سوں کو ناشکرا پائے گا۔

چونکہ صراط مستقیم مولا علیؑ ہیں اس لئے شیطان مولا علیؑ کے راستے سے بہکائے گا اور انہیں دنیاداری کی باتیں اچھی بنا کر پیش کرے گا۔ اس لئے بہت لوگ اس کے بہکاوے میں آ کر ناشکرے ہو جائیں گے اور بھٹک جائیں گے۔

(تفسیر صافی صفحہ ۱۶۹، تفسیر عیاشی) (شواہد التنزیل جلد ۱ صفحہ ۶۱)

(۵۰) پارہ ۸ سورہ الاعراف ۷ آیۃ ۴۳

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدٰىنَا لِهٰذَا قف وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا... الخ

وہ کہتے ہیں کہ اس اللہ کی حمد ہے جس نے ہمیں یہ ہدایت دی ہے اگر اسکی ہدایت نہ ہوتی تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے۔

مازانی التاریخ جلد ۳ صفحہ ۱۵۶ میں علامہ قبیسی نے علامہ طبری کے ذریعے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ غدیر میں فرمایا اے لوگو جو کچھ میں نے تمہیں کہا ہے وہ تم بھی کہو اور علیؑ کو امیرالمومنینؑ کہہ کر سلام کرو۔ پھر آیت

تلاوت فرمائی۔

(۵۱) پارہ ۸ سورہ الاعراف ۷ آیۃ ۴۴ تا ۵۱

وَنَادٰی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَاوَعَدَنَا رَبُّنَا ...الخ

اور جنتی لوگ جہنم والوں سے پکار کر کہیں گے ہم نے تو بیشک جو ہمارے پروردگار نے ہم سے وعدہ کیا تھا ٹھیک ٹھیک پالیا۔تو کیا تم نے بھی جو وعدہ پروردگار نے تم سے کیا تھا ٹھیک پایا۔اہل جہنم کہیں گے ہاں تب ایک منادی ان کے درمیان ندا کرے گا۔کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے جو خدا کی راہ (یعنی سبیل اللہ جو مولا علیؑ کا لقب) سے لوگوں کو روکتے تھے اور اس میں خواہ مخواہ کجی پیدا کرتے تھے۔اور روز آخرت سے انکار کرتے تھے اور بہشت او دوزخ کے درمیان ایک حد فاصل ہے۔اور کچھ لوگ اعراف پر ہونگے جو ہر شخص (جنتی یا جہنمی کو) انکی پیشانیوں سے پہچان لیں گے اور وہ جنت والوں کو آواز دیں گے تم پر سلام ہو۔اور جب انکی نگاہیں پلٹ کر جہنمی لوگوں کی طرف پڑیں گی تو خدا سے عرض کریں گے کہ ہمیں ظالم لوگوں کا ساتھی نہ بنا۔اور اعراف والے کچھ جہنمی لوگوں کو ان کے چہرے دیکھ کر پہچان لیں گے اور آواز دیں گے۔اب نہ تو تمہارا جتھہ ہی تمہارے کام آیا اور نہ تمہاری شیخی ہی سودمند ثابت ہوئی۔جو تم دنیا میں کرتے تھے۔کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کی نسبت تم قسمیں کھا کر کہا کرتے تھے۔کہ ان پر خدا اپنی رحمت نہ کرے گا۔دیکھو آج یہ وہی لوگ ہیں جن سے کہا گیا ہے کہ وہ بے تکلف بہشت میں داخل ہو جائیں نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی آزردہ خاطر ہونگے اور دوزخ والے اہل بہشت سے لجاجت سے

آواز دیں گے کہ ہم پر تھوڑا سا پانی ہی انڈیل دو یا جو نعمتیں خدا نے تمہیں دی ہیں۔ ان میں سے کچھ دے دو تو اہل بہشت کہیں گے کہ خدا نے جنت کا کھانا پانی کافروں پر قطعی حرام کر دیا ہے۔ جن لوگوں نے دین کو کھیل تماشا بنا لیا تھا اور دُنیا کی چند روزہ زندگی نے انہیں فریب دیا تھا۔ جس طرح یہ لوگ ہماری حضوری کو بھولے بیٹھے تھے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔

شواھد التنزیل جلد ا صفحہ ۲۰۲ اور ۲۰۳ علامہ حسکانی ابن مردویہ (اہل سنت کے عالم) نے روایت کی ہے کہ یہاں موذن سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

علامہ حجر مکی صواعق محرقہ میں اور تفسیر ثعلبی میں ہے۔ کہ رجال علی الاعراف سے مراد علی" ابن ابی طالبؑ، عباسؑ اور حمزہؓ ہیں۔

تفسیر صافی صفحہ ۱۷۲ بحوالہ کافی تفسیر قمی

تفسیر مجمع البیان اور معانی الاخبار۔

حجاب تفسیر صافی صفحہ ۱۷۲ تا ۱۷۳ پر ہے کہ دونوں فریقوں کے درمیان ایک فصیل قائم کر دی جائے گی۔

تفسیر صافی صفحہ ۱۷۳ پر الاعراف کے معنی بلندیاں ہیں اور کافی میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا یہ وہ ٹیلے ہیں جو جنت اور دوزخ کے درمیان ہونگے۔ اور رجال سے مراد آئمہ معصومینؑ ہیں۔

کافی میں جناب امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ اعراف پر ہم ہونگے اور اپنی نصرت کرنے والوں کو علامتوں سے پہچان لیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ پہچانتا ہی نہیں مگر ہماری معرفت سے اور صاحب اعراف ہم ہیں اور ہم کو اللہ تعالیٰ صراط کے اوپر قائم کر دے گا۔ پس جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا مگر وہ جو ہم کو پہچانتا ہوگا اور ہم اسے

پہچانتے ہوں گے اور دوزخ میں کوئی نہ جائے گا مگر وہ جو نہ ہم کو پہچانتا ہو گا اور نہ ہم اسکو پہچانتے ہونگے۔

(۵۲) پارہ ۸ سورہ الاعراف ۷ آیۃ ۵۴

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ م بِاَمْرِهٖ ط

آفتاب مہتاب اور ستارے اس کے امر سے مسخر ہیں۔

جب صحابہ نے رسول پاکؐ سے پوچھا آفتاب کون ہے آپ نے فرمایا میں، قمر کون ہے فرمایا علیؑ اور نجوم سے مراد فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ ہیں۔

(۵۳) پارہ ۹ سورہ الاعراف ۷ آیۃ ۱۰۲

وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ج وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَ هُمْ لَفٰسِقِيْنَ ○

اور ہم نے ان میں سے اکثر لوگوں کو اپنے عہد پر نہ پایا اور ان میں سے اکثر کو بدکار ہی پایا۔

یہ یوم الست کے عہد کی بات ہے۔ جس دن اللہ نے تین عہد لیے یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ۔ (تفسیر صافی صفحہ ۱۷۹) یہ حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے۔)

(۵۴) پارہ ۹ سورہ الاعراف ۷ آیۃ ۱۵۷ (آخری حصہ)

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ... الخ

پس جو لوگ اس (نبی محمدؐ) پر ایمان لائے اور ان کی تعظیم کی اور ان کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو ان کے (رسولؐ کے) ساتھ نازل ہوا تو یہی لوگ فلاح پانے والے ہونگے۔

تفسیر صافی صفحہ ۲۷۲ پر امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کے یہاں نور سے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ مراد ہیں۔

(۵۵) پارہ ۹ سورہ الاعراف ۷ آیۃ ۱۶۱

وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ...الخ

جب ان سے کہا گیا کہ اس قریہ میں جا کر رہو سہو اور اسکے میووں کا جہاں تمہارا جی چاہے کھاؤ اور منہ سے حطہ کہتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ تو ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے۔ اور نیکی کرنے والوں کو ہم کچھ زیادہ ہی دیں گے۔

ابو سعید خدری نے رسول پاکؐ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ کی مثال باب حطہ کی ہے جو اس سے تمسک رکھے گا وہ مومن ہوگا۔ جو چھوڑ دے گا وہ کافر ہوگا۔ (مجمع الزوائد جلد ۱ صفحہ ۱۶۸ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۳) تفسیر در منثور جلد اوّل صفحہ ۷۲ سطر ۱ طبع مصر میں ابن ابی شیبہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اس اُمت محمدیہ میں ہماری مثال سفینہ نوحؑ اور باب حطہ کی ہے۔

(۵۶) پارہ ۹ سورہ الاعراف ۷ آیۃ ۱۷۲

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ م بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ...الخ

اور اے رسولؑ وہ وقت بھی یاد دلاؤ جب تمہارے پروردگا نے آدم کی اولاد کو پشتوں سے نکال کران سے اقرار لیا کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں تو سب کے سب بولے کہ ہاں ہم اس کے گواہ ہیں اور کہیں تم قیامت کے روز یہ نہ کہہ دو کہ ہم تو اس سے بے خبر تھے۔

تفیر فردوس الاخبار باب ۱۴ دیلمی میں ہے کہ اقرار محض اپنی خدائی کا نہ تھا بلکہ رسول پاکؐ کی رسالت حضرت علیؑ کی امامت اور ولایت کا بھی تھا اور یہ محض انسانوں سے نہ تھا بلکہ فرشتوں سے بھی لیا تھا اور رسول پاکؐ نے فرمایا کہ اگر لوگ جانتے کہ علیؑ کا نام امیرالمومنینؑ کب رکھا گیا تو ان کی فضیلت سے انکار نہ کرتے کیونکہ علیؑ کا نام امیرالمومنینؑ اس وقت رکھا گیا جب آدم کی روح اور جسد درست نہ ہوا تھا۔

(۵۷) پارہ ۹ سورہ الاعراف ۷ آیۃ ۱۸۱

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ۝

اور ہماری مخلوق میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حق کی ہدایت کرتے ہیں اور انصاف بھی کرتے ہیں۔

علامہ ابن مردویہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ زاذان نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ عنقریب اس امت کے تہتر ۷۳ فرقے ہو جائیں گے ان میں سے بہتر ۷۲ فرقے جہنمی اور ایک جنتی ہے اور یہ وہی لوگ ہوں گے جن کے بارے میں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اور یہ لوگ میں اور میرے شیعہ ہوں گے۔ (ینابیع المودت صفحہ ۱۰۹ تفسیر صافی صفحہ ۱۸۷ وتفسیر عیاشی)

(۵۸) پارہ ۱۰ سورہ توبہ ۹ آیۃ ۱۲

وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا ...الخ

اگر کچھ لوگ عہد کے بعد اپنی قسم توڑ کر دین میں طعنہ زنی کریں تو ایسے کفر کے رہنماؤں سے جنگ لڑو ان کی کوئی قسم نہیں ہے تاکہ یہ لوگ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں۔

مولا علیؑ نے جنگ جمل کے دن یہ آیت پڑھی اور فرمایا ان لوگوں نے کسی جبر و اکراہ کے بغیر میری بیعت کی اور بلا وجہ میرے بیعت توڑ دی۔ (شواھد التنزیل جلد ا صفحہ ۲۰۹ علامہ جسکانی)

(۵۹) پارہ ۱۱ سورہ توبہ ۹ آیہ ۱۱۹

یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُو اتَّقُوا اللّٰہَ وَ کُوْنُوْ مَعَ الصّٰدِقِیْنَ○

ایمان والو خدا سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

تفسیر ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے اور ابن عساکر نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی کہ صادقین سے مراد علی ابن ابیطالب ہیں۔

(تفسیر درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۹۰ سطر ا مطبوعہ مصر، (تفسیر صافی صفحہ ۲۱۹ بحوالہ کافی امام جعفر صادقؑ)

(۶۰) پارہ ۱۰ سورہ توبہ ۹ آیہ ۱۷ (آخری حصہ)

اُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ وَفِی النَّارِ ھُمْ خَالِدُوْنَ○

ان کے اعمال حبط کر لئے جائینگے اور ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

رسول پاکؐ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا اے اللہ تو نے مجھے ولایت علیؑ کی تبلیغ سونپی وہ میں نے ادا کر دی ہے۔ تو نے مجھے تکمیل دین کی سند بھی دے دی ہے۔

اور لوگوں میں جو شخص علیؑ اور اولاد علیؑ میں سے تاقیامت آئمہ کی اقتدا نہیں کرے گا انکے اعمال حبط ہو جائینگے اور ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہیں گے۔ یاد رکھو

ابلیس کو جنت سے حسد آدم کی وجہ سے نکالا گیا تھا۔ تم علیؑ اور اولاد علیؑ سے حسد نہ کرنا۔ ورنہ تمہارے اعمال حبط ہو جائینگے اور قدم ڈگمگا جائیں گے۔
(ماذا فی التاریخ جلد ۲ صفحہ ۱۴۶۔ ۱۴۷ علامہ قبیسی بحوالہ طبری)

(۶۱) پارہ ۱۱ سورہ یونس ۱۰ آیۃ ۳۵

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ...الخ

اے رسولؐ ان سے کہہ دو کے تمہارے بنائے ہوؤں (شریکوں) میں کوئی ایسا بھی ہے جو حق کی راہ دکھا سکے اور تم ہی کہہ دو کہ خدا حق کی راہ دکھاتا ہے تو جو حق کی راہ دکھاتا ہے وہ زیادہ حق دار ہے کہ اس کے حکم کی پیروی کی جائے یا وہ شخص جو دوسروں کی ہدایت تو درکنار خود جب تک اسے حق کی راہ نہ دکھائی جائے دیکھ نہیں پاتا۔ تم کیسا حکم لگاتے ہو۔

امام محمد باقرؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے راہ حق دکھانے والے ہم محمدؐ و آل محمدؐ ہیں اور دوسرے سب ہماری ہدایت کے محتاج ہیں۔
(تفسیر صافی صفحہ ۲۲۳ بحوالہ تفسیر قمی)

(۶۲) پارہ ۱۲ سورہ ھود ۱۱، آیۃ ۱۲

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ...الخ

تو جو چیز تمہارے پاس وحی کے ذریعہ بھیجی ہے ان میں سے بعض کو شاید تم اس خیال سے چھوڑ دینے والے ہو اور تنگ دل ہوتے ہو کہ مبادہ یہ لوگ کہہ بیٹھیں کہ

ان پر خزانہ کیوں نہ نازل کیا یا ان کی تصدیق کے لیے کوئی فرشتہ کیوں نہ آیا تم تو صرف ڈرانے والے ہو۔ خدا ہر چیز کا ذمہ دار ہے۔

عیاشی اپنی تفسیر میں زید ابن ارقم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبریلؑ عرفہ کے دن شام کو حضرت علیؑ کی خلافت کا حکم لے کر نازل ہوئے یہ سن کر آپ مخالفین کی تکذیب کے خوف سے دل تنگ ہوئے باوجود اس کے کچھ لوگوں کو مشورہ کے لیے بلایا جن میں میں بھی تھا۔ یہاں کچھ ایسی باتیں ہوئیں کہ رسول پاکؐ رنجیدہ ہو گئے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علیؑ کی خلافت کا حکم کئی بار نازل ہوا لیکن رسول پاکؐ نے اس فرض کو غدیر خم پر ادا کیا جب آیتہ **يَآ اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغ** نازل ہوئی۔

(۶۳) پارہ ۱۲ سورہ ھود ۱۱ آیۃ ۱۷ تا ۲۳

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ...الخ

تو کیا جو (رسول خداؐ) اپنے پروردگار کی طرف سے واضح اور روشن دلیل پر ہو اور اس کا گواہ جو اس میں سے ہو اور اس سے قبل موسیٰ کی کتاب جو پیشوا اور رحمت تھی۔ اس کی تصدیق کرتی ہو۔ وہ سب اس پر ایمان لائے ہوں اور جو گروہ (فرقے) اس کا انکار کرتے ہوں ان کا ٹھکانا جہنم ہے تم کہیں اس کی طرف سے شک میں نہ رہنا بیشک یہ تمہارے رب کی طرف سے حق ہے۔ مگر بہت سے لوگ ایمان نہیں لاتے اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو خدا پر بہتان باندھے ایسے لوگ اپنے پروردگار کے حضور پیش کیے جائیں گے اور گواہ کہیں گے یہی لوگ اپنے پروردگار پر جھوٹ باندھتے تھے اور سن رکھو کہ ظالموں پر خدا کی پھٹکار ہے جو سبیل اللہ سے لوگوں کو روکتے تھے اور اس

میں کجی نکالنا چاہتے تھے اور یہی لوگ آخرت کے بھی منکر ہیں ۔ یہ لوگ روئے زمین پر خدا کو نہ ہرا سکے ۔ اور نہ خدا کے سوا ان کا کوئی سرپرست ہوگا ان کا عذاب دوگنا کردیا جائے گا یہ لوگ حسد کے مارے نہ کچھ دیکھ سکتے تھے نہ کچھ سن سکتے تھے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنا ہی گھاٹا کیا اور ان کی افترا پردازیاں انہیں چھوڑ کر چلتنت ہوگئیں ۔ اس میں شک نہیں یہی لوگ قیامت کے دن گھاٹا اٹھانے والے ہوں گے ۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اور اپنے رب کے سامنے عاجزی سے جھکے یہی لوگ جنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔

جناب موسیٰ کاظمؑ اور امام علی رضاؑ سے منقول ہے کہ امیر المومنینؑ آنحضرتؐ کی رسالت پر شاہد ہیں اور رسول پاکؐ اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل ہیں ۔ تفسیر مجمع البیان میں امام محمد باقرؑ اور امام علی رضاؑ سے منقول ہے کہ اس آیت میں ''شاھد منہ'' سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں جنہوں نے رسول پاکؐ کے حق میں گواہی دی ۔ اور لفظ منہ سے مراد یہ ہے کہ جناب امیر اور رسول خدا ایک ہی نور سے ہیں ۔ تفسیر عیاشی میں امام محمد باقرؑ سے یہی منقول ہے اور خود جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ قریش میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کے بارے میں کوئی نہ کوئی آیت نازل نہ ہوئی ہو ایک شخص نے پوچھا کہ آپ کے بارے میں کونسی آیت نازل ہوئی، آپ نے فرمایا کہ کیا تو نے سورہ ھود کی یہ آیت نہیں پڑھی پھر یہی آیت تلاوت فرمائی ۔ (تفسیر صافی صفحہ ۲۳۲)

(تفسیر در منثور جلد ۳ صفحہ ۳۲۴ سطر ۱۶ مطبوعہ مصر) ابن ابی حاتم ۔ ابو تمیم بن ابن عساکر، ابن مردویہ، ان کے علاوہ تفسیر کبیر پارہ ۱۲ صفحہ ۱۰ جلد ۵ صفحہ ۴۶ قول تمیم مناقب اخطب خوارزمی صفحہ ۸۸ افواتح مبیدی صفحہ ۱۰۸ تذکرہ خواص الامت صفحہ ۱۰ تفسیر حسینی صفحہ ۳۰۶ ینابیع المودت صفحہ ۹۹ اور ارجح المطالب صفحہ ۷۷ ۔

تفسیر ثعلبی کتاب الفارات میں کچھ تفصیل سے درج ہے حلیۃ اولیاء میں بہت سے اہل سنت علماء نے بھی یہی نقل کیا ہے۔

(۶۴) پارہ ۱۳ سورہ الرعد ۱۳ آیۃ ۴

وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ... الخ

اور زمین میں بہت سے ٹکڑے باہم ملے ہوتے ہیں انگور کے باغ کھیتی اور خرموں کے درخت بعض ایک جڑ اور دو شاخیں بعض ایک ہی شاخ حالانکہ سب ایک ہی پانی سے سینچے جاتے ہیں اور پھلوں میں بعض کو ہم بعض پر فضیلت دیتے ہیں عقل والوں کے لیے اس میں بہت نشانیاں ہیں۔

تفسیر ثعلبی میں ہے کہ جابر بن عبداللہ انصاری نے رسول پاکؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دنیا میں لوگ مختلف درختوں سے اور میںؐ اور علیؑ ایک درخت سے ہیں اور یہ اس حدیث سے بھی ثابت ہے کہ :انا و علی من نور واحد۔

(۶۵) پارہ ۱۳ سورہ الرعد ۱۳ آیۃ ۷

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ اِنَّمَآ اَنْتَ... الخ

اور کافر کہتے ہیں کے اس شخص (محمدؐ) پر کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی اے رسولؐ تم تو صرف خدا سے ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کے لیے ایک ہدایت کرنے والا ہے۔

ابن مردویہ ابن جریر اور ابونعیم نے معرفت میں اور دیلمی نے ابن عساکر نے ابن تجار نے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول پاکؐ نے اپنے ہاتھ کو اپنے سینہ مبارک پر رکھا اور فرمایا میں ڈرانے والا ہوں پھر اپنے ہاتھ سے علیؑ کے شانے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا تو ہدایت کرنے والا ہے اور میرے بعد تمہارے ہی ذریعہ سے ہدایت پانے والے ہدایت پائیں۔

(تفسیر صافی صفحہ ۲۵۸) اس روایت کو باختلاف الفاظ بہت سے مفسرین نے اور تفسیر درمنثور جلال الدین سیوطی جلد ۴ صفحہ ۴۵ سطر ۱۲ تا ۲۰ مطبوعہ مصر) اس سے نہ صرف مولا علیؑ کی خلافت بلافصل بلکہ باقی ۱۱ آئمہ کی بھی امامت ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ فرمارہے ہیں کہ ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہے۔

(۶۶) پارہ ۱۳ سورہ الرعد ۱۳ آیۃ ۱۹

اَفَمَنۡ يَّعۡلَمُ اِنَّمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ الۡحَـقُّ كَمَنۡ هُوَ اَعۡمٰى...الخ

اے رسولؐ بھلا وہ شخص جو یہ جانتا ہے جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے بالکل ٹھیک ہے بھلا اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو بالکل اندھا ہے (یعنی کچھ نہیں جانتا)

علامہ ابن مردویہ (عالم اہلسنت) نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جو شخص جانتا ہے وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں تفسیر صافی صفحہ ۲۶۰ پر بحوالہ تفسیر عیاشی میں ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے اپنے شیعوں سے اس طرح خطاب کیا یعنی تم وہ لوگ ہو جن کو اللہ نے اپنی کتاب میں ''اولی الالباب'' کہا ہے۔

(۶۷) پارہ ۱۳ سورہ الرعد ۱۳ آیۃ ۲۰

اَلَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَلَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ ○

جو خدا کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اپنے عہد و پیمان کو نہیں توڑتے۔

تفسیر صافی صفحہ ۲۶۰ تفسیر قمی میں ہے۔ جناب امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا یہ آیت آل محمدؐ کے بارے میں نازل ہوئی ہے یعنی اس عہد کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے عالم ذر میں جناب امیر المومنین اور دیگر آئمہ معصومین کی ولایت کرنے کے متعلق لیا گیا تھا۔

(۶۸) پارہ ۱۳ سورہ الرعد ۱۳ آیۃ ۲۵

وَالَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَھْدَ اللّٰہِ مِنْ م بَعْدِ مِیْثَاقِہٖ وَ یَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ... الخ

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کو پختہ ہونے کے بعد توڑ دیتے ہیں جس کو ملائے رکھنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا تھا۔ اسے قطع کرتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں ان کے لیے عذاب ہے اور آخرت کے گھر کی خرابی ہے۔

تفسیر قمی میں ہے کہ یہ وہ عہد ہے جو عالم ذر میں اور غدیر خم میں مولا علیؑ کی ولایت کے بارے میں لیا گیا تھا۔

(۶۹) پارہ ۱۳ سورہ الرعد ۱۳ آیۃ ۲۸

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْ وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ ط اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ○

اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے کام کیے ان لوگوں کے لیے (بہشت) میں طوبیٰ ہے اور خوشحالی اور اچھا انجام ہے۔

ابن ابی اختم ابن سیرین سے۔ تفسیر درمنثور جلال الدین سیوطی جلد ۴ صفحہ ۵۹ سطر ۲۵ تا ۲۹ تا ۷ ۳ مطبوعہ مصر ۱۲ میں طولانی حدیث ہے جس میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ سے نبوت کا کام سرانجام دلوا رہا ہے اور نبی آخر الزمان (حضرت محمدؐ) پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے ان کی صفات بیان کرتے ہوئے۔ حضرت بی بی خدیجہؓ حضرت بی بی فاطمۃؑ الزہرہ۔ حضرت علیؑ حضرت حسنؑ اور حسینؑ کا تذکرہ کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ طوبیٰ بہشت میں مولا علیؑ کے گھر میں ایک درخت ہے جسکی شاخیں ہر جنتی کے گھر میں ہیں۔ (تفسیر صافی صفحہ ۲۶۱ بحوالہ تفسیر مجمع البیان) (امام موسیٰ کاظمؑ)

(۷۰) پارہ ۱۳ سورہ الرعد ۱۳ آیۃ ۴۳

وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلاً ط قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا م بَیْنِیْ... الخ

(اے رسولؐ) کافر کہتے ہیں تم رسولؐ نہیں ہو کہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان (میری رسالت) کی گواہی کے لیے ایک خدا اور دوسرا وہ جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا کل علم ہے کافی ہے۔

عاصمی نے زین الفتی ثعلبی نے عبداللہ بن عطاء سے روایت کی ہے۔ عبداللہ بن سلام کہتے تھے جس کے پاس کتاب کا علم ہے وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں اسی طرح بہت سے مفسرین نے یہی بیان کیا ہے تفسیر صافی صفحہ ۲۶۳ بحوالہ کافی اور الخرائج و الجرائح اور تفسیر عیاشی میں امام محمد باقرؑ سے بھی یہ روایت درج ہے۔ (المجالس اور تفسیر

عیاشی) احتجاج طبرسی میں ہے کہ امیر المومنینؑ سے کسی شخص نے پوچھا کہ آپ کی سب سے بڑھی ہوئی تعریف کیا ہے تو آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔

(۷۱) پارہ ۱۳ سورہ ابراہیم ۱۴ آیۃ ۳

اَلَّذِیْنَ یَسْتَحِبُّوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَةِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ...الخ

وہ جو دنیا کی زندگی کو آخرت کی ابدی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں اور لوگوں کو سبیل اللہ سے روکتے ہیں۔ اور اس میں خوامخواہ کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ یہی لوگ پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں۔ (سبیل اللہ حضرت علیؑ ہیں)

(۷۲) پارہ ۱۳ سورہ ابراہیم ۱۴ آیۃ ۲۴ تا ۲۸

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا کَلِمَةً طَیِّبَةً کَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا...الخ

(اے رسولؐ) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے کلمہ طیبہ کی کیسی اچھی مثال بیان کی ہے کہ وہ شجرہ طیبہ ہیں۔ (پاکیزہ درخت) اس کی جڑ (اصل) مضبوط ہے۔ اس کی شاخیں (فرع) آسمان میں ہیں۔

پاک رسولؐ کی حدیث کے مطابق آپؐ نے فرمایا اس درخت کی اصل (جڑ) میں ہوں۔ اور علیؑ اس کی ڈال اور آئمہ شاخیں ہیں۔ ہمارا علم اس کا پھل اور مومنین (شیعہ) اس کے پتے ہیں۔ (تفسیر صافی صفحہ نمبر ۲۶۵ بحوالہ تفسیر عیاشی اور کافی)

(۷۳) پارہ ۱۴ سورہ الحجر ۱۵ آیۃ ۴۱

قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ○

اللہ فرماتا ہے یہی (علیؑ کا) سیدھا راستہ ہے۔

مناقب خوارزمی میں ہے اور حسن بصری نے بھی نقل کیا ہے اس کے علاوہ تفاسیر اہلبیتؑ سے واضح ہے علیؑ ابن ابی طالب کا راستہ ہی سیدھا راستہ ہے جس پر چل کر شیطان کے بہکاوے کے چیلنج سے بچا جا سکتا ہے۔ جو اس نے ۳۹ اور ۴۰ آیتوں میں دیا ہے۔ (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) ان کے دلوں میں جو کینہ ہوگا ہم اسے نکال دیں گے۔ وہ ایک دوسرے کے سامنے بھائیوں کی حیثیت سے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔

تفسیر صافی صفحہ ۲۷۲ بحوالہ کافی تفسیر عیاشی جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے خدا کی قسم یہ (علیؑ) ہو نگے۔

(۷۴) پارہ ۱۴ سورہ الحجر ۱۵ آیۃ ۴۷

(وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ○)

اور دنیا کی تکلیفوں سے جو کچھ ان کے دل میں رنج ہوگا۔ ان کو بھی ہم نکال دیں گے اور وہ ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر اس طرح بیٹھے ہوں گے جیسے بھائی۔

تفسیر درمنثور جلال الدین جلد ۳ مطبوعہ مصر ۱۲ میں ہے کہ اس سے مراد آپؐ اور علیؑ کے درمیان صیغہ اخوت کا بیان ہے۔ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں اور تم حوض کوثر پر اکٹھے ہوں گے اور تم وہاں سے لوگوں کو ہٹا رہے ہو گے۔ اور تم

حسنؑ، حسینؑ، فاطمہؑ، عقیلؑ، جعفرؑ بہشت میں ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔
(تفسیر صافی صفحہ ۲۷۲ بحوالہ کافی تفسیر عیاشی)

(۷۵) پارہ ۱۴ سورہ الحجر ۱۵ آیۃ ۸۷

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ۝

ہم نے تمہیں سات دہرائی جانے والی (آیتیں) اور بڑی عظمت والا قرآن دیا ہے۔

تفسیر صافی صفحہ ۲۷۳ بحوالہ عیون اخبار الرضا میں امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورہ فاتحہ کی ایک آیت ہے اور اسے ملا کر سورہ فاتحہ کی سات آیتیں ہیں اور میں نے خود آنحضورؐ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔ سورہ فاتحہ عطا کر کے مجھ پر احسان عظیم کیا اور سورہ فاتحہ کو قرآن عظیم کا مدمقابل فرمایا اور چہاردہ معصومینؑ بھی اسی سے مراد ہیں۔

(۷۶) پارہ ۱۴ سورہ الحجر ۱۵ آیۃ ۹۴

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

پس جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اسے واضح کر کے سنا دو اور مشرکین کی طرف سے منہ پھیر لو۔

یہ مولا علیؑ کی ولایت اور خلافت کے اعلان کا حکم ہے۔ تفسیر صافی صفحہ ۲۷۴ بحوالہ تفسیر عیاشی میں امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت نے ولا تجھر بصلاتك کو منسوخ کر دیا۔ اکمال الدین میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ پانچ برس تک خائف اور خفیہ رہے امر رسالت کو علی الاعلان ظاہر نہیں فرماتے تھے۔ صرف

جناب امیر المومنینؑ اور حضرت خدیجۃ الکبریٰؑ پورا ساتھ دیتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ جو کچھ تمہیں حکم دیا گیا ہے اسکا پورا پورا اظہار کرو۔ چنانچہ اسی وقت سے اظہار کر دیا۔

(۷۷) پارہ ۱۴ سورہ النحل ۱۶ آیۃ ۴۳

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (آخری حصہ)

اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو۔

معاویہ بن عمار نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ اس آیت میں اہل الذکر سے مراد ہم اہلبیتؑ ہیں۔ ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کہ باوجود یہ لوگ نماز، روزہ و حج وغیرہ کے پابند ہیں لیکن اپنے امام پر طعن کرتے ہیں۔ اس لیے وہ منافق ہیں۔ تفسیر در منثور جلد ۲ صفحہ ۱۱۹ مطبوعہ مصر۔ ابن مردویہ نے بھی انس بن مالک کی سند سے بیان کیا ہے۔

سورہ الانبیاء (۲۱) آیت ۷ میں بھی اہل ذکر سے پوچھنے کا حکم ہے اور وہ اہلبیت ہیں تفسیر صافی صفحہ ۲۷۷ بحوالہ کافی، تفسیر عیاشی اور تفسیر قمی میں آئمہ معصومین سے بہت سی روایتیں ہیں اور عیون الاخبار الرضا میں امام علی رضاؑ سے منقول ہے کہ اس آیت سے مراد محمدؐ و آل محمدؐ ہیں۔

(۷۸) پارہ ۱۴ سورہ النحل ۱۶ آیۃ ۸۳

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ○

یہ لوگ خدا کی نعمتوں کو پہچانتے ہیں اور پھر (دیدہ و دانستہ) مکر جاتے ہیں۔

رسول پاکؐ اور ان کے اوصیاء ہی خدا کی نعمتیں ہیں تفسیر صافی صفحہ ۲۷۹ تا ۲۸۰ پر بحوالہ تفسیر قمی ۔ امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے اس آیت میں جس نعمتوں کا ذکر ہے وہ نعمتیں ہم ہیں اور کافی میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب لوگوں نے مسجد مدینہ میں جمع ہو کر انماولیکم اللہ کی آیت کا انکار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی ۔

(۷۹) پارہ ۱۴ سورہ النحل ۱۶ آیۃ ۸۸

اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ زِدْنٰھُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ...الخ

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور لوگوں کو سبیل اللہ سے روکا ان کے لیے ہم عذاب پر عذاب بڑھاتے جائینگے ۔

سبیل اللہ سے مراد مولا علیؑ ہیں ۔ پارہ ۲ البقرہ ۲ آیت ۱۴۳ میں تفصیل ہے ۔

(۸۰) پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل ۱۷ آیۃ ۷۱

یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِھِمْ ج فَمَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیْنِہٖ...الخ

اور اس دن (قیامت کے دن) ہم تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے ۔

ابن مردودیہ نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ پاک رسولؐ نے اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ قیامت میں ہر امت کو اپنے زمانے کے امام ۔ اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کے ساتھ بلایا جائے گا ۔

تفسیر درمنثور جلد ۴ صفحہ ۱۹۴ سطر ۵ مطبوعہ مصر۔ اس سے ہر زمانے میں امام کا ہونا بھی ثابت ہے۔ شاہ اسماعیل شہید دھلوی نے منصب امامت میں نقل کیا ہے۔ کہ قیامت کے دن تمام لوگوں کو اپنے زمانے کے امام کے ساتھ بلایا جائے گا۔ پھر انہیں روکا جائے گا اور ان سے سوال کیا جائے گا۔ صحابہ نے پوچھا کہ کیا سوال کیا جائے گا۔ رسول پاکؐ نے فرمایا کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ تفسیر صافی صفحہ ۲۹۳ پر بحوالہ کافی وتفسیر عیاشی میں امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ اس آیت کے اُترنے پر مسلمانوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ کیا آپ کل آدمیوں کے امام نہیں ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ میں کل آدمیوں کی طرف خدا کا رسول ہوں۔ لیکن عنقریب میرے بعد خدا کی طرف سے میرے اہل بیت میں سے کل آدمیوں کے لیے امام بھی مقرر کیے جائنگے جو لوگوں پر اپنا حق ثابت کر دیں گے۔ اور کفر وضلالت کے امام اور ان کے پیرو کاران اصلی اماموں پر ظلم کریں گے۔ پس جو شخص ان حقیقی اماموں سے دوستی رکھے گا اور ان کا اتباع کرے گا اور ان کی تصدیق کرے گا پس وہ مجھ سے ہے اور میرے ساتھ ہو گا اور عنقریب مجھ سے آملے گا اور غور سے سن لو کہ جو شخص ان برحق آئمۃ پر ظلم کرے گا اور ان کی تکذیب کرے گا پس وہ مجھ سے نہ ہو گا اور مجھ سے اس کا کوئی واسطہ نہ ہو گا۔

(۸۱) پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل ۱۷ آیۃ ۸۰

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ... الخ

اور اے رسول یہ دعا مانگا کرو کہ اے پروردگار مجھے جہاں پہنچا اچھی طرح پہنچا اور جہاں سے نکال اچھی طرح نکال اور مجھے خاص اپنی بارگاہ سے ایک طاقتور مددگار عطا کر۔

سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔

(۸۲) پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل ۱۷ آیۃ ۸۵

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ط قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ...الخ

اور لوگ (اے رسول) تم سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں تم ان سے کہہ دو کہ روح امر ربی ہے۔

اور اطیعو اللہ والی آیت میں اولی الامر مولا علیؑ اور انکی پاک اولاد میں سے آئمہ کے لیے کہا گیا ہے۔ تفسیر صافی صفحہ ۲۹۵ پر بحوالہ کافی و تفسیر قمی میں منقول ہے کہ امام جعفر صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ روح ایسی مخلوق ہے جو جبرئیلؑ اور میکائیلؑ سے عظمت میں بڑی ہے ملکوتی ہے اور رسول پاکؐ اور آئمہ کرامؑ کے ہمیشہ ساتھ ساتھ رہتی ہے۔

(۸۳) پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل ۱۷ آیۃ ۱۱۰ (آخری حصہ)

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ○

اور نہ تو اپنی نماز میں بلند آواز سے پڑھو اور نہ اتنا مخفی کہ اس (علیؑ) سے پوشیدہ رہے۔ بلکہ اسکے درمیان طریقہ اختیار کرو۔

تفسیر البرھان میں ہے یہ آیت تشہد میں علیؑ کی شہادت کے بارے میں ہے ۔ (تفسیر نور الثقلین)

یعنی مولا علیؑ کی ولایت کا اس وقت تک اظہار نہ کرو جب تک میں حکم نہ دوں لیکن مولا علیؑ سے نہ چھپاؤ پھر یہ آیت "فاصدع بما تومر" سے منسوخ ہوئی اور مولا کی شہادت کا بالجہر پڑھنے کا حکم دیا گیا۔

(۸۴) پارہ ۱۵ سورہ الکھف ۱۸ آیہ ۵۷

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ...الخ

اور اس سے بڑھ کر اور کون ظالم ہوگا جس کو خدا کی آیتیں یاد دلائی جائیں اور وہ ان سے روگردانی کرے اور اپنے پہلے کرتوتوں کو جو اس کے ہاتھوں نے کئے ہیں بھول بیٹھے گویا ہم نے خود ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں ۔کہ وہ (حق) کو نہ سمجھ سکیں ۔اور گویا ان کے کانوں میں گرانی پیدا کر دی ہے کہ (حق) نہ سن سکیں ۔اور گر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو ہرگز ہدایت پر نہ آئیں گے ۔ بایت ربہ سے مراد محمدؐ و آل محمدؐ ہیں ۔ باقی ہر چیز واضح ہے ۔

(۸۵) پارہ ۱۶ سورہ طہٰ ۲۰ آیہ ۲۵ تا ۳۵

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۝ وَاحْلُلْ ...الخ

موسیٰؑ نے عرض کی تو میرے سینے کو کشادہ کر دے اور میرے کام کو آسان بنا دے میری زبان کی گرہ کھول دے تا کہ میری بات کو لوگ سمجھ سکیں اور میرے اہل سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا دے ۔اس کے ذریعے مجھے مضبوط کر دے

اور میرے کام میں اُسے میرا شریک بنا دے۔ ہم دونوں کثرت سے تیری تسبیح کریں اور کثرت سے تجھے یاد کریں تو تو ہماری حالت دیکھ رہا ہے۔

ابن مردویہ خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہے۔ میں نے پاک رسول کو مکہ کی ایک پہاڑی (بشیر) کے مقابل دیکھا کہ آپ دعا کر رہے تھے کہ اے پروردگار میں بھی وہی مانگتا ہوں۔ جو میرے بھائی موسیٰؑ نے مانگا تھا۔ تو میرے بھائی علیؑ کو میرا وزیر بنا دے۔ تفسیر درمنثور جلال الدین سیوطی جلد ۴ صفحہ ۲۹۵ سطر ۱۷ مطبوعہ مصر ۱۲۔

(۸۶) پارہ ۱۶ سورہ طٰہٰ ۲۰ آیۃ ۸۲

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صٰلِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی ٥

اور جو شخص توبہ کرے۔ ایمان لائے اور اچھے کام کرے تو ہم ضرور اس کو ہدایت دینے والے ہیں۔

ابن حجر نے صواعق محرقہ میں روایت کی ہے کہ ثابت البھانی ثُمَّ اهْتَدٰی اِنِّی ولایت اھلبیت یعنی رسول پاکؐ کے اہلبیتؑ کی طرف ہدایت پانا ہے۔

صواعق محرقہ قلمی آیت ۸ فضائل ۱۲

تفسیر صافی صفحہ ۳۴۱ بحوالہ تفسیر قمی امام محمد باقرؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ہدایت یافتہ ہونے کی شرط لگائی ہے۔ المجالس میں جناب رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ یا علیؑ جو تمہارے راہ سے بھٹک گیا وہ ہرگز ہرگز خدا تک نہ پہنچے گا۔ اور یہ بات ہی اس آیت میں خدا نے بیان کی ہے۔

(۸۷) پارہ ۱۶ سورہ طٰہٰ ۲۰ آیۃ ۱۲۷

وَ کَذٰلِکَ نَجۡزِیۡ مَنۡ اَسۡرَفَ وَلَمۡ یُؤۡمِنۡۢ بِاٰیٰتِ رَبِّہٖ... الخ

اور جس نے حد سے تجاوز کیا اور ہماری آیتوں پر ایمان نہ لایا اس کو ایسا ہی بدلہ دیں گے اور آخرت کا عذاب تو بہت سخت اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔

اس آیت میں بِاٰیٰتِ رَبِّہٖ سے مراد محمدؐ و آل محمدؐ ہیں۔

کافی میں جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ مَنۡ اَسۡرَفَ سے مراد کسی دوسرے کو امیر المومنینؑ کی ولایت میں شریک کرنا ہے۔ اور وَلَمۡ یُؤۡمِنۡۢ بِاٰیٰتِ رَبِّہٖ سے مراد ہے کہ از روئے دشمنی آئمہ کرام کو چھوڑ دیا۔ ان سے تولا نہیں رکھا۔ اور ان کے احکام کی پیروی نہیں کی۔ ان کے لئے آخرت کا سخت عذاب ہے۔

(۸۸) پارہ ۱۷ سورہ الحج ۲۲ آیۃ ۸ تا ۱۰

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یُّجَادِلُ فِی اللّٰہِ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ وَّلَا ھُدًی وَّلَا کِتٰبٍ مُّنِیۡرٍ... الخ

اور لوگوں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو بے جانے پوچھے۔ بغیر ہدایت پائے اور بغیر روشنی کتاب کے خدا کی آیتوں سے منہ موڑ لے۔

حافظ محمد بن محمد موسیٰ شیرازی نے تفسیر اثنا عشر میں انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ پاک رسولؐ کے پاس ایک شخص کا ذکر کر رہے تھے کہ وہ بہت نمازی روزے دار اور زکوۃ دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں اس کو نہیں پہچانتا اس اثناء میں وہ شخص سامنے آیا۔ ہم نے آپ سے عرض کی یہ وہی ہے آپ نے پہلے حضرت ابوبکر سے اور پھر حضرت عمر سے کہا کہ اس شخص کو قتل کر دو۔ لیکن حضرت ابوبکر

نے اسے رکوع میں اور حضرت عمر نے اسے سجدے میں دیکھ کر قتل نہ کیا اور واپس آگئے۔آپؐ نے فرمایا تم یہ کام نہیں کر سکتے اور پھر مولا علیؑ سے فرمایا کہ اسے قتل کر دو آپ گئے تو وہ وہاں سے جا چکا تھا۔اور اسے نہ پایا۔رسول پاکؐ نے فرمایا اگر تم اسے پاتے اور قتل کر دیتے تو میری اُمت میں کبھی اختلاف نہ ہوتا۔کیونکہ یہ شخص شیطان کا پہلا نمائندہ ہے۔آپؐ نے مزید فرمایا حضرت موسیٰؑ کے اکہتر فرقے اور حضرت عیسیٰؑ کے بہتر فرقے اور میری اُمت کے تہتر فرقے ہوں گے۔ان میں ایک جنت میں جائے گا۔مولا علیؑ نے عرض کیا کہ ناجی فرقہ کون ہوگا۔آپؐ نے فرمایا جو تمہارے اور تمہارے اصحاب کے طریقے پر چلے گا۔ابن عباسؓ کہتے ہیں واللہ اس شخص کو حضرت علیؑ نے جنگ صفین میں قتل کیا اس روایت کو علامہ ابن حجر نے فتح الباری اور حافظ ابو نعیم نے حلیہ میں اور انکے علاوہ کئی اہلسنت علماء نے بھی نقل کیا ہے۔

(۸۹) پارہ ۱۸ سورہ المومنون ۲۳ آیۃ ۱

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○

مومنون رستگار ہوئے۔

محمد بن محمود قزوینی شافعی نے اسکی تفسیر میں لکھا ہے کہ جب حضرت علیؑ کا ظہور خانہ کعبہ میں ہوا تو رسول پاکؐ تشریف لائے آپ کو دیکھ کر مولا علیؑ مسکرائے اور سورہ مومنون کی هم فیها خلدون تک تلاوت فرمائی۔حالانکہ قرآن اس وقت تک نازل نہیں ہوا تھا اس پر رسول پاکؐ فرمایا کہ اے علیؑ تمہاری وجہ سے تمام مومنوں نے رستگاری پائی۔

(۹۰) پارہ ۱۸ سورہ النور ۲۴ آیۃ ۳۵ تا ۳۶

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ

فِیْهَا...الخ

خدا تو سارے زمین اور آسمانوں کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک طاق ہے جس میں روشن چراغ ایک شیشے کی قندیل میں ہو اور قندیل گویا ایک جگمگاتا ہوا روشن ستارہ ہو جو زیتون کے مبارک درخت کے تیل سے روشن کیا جائے جو نہ پورب کی طرف ہو نہ پچھم کی طرف بلکہ بیچ و بیچ میدان میں اس کا تیل ایسا شفاف ہو کہ آگ اسے چھوئے بھی نہیں اور آپ ہی آپ روشن ہو اور نور کے او پر نور خدا اپنے نور کی مثال لوگوں کے لیے دیتا ہے اور خدا تو ہر چیز سے واقف ہے۔

حسن بصری اور ابوالحسن مغازلی شافعی سے روایت ہے کہ مشکواہ سے مراد حضرت فاطمہؑ اور مصباح سے مراد حسنین شریفین ہیں۔ اس سے اگلی آیت میں فی بیوت کے بارے میں جب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ان سے مراد نبیاء کے گھر ہیں۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے کھڑے ہو کر حضرت علیؑ اور بی بی فاطمہؑ کے گھر کی طرف اشارہ کیا اور پوچھا کیا یہ گھر بھی ان میں شامل ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ بلکہ یہی گھر سب سے افضل ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی انس بن مالک اور بریدہ سے اور ابن مردویہ سے تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۵۰ سطر ۳۰ مطبوعہ مصر، اسکو ثعلبی نے بھی روایت کیا ہے تفسیر صافی صفحہ ۳۵۱ بحوالہ التوحید امام جعفر صادقؑ سے بھی اسی قسم کی روایت ہے۔

المصباح فی الزجاجۃ سے مراد علم نبوت کا حضرت علیؑ کے سینہ مبارک میں منتقل ہونا ہے۔ اور نور علیٰ نور سے مراد علم کا ایک امام سے دوسرے امام کی طرف منتقل ہونا ہے۔

(۹۱) پارہ ۱۸ سورہ النور ۲۴ آیۃ ۵۵

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ...الخ

اے ایمان والو اور جنہوں نے اچھے اچھے کام کیے ان سے خدا کا وعدہ ہے۔کہ وہ ان کو روئے زمین پر ضرور اپنا نائب مقرر کرے گا۔جس طرح ان سے پہلے والے لوگوں کو بنایا تھا۔اور جس دین کو ان کے لیے پسند فرمایا ہے۔اس دین پر انہیں ضرور قدرت دے گا۔اور امن سے بدل دے گا۔اور وہ میری ہی عبادت کریں گے۔اور کسی کو میرا شریک نہ بنائیں گے اور جو شخص اس کے بعد بھی ناشکری کرے گا وہ بدکار ہوگا۔

کتاب کافی میں ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اس آیت سے مراد آئمہ ہیں تفسیر صافی بحوالہ کافی اور تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت قائم آل محمدؐ کے بارے میں ہے۔ مجمع البیان اس آیت کے بارے مختلف اقوال لکھنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ اہل بیتؑ سے مروی ہے کہ یہ آیت مہدیؑ آل محمدؐ کے بارے میں ہے۔

(۹۲) پارہ ۱۹ سورہ الفرقان ۲۵ آیۃ ۵۳ تا ۵۴

وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ...الخ

وہ وہی تو خدا ہے جس نے دو دریاؤں کو آپس میں ملا دیا۔یہ خالص مزیدار میٹھا ہے اور یہ کھاری مگر دونوں کو ملا دیا۔اور ان کے درمیان مضبوط آڑ بنا دی۔وہی تو خدا ہے جس نے پانی سے آدمی کو خلق کیا اور پھر اس کو خاندان اور

سسرال والا بنا دیا۔ تمہارا پروردگار ہر چیز پر قادر ہے۔

فصول مهمه میں محمد بن سیرین نے روایت کی ہے کہ یہ آیت رسولؐ پاکؐ اور مولا امیرالمومنینؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(تفسیر صافی صفحہ ۳۶ مجمع البیان میں ابن سیرین)

(۹۳) پارہ ۱۹ سورہ الشعرا ۲۶ آیۃ ۸۴

وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ○

اور میرا ذکر قائم رکھ آخرین تک۔

علامہ ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ لسان صدق سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔ کیونکہ جب ولایت علیؑ حضرت ابراہیمؑ کے سامنے پیش کی گئی تو آپؑ نے دعا کی کہ اس کو (حضرت علیؑ کو) میری اولاد میں سے قرار دے اور آپ کی دعا قبول ہوگئی۔

(تفسیر قمی صفحہ ۱۶۰ معانی الاخبار صفحہ ۵۰ مطبوعہ ایران)

(۹۴) پارہ وقال الذین ۱۹ سورہ الشعرا ۲۶ آیۃ ۲۱۴

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ○

اور اے رسولؐ تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ۔

تفسیر معالم التنزیل نے اور تفسیر درمنثور مسند احمد بن حنبل۔ ریاض النضرہ تفسیر صافی صفحہ ۳۶۸ نے تھوڑے الفاظ کے اختلاف کے ساتھ ابن عباسؓ سے اور انہوں نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول پاکؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ مجھے معلوم تھا کہ ان لوگوں کو حکم سنانے سے رنج کے سوا کچھ نہ ملے گا۔ اس لیے ساکت رہا۔ پھر یہ حکم دوبارہ باعتاب آیا تو آپ نے کچھ روٹی، بکرے کی ایک ران اور تھوڑے دودھ کا انتظام کیا اور آپ نے قریش کے ۴۰

آدمیوں کو بلا بھیجا اور کھانا سامنے رکھنے سے پہلے اپنا ہاتھ لگایا۔ سب نے سیر ہو کر کھایا۔ پھر بھی کھانا بچ گیا۔ حالانکہ ایک آدمی سے زیادہ کا کھانا نہ تھا۔ آپ نے کچھ بات کرنا چاہی تو انہوں نے کہا کہ آپ کے۔ صاحب نے بڑا سخت جادو کیا ہے یہ سن کر سب چل دیے۔ دوسرے دن پھر آپ نے اسی سامان کا حکم دیا۔ اور کھانے کے بعد آپ نے فرمایا کہ اے بنو ہاشم میں دنیا اور آخرت کی نیکی لایا ہوں اور ایسی اچھی خبر لایا ہوں کہ اس سے پہلے کوئی نہیں لایا۔ اور مجھے خدا نے تمہیں اس کی طرف دعوت کا حکم دیا ہے۔ کون ہے جو میرا وزیر بنے اور میرے کام میں میری مدد کرے تا کہ وہ میرا بھائی میرا وصی اور میرا خلیفہ بنے۔ کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ سوائے مولا علیؑ کے۔ آپؑ نے فرمایا کہ میں یا رسول اللہ۔ آپ نے تین دفعہ پوچھا اور سوائے مولا علیؑ کے کسی نے جواب نہ دیا۔ تب آپؐ نے فرمایا اے علیؑ تو ہی میرا وزیر میرا وصی، میرا بھائی اور میرا خلیفہ ہے۔

(۹۵) پارہ ۱۹ سورہ النمل ۲۷ آیۃ ۴۰

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتٰبِ اَنَا اٰتِیْکَ بِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ ... الخ۔

وہ شخص (آصف بن برخیا) کہ جس کے پاس کتاب کا کچھ علم تھا۔ بولا کہ میں آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے تخت آپ کے پاس حاضر کیے دیتا ہوں۔

حضرت آصف بن برخیا کے پاس کتاب کا تھوڑا سا علم تھا۔ جب کہ وہ سینکڑوں کوس دور سے تخت بلقیس پلک جھپکنے سے پہلے لے آیا۔ جبکہ مولا علیؑ کے پاس تو کل کتاب کا علم ہے تو انکی قوت و قدرت کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے۔

(۹۶) پارہ ۲۰ سورہ النمل ۲۷ آیۃ ۸۲

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ...الخ

اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہوگا (قیامت) تو ہم ان کے واسطے زمین سے دابۃ الارض نکال کھڑا کریں گے۔ جو ان سے باتیں کرے گا کہ فلاں فلاں ہماری آیتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ اسی مطلب کی آیت پارہ ۸ آیت ۱۵۵ گزر چکی ہے۔

دابۃ من الارض سے اس آیت میں بھی حضرت علیؑ مراد ہیں۔ تفسیر صافی ۴ ۷ ۳ پر امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ رسول پاک مسجد میں حضرت علیؑ کے پاس تشریف لائے اور کہا اٹھو اے دابۃ الارض لوگوں نے پوچھا کیا ہم ایک دوسرے کو اس نام سے پکار سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ نام علیؑ کے لیے مخصوص ہے۔ پھر فرمایا اے علیؑ زمانہ آخر میں اللہ تمہیں ایک خوبصورت شکل میں ظاہر کرے گا اور مُوس (نشان لگانے والا) سے آپ اپنے دشمنوں کو نشان لگائیں گے۔

(۹۷) پارہ ۲۰ سورہ القصص ۲۸ آیۃ ۵

وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً ...الخ

اور ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ روئے زمین میں کمزور کر دیئے گئے تھے۔ انہیں کو لوگوں کا پیشوا بنائیں اور انہی کو زمین کا مالک بنائیں۔

امیر المومنینؑ سے مروی ہے کہ اس آیت کے مصداق آل محمدؐ ہیں جن پر شدائد و آلام کے بعد خداوند عالم انکے مہدیؑ کو بھیجے گا۔ پس ان کو قوت و طاقت عطا

کرے گا اور ان کے دشمنوں کو ذلیل و خوار کرے گا۔ تفسیر صافی بحوالہ کتاب الغیبۃ
اسکے علاوہ بکثرت احادیث و روایات اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔
(تفسیر البرھان مجمع البیان۔ تفسیر قمی)

(۹۸) پارہ امن خلق ۲۰ سورہ العنکبوت ۲۹ آیۃ ۲

أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ○

کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ صرف اتنا کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لائے چھوڑ دیے جائیں گے اور ان امتحان نہ لیا جائے گا۔

کشف الحق۔ نہج الصدق میں مروی ہے کہ حضرت علیؑ نے جناب رسولؐ خدا سے عرض کی کہ آزمائش کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اے علیؑ تم سے آزمائش کی جائے گی اور تمہارا مقابلہ کیا جائے گا تو تم مقابلے کے لیے تیار رہو۔ اس سے واضح ہے کہ یہ تکلیف جسے ایمان کہتے ہیں علیؑ ابن ابی طالبؑ اور ان کی ہی ولایت سے امتحان لیا جائے گا۔

(۹۹) پارہ اتل ما اوحی ۲۱ سورہ الروم ۳۰ آیۃ ۲۷

وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

اور زمین اور آسمان میں اللہ کے لئے مثل الاعلی ہے اور وہ عزیز اور حکیم ہے۔

العیون الاخبار الرضا امام علی رضاؑ سے منقول ہے کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تم ہی مثل الاعلیٰ ہو۔

امیر المومنینؑ نے ایک خطبہ میں فرمایا ہم ہی کلمتہ التقویٰ ہیں اور ہم ہی شاہراہ ہدایت ہیں اور ہم ہی مثل الا علیٰ ہیں ۔

(۱۰۰) پارہ اتل ما اوحی ۲۱ سورہ السجدہ ۳۲ آیۃ ۱۸

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوُونَ ۝

تو کیا مومن بھی فاسق کے برابر ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب حضرت علیؑ نے ولید بن عقبہ بن محیط سے کہا۔ کہ تو مجھ پر کیسے فخر کرسکتا ہے کہیں مومن اور بدکار بھی برابر ہو سکتے ہیں ۔ اور مولا علیؑ کی شان ہے اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے کلام کی تصدیق کے لیے آیت نازل کی ۔ کتاب الاغانی ۔ واحدی اور بہت سی اہل سنت کی تفاسیر میں بھی اسی مضمون کی روایات ہیں ۔ مردویہ خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے بھی یہی روایت کی ہے ۔

(اسی ولید بن عقبہ نے حضرت عثمان کے زمانے میں جب اسے کوفہ کا گورنر بنایا تو اس نے نشہ کی حالت میں فجر کی نماز کی چار رکعت پڑھائیں اور پھر نمازیوں سے کہا کہ آج میں بہت خوش ہوں کہو تو اور زیادہ پڑھاؤں ۔)

(۱۰۱) پارہ اتل ما اوحی ۲۱ سورہ السجدہ ۳۲ آیۃ ۲۲

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝

اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جسے اس کے رب کی آیات یاد دلائی جائیں اور وہ ان سے منہ پھیر لے ۔ ہم گنہگاروں سے انتقام لیں گے اور ضرور لیں گے ۔

بائیت ربہ محمدؐ و ال [illegible] محمد ہیں۔ تفیسر صافی صفحہ ۳۹۷ اللہ تعالیٰ نے ظالموں سے انتقام لینے کا وعدہ کیا ہے۔

(۱۰۲) پارہ اتل ما اوحی ۲۱ سورہ الاحزاب ۳۳ آیۃ ۹

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ ...الخ

اے ایمان والو خدا کی ان نعمتوں کو یاد کرو جو اس نے تم پر نازل کی ہیں۔ (جنگ خندق میں) جب تم پر کافروں کا لشکر آپڑا تو ہم نے (تمہاری مدد کے لیے) آندھی بھیجی اور فرشتوں کا ایسا لشکر بھیجا جس کو تم نے نہ دیکھا۔ جو کچھ تم کر رہے ہو۔ خدا اسے خوب دیکھ رہا ہے۔

مختصراً جنگ خندق میں آپؐ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورہ سے خندق کھودی ۲۷ روز تک کفار نے محاصرہ رکھا اور پھر عمر بن عبدود نے ایک جگہ سے خندق پار کی اور مبارزت طلب کی سوائے حضرت علیؑ کے کسی نے جواب نہ دیا۔ بلکہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ تو ایک ہزار لوگوں پر بھاری ہے۔ حضرت علیؑ کے تین بار اجازت لینے پر پاک رسولؐ نے مولا علیؑ کو اپنا عمامہ باندھا اپنی زرہ پہنائی اور اپنی تلوار دی اور خدا سے دُعا کے بعد مولا علیؑ کو رخصت کیا، جب آپ نے عمر بن عبدود کو قتل کر دیا اور اس کا سر لے کر رسول پاکؐ کے پاس پہنچے تو آپؐ نے فرمایا کہ خندق کے روز علیؑ کی ضربت قیامت تک کی جن و انس کی عبادات سے افضل ہے۔ (تفصیل تفاسیر میں ہے)

(۱۰۳) پارہ اتل ما اوحی ۲۱ سورہ الاحزاب ۳۳ آیۃ ۲۳

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ... الخ

اور ایمان والوں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہے جنہوں نے خدا سے (جان نثاری) کا کیا ہوا وعدہ پورا کر دکھایا غرض ان میں سے بعض اپنا وقت پورا کر گئے اور بعض حکم خدا کے منتظر ہیں اور ان لوگوں نے اپنی بات ذرا بھی نہیں بدلی۔

خصال (شیخ صدوق جلد ۲ صفحہ ۷ ۱۳ طبع ایران اور تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ خدا کی قسم وہ منتظر ہم ہیں۔ (تفسیر صافی صفحہ ۴۰۳ بحوالہ الخصال۔ تفسیر مجمع البیان (المناقب)

(۱۰۴) پارہ اتل ما اوحی ۲۱ سورہ الاحزاب ۳۳ آیۃ ۲۵

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا... الخ

اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو کافر ہو گئے انکے غصہ کی حالت میں ہی لوٹا دیا وہ نیکی کو نہیں پہنچے۔ اور لڑائی میں مومنوں کے لیے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہوا اور اللہ تعالیٰ قوت والا اور غلبہ والا ہے۔

تفسیر صافی صفحہ ۴۰۴ بحوالہ تفسیر مجمع البیان امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ بات جناب امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کے ذریعے ہوئی کہ انہوں نے عرب کے نامور پہلوان عمرو بن عبدود کو قتل کیا۔ اور دشمنوں کو شکست اور ہزیمت ہوئی۔

(۱۰۵) پارہ ومن یقنت ۲۲ سورہ سباء ۳۴ آیۃ ۴۶

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ج اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى

وَفُرَادٰی ثُمَّ تَتَفَکَّرُوْا...الخ

اے رسول کہہ دو کہ میں تم سے نصیحت کی بس ایک بات کہتا ہوں وہ یہ کہ تم محض خدا کے واسطے ایک ایک اور دو دو اٹھ کھڑے ہو اور اچھی طرح غور کرو (دیکھ لو) کہ تمہارے رفیق (محمد) کو کسی طرح کا جنون نہیں ہے۔ وہ تو تمہیں ایک عذاب (قیامت کے دن کا) سے ڈرانے والا ہے۔

تفسیر کافی۔ تفسیر قمی میں حضرت امام محمد باقرؑ سے اِنَّمَا اَعِظُکُمْ بِوَاحِدَۃٍ کے بارے میں منقول ہے کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ تم سے بس ولایت علیؑ کے بارے میں نصیحت کرتا ہوں۔ بس یہی ولایت وہ ایک بات ہے۔ جسکا ذکر خداوند عالم نے فرمایا ہے۔

(۱۰۶) پارہ ومن یقنت ۲۲ سورہ فاطر ۳۵ آیۃ ۳۲

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا ج فَمِنْھُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ...الخ

پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے خاص ان کو قرآن کا وارث بنایا جنہیں (اہل سمجھ کر) منتخب کیا۔ کیونکہ بندوں میں سے کچھ تو (نافرمانی) کر کے اپنی جانوں پر ستم ڈھاتے ہیں۔ اور کچھ ان میں سے (نیکی اور بدی) کے درمیان ہیں اور کچھ لوگ خدا کے اختیار سے نیکیوں میں سبقت لے گئے ہیں اور یہی تو خدا کا بڑا فضل ہے۔

علامہ زمخشری نے اپنی تفسیر کشاف کی جلد ۲ صفحہ ۴۶۲ سطر ۵ مطبوعہ مصر میں لکھا ہے کہ حضرت علیؑ اور ان کی اولاد ہی حجت خدا ہیں اور خلق خدا کے گواہ ہیں۔

حافظ ابوبکر ابن مردویہ نے بھی لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی

ہے ۔ اور یہی وجہ ہے کہ ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ میں لکھا ہے کہ تمام صحابہ میں سوائے جناب امیرالمومنینؑ کے کسی نے سلونی قبل ان تفقدونی کا دعویٰ نہیں کیا۔

اور یہ ظاہر ہے کہ اگر آپؑ کتاب خدا کے وارث نہ ہوتے تو ایسا دعویٰ نہ کرتے ۔

(تفسیر صافی صفحہ ۴۱۹، احتجاج طبرسی)

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جناب فاطمہ زہرہؑ کی عظمت کے باعث اللہ تعالیٰ نے ان کی ذریت پر آتش دوزخ حرام کر دی ہے ۔

(۱۰۷) پارہ ومالی ۲۳ سورہ الصّٰفّٰت ۳۷ آیۃ ۲۴

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ○

انہیں روکو ان سے سوال کیا جائے گا۔

علامہ ابن حجر مکی صواعق محرقہ میں اور علامہ واحدی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ پاک رسولؐ نے فرمایا اہل محشر سے مولا علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو یہ حکم دیا تھا کہ خلق خدا کو جتلا دیں کہ وہ اپنی رسالت کا اجر سوائے مودت اہل بیت کے کچھ نہیں مانگتے ۔ اس لیے قیامت میں پوچھا جائے گا کہ تم نے رسول پاکؐ کی وصیت کے مطابق عمل کیا یا نہیں ۔ (تفسیر صافی صفحہ ۴۲۶ امالی، عیون اخبار الرضا، علل الشرائع)

(۱۰۸) پارہ ومالی ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷ آیۃ ۸۳

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۔

اور یقیناً ابراہیم ان کے ہی شیعہ تھے ۔

(تفسیر صافی صفحہ ۴۲۸ تفسیر قمی ۔ تفسیر مجمع البیان میں ابو بصیر کے واسطے

سے روایت ہے کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا تمہیں یہ اسم مبارک ہو ابو بصیر۔ابو بصیر نے عرض کی کون سا اسم آپؑ نے فرمایا شیعہ تفسیر قمی صفحہ ۲۲۳ جلد ۲ طبع نجف تفسیر مجمع البیان صفحہ ۴۴۹ جلد ۸ طبع ایران۔

حضرت امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا کہ ابراہیمؑ مولا علیؑ کے شیعہ تھے۔
تفصیل کے لیے دیکھو تفسیر البرھان صفحہ ۲۰ جلد ۲ طبع ایران۔

(۱۰۹) پارہ ومالی ۲۳ سورہ ص ۳۸ آیۃ ۷۵

قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ...الخ

اللہ نے ابلیس سے فرمایا تجھ کو سجدہ کرنے سے کس نے منع کیا۔جبکہ میں نے اس کو (آدمؑ) کو اپنے دونوں ہاتھوں سے خلق کیا۔کیا تو نے تکبر کیا یا تو بڑے لوگوں (عالین) میں سے ہو گیا۔

تفسیر البرھان میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسولؐ خدا سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا کہ اس میں عالین سے کون مراد ہیں۔آپؐ نے فرمایا کہ میںؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ، ہم خلقت آدمؑ سے پہلے سرادق عرش میں تسبیح خدا کرتے تھے۔(بحار الانوار)

(۱۱۰) پارہ ومالی ۲۳ سورہ الزمر ۳۹ آیۃ ۲۲

أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِنْ رَبِّهِ...الخ

کیا وہ شخص جس کا سینہ خدا نے اسلام کے لئے کشادہ کر دیا ہے۔تو وہ اپنے پروردگار کی ہدایت کی روشنی پر چلتا ہے گمراہوں کے برابر ہو سکتا ہے؟

افسوس ان لوگوں پر جن کے دل خدا کی یاد سے غافل ہو کر سخت ہو گئے ہیں۔
روایت میں ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ اور حضرت حمزہؓ کیلئے اور دوسری
روایت میں ہے کہ یہ آیت مولا علیؑ اور حضرت عمارؓ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

(۱۱۱) پارہ فمن اظلم ۲۴ سورہ الزمر ۳۹ آیۃ ۳۲ تا ۳۳

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَ كَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ۔۔۔ الخ

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو خدا پر جھوٹ باندھے اور جب اس کے پاس سچی بات آئے تو اس کو جھٹلا دے۔ کیا جہنم کا فروں کا ٹھکانہ نہیں ہے۔ اور یاد رکھو جو شخص یعنی رسول پاک سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی یہی لوگ تو پرہیزگار ہیں۔

اہل سنت کے عالم حافظ ابن مردویہ نے لکھا ہے جو شخص رسالت مآبؐ کو حضرت علیؑ کے بارے میں جھٹلائے اس آیت میں وہ مراد ہے۔

دوسری آیت فریقین کے علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول پاکؐ پر سب سے پہلے حضرت علیؑ ایمان لائے اور انہیں کی مدح میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ (تفسیر صافی صفحہ ۴۳۹ بحوالہ تفسیر مجمع البیان) حافظ ابن مردویہ، تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۳۲۸ سطر ۲۴ مطبوعہ مصر تفسیر صافی صفحہ ۴۳۹

بالصدق سے مراد وہ حق ہے جو آنحضرتؐ لائے اور وہ جناب امیر المومنینؑ کی ولایت ہے۔

(۱۱۲) پارہ فمن اظلم ۲۴ سورہ الزمر ۳۹ آیۃ ۵۳

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا

مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ...الخ

اے رسولؐ کہہ دو کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو بخش دے گا یقیناً وہ بڑا بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔

تفسیر صافی صفحہ ۴۴۰ بحوالہ تفسیر قمی اور کافی میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے اور تفسیر قمی اور معانی الاخبار میں امام محمد باقرؑ سے اور المحاسن میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت خاص طور پر اولاد فاطمہ زہرہؑ کے شیعوں کے بارے میں ہے۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں اس سے زیادہ وسعت والی اور کوئی آیت قرآن مجید میں نہیں ہے۔ اور رسول پاکؐ سے تفسیر مجمع البیان میں مروی ہے۔ کہ دُنیا اور آخرت میں اس آیت سے بڑھ کر مجھے کچھ محبوب نہیں ہے۔

(۱۱۳) پارہ فمن اظلم ۲۴ سورہ الزمر ۳۹ آیۃ ۵۶ تا ۶۰

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِىْ جَنْۢبِ اللّٰهِ...الخ

قیامت میں کوئی شخص کہے گا ہائے افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے جنب اللہ (امیرالمومنینؑ) کے بارے میں کی میں تو بس ہنستا ہی رہا۔ یا یہ کہنے لگا کہ خدا میری ہدایت کرتا تو میں ضرور پرہیزگاروں میں ہوتا۔ یا جب عذاب دیکھے گا تو کہے گا کہ کاش مجھے دوبارہ دنیا میں جانا ملے تو میں نیکوکاروں میں ہو جاتا۔ تو خدا فرمائے گا۔ ہاں ہاں تیرے پاس میری آیتیں پہنچیں تو تو نے انہیں جھٹلا دیا اور شیخی کر بیٹھا اور تو کافروں میں سے تھا۔ اب تیری ایک نہ سنی جائے گی۔ جن لوگوں نے خدا پر جھوٹے بہتان باندھے۔ تو تم قیامت کے دن دیکھو گے کہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے کیا

غرور کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔

ایک حدیث میں ہے جنب اللہ حضرت علیؑ کا خطاب ہے۔ اور ان آیات میں ان لوگوں سے خطاب ہے جن کو خدا نے عہدہ امامت پر فائز نہیں کیا تھا۔ پھر بھی وہ عہد امامت کے مدعی ہیں۔ تفسیر صافی بحوالہ المحاسن امام محمد باقرؑ سے اور کافی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ جنب اللہ سے مراد امیر المومنینؑ ہیں اور ان کے بعد انکے اوصیاء اور ان کے آخری قائم آل محمدؑ ہیں۔

الاکمال اور تفسیر عیاشی میں امام محمد باقرؑ سے ایسے ہی مضمون کی روایت ہے۔ اس اضافے کے ساتھ کہ قیامت کے دن حضرت علیؑ ہی اللہ تعالیٰ کی حجت ہوں گے۔ الاحتجاج طبرسی میں یہ بھی ہے۔ کہ کوئی بھی شخص کسی کے بھی پہلو میں بیٹھنے والا ہو۔ اس سوال سے نہ بچ سکے گا۔

(۱۱۴) فمن اظلم ۲۴ سورہ الزمر ۳۹ آیۃ ۶۹

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ ...الخ

اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی اور اعمال کی کتاب لوگوں کے سامنے رکھ دی جائے گی۔ اور پیغمبر اور گواہ شہداء لائے جائیں گے۔ اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

محمدؐ و آل محمدؐ کے نور سے زمین جگمگا اُٹھے گی۔ تفسیر قمی میں امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ امام زمین کا مربی ہے اور جب امام زمانہؑ آئیں گے تو زمین سورج اور چاند کی روشنی کی محتاج نہ رہے گی۔

(۱۱۵) پارہ فمن اظلم ۲۴ سورہ الزمر ۳۹ آیۃ ۷۵

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ... الخ

اور اس دن فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرد اگرد گھیرے ہوئے ڈٹے ہونگے۔ اور اپنے پروردگار کی تسبیح کر رہے ہونگے۔ اور لوگوں کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اور ہر طرف سے صدا بلند ہوگی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

تاویل الآیۃ میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول پاکؐ نے فرمایا جب میں نے شب معراج عرش کے نیچے نگاہ کی تو میری نظر علیؑ ابن ابی طالبؑ پر پڑی۔ جو عرش کے نیچے تسبیح و تقدیس میں مشغول ہیں۔ میرے پوچھنے پر بتایا گیا کہ چونکہ خداوند تعالیٰ اکثر علیؑ ابن ابی طالبؑ کا ذکر خیر اور ثنا و صفت سے کرتا رہتا تھا۔ اس وجہ سے عرش کے اٹھانے والوں (فرشتوں) نے علیؑ کی زیارت کا شوق ظاہر کیا۔ ان کی خاطر عرش کے نیچے ایک فرشتہ علیؑ کی صورت میں خلق کیا گیا اور اس فرشتے کی تسبیح و تقدس اور عبادت کا ثواب آپ کے اہل بیتؑ کے شیعوں کے واسطے مخصوص ہے۔

(۱۱۶) پارہ فمن اظلم ۲۴ سورہ المومن ۴۰ آیۃ ۷

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ... الخ

اور جو عرش کے حاملین ہیں اور اسکے گرداگرد ہیں سب پروردگار کی حمد تسبیح کرتے ہیں۔ اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کی بخشش کی دعائیں مانگا کرتے ہیں۔

تفسیر قمی میں ہے کہ رسول خداؐ اور مولا علیؑ اور انکی اولاد سے آئمہ ہی حاملان

علم خدا ہیں ۔ اور مَنْ حَوْلَهٗ سے مراد ملائکہ ہیں اور اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے مراد شیعان آل محمدؐ ہیں ۔ صفحہ ۲۵۵ جلد ۲ طبع نجف اشرف میں مکمل تفصیل ہے ۔

(۱۱۷) پارہ الیہ یرد ۲۵ سورہ الشوریٰ ۴۲ آیۃ ۱ تا ۲

حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝

علامہ واحدی نے فواتح میں، تفسیر ثعلبی میں اور صحیح مسلم میں روایت کی ہے کہ جب یہ حروف حمعسق نازل ہوئے تو رسول خداؐ بہت غمگین ہوئے جب لوگوں نے سبب پوچھا تو فرمایا کہ ان حروف کا مطلب یہ ہے کہ میری اُمت مختلف بلاؤں میں، مثل زمین میں دھنس جانا اور دیگر مصائب میں مبتلا ہوگی اور ابن عباسؓ فرماتے تھے کہ مولا علیؑ صرف ان حروف سے آئندہ آنے والے فسادات کو جانتے ہیں ۔

(تفسیر صافی صفحہ ۴۵۰ بحوالہ تفسیر قمی)

(۱۱۸) پارہ الیہ یرد ۲۵ سورہ الشوریٰ ۴۲ آیۃ ۲۳ تا ۲۴

ذٰلِكَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ... الخ

یہی وہ انعام ہے جس کی اپنے ان بندوں کو خوشخبری دیتا ہے ۔ جو ایمان لائے اور نیک کام کرتے ہیں ۔ اے رسولؐ تم ان سے کہہ دو کہ میں تم سے تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے اپنے قربیٰ سے مودت رکھنے کے ۔ اور جو شخص نیکی (ولایت علیؑ) حاصل کرے گا ہم اس کی خوبی میں اضافہ کر دیں گے ۔ بیشک خدا بڑا بخشنے والا اور قدردان ہے ۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے رسول خداؐ پر جھوٹ باندھا ہے ۔

انصار اپنے ایک بڑے جلسے میں اپنا فخر و مباہات بیان کر رہے تھے کہ ہم

نے یہ کیا اور وہ کیا۔ حضرت ابن عباسؓ بول اٹھے کہ تم لوگوں کو فضیلت میں ہم لوگوں پر ترجیح نہیں ہو سکتی۔ حضرت رسول پاکؐ کو یہ خبر ملی تو آپ خود ان کے مجمع میں تشریف لائے اور فرمایا اے گروہ انصار کیا تم ذلیل نہ تھے۔ تو خدا نے ہماری بدولت تمہیں معزز کیا۔ اور تمہاری ہدایت کی تو یہ آیت نازل ہوئی اس پر آپ نے فرمایا جو شخص آل محمد کی دوستی پر مر جائے وہ شہید مرتا ہے۔ وہ مغفور ہے۔ وہ کامل الایمان ہوا۔ اس کو ملک الموت اور منکر نکیر بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں وہ بہشت میں ایسے رکھا جائے گا جیسے دلہن شوہر کے گھر میں اس کی قبر کو۔ خدا رحمت کے فرشتوں کی زیارت گاہ بناتا ہے۔ وہ سنت و جماعت کے طریقے پر مرا اور جو آل محمدؐ کی دشمنی پر مرا تو قیامت میں اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ یہ خدا کی رحمت سے مایوس ہے وہ کافر ہے وہ بہشت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا۔ پھر اسی وقت کسی نے پوچھا یا حضرت جن کی محبت کو خدا نے ہم پر واجب کیا ہے وہ کون ہیں فرمایا علیؑ، فاطمہؑ اور ان کے بیٹے حسنؑ و حسینؑ۔ پھر فرمایا جو شخص میرے اہل بیتؑ پر ظلم کرے گا اور مجھے میری عترت کے بارے میں اذیت دے گا اس پر بہشت حرام ہے۔

(تفسیر کشاف علامہ زمخشری جلد ۳ صفحہ ۶۷ مطبوعہ مصر صحیح بخاری مسند احمد حنبل تفسیر درمنثور وغیرہ)

ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آیت مودہ نازل ہوئی تو کچھ لوگوں کے دل میں یہ وسوسہ ہوا کہ رسول اللہؐ نے معاذ اللہ اپنی طرف سے کہہ دیا ہے۔ اس پر اگلی آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر صافی صفحہ ۴۵۱، ۴۵۲ (تفسیر ثعلبی، بغوی) بحوالہ المحاسن

(۱۱۹) پارہ الیہ یرد ۲۵ سورہ الزخرف ۴۳ آیۃ ۴

وَإِنَّهُ فِيٓ أُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ ○

بے شک یہ اصل کتاب میں محفوظ اور لکھی ہوئی ہمارے پاس ہے۔ معانی الاخبار میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے اس آیت کے ذیل میں مروی ہے کہ وہ امیر المومنینؑ ہیں۔ جن کا ذکر ام الکتاب یعنی سورہ فاتحہ میں ہے۔ یعنی اھدنا الصراط المستقیم (تفسیر صافی صفحہ ۴۵۴)

(۱۲۰) پارہ الیہ یردہ ۲۵ سورہ الزخرف ۴۳ آیۃ ۴۱

فَاِمَّا نَذۡهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنۡهُمۡ مُّنۡتَقِمُوۡنَ۝

اور اگر ہم تم کو دنیا سے لے بھی جائیں تو بھی ان سے بدلہ لینا ضرور ہے۔

علامہ ابن مردویہ نے جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ رسول پاکؐ نے فرمایا کہ یہ آیت مولا علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ میرے بعد ناکثین مارقین اور قاسطین سے انتقام لیں گے۔ تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۱۸ سطر ۲۱، مطبوعہ مصر۔ تفسیر نیشاپوری جلد ۳ صفحہ ۳۲۹ مطبوعہ تہران

جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول خدا حج الوداع سے واپسی کے وقت اپنے بعد آنے والے واقعات پر سرزنش کر رہے تھے۔ کہ پہلے یہ آیت نازل ہوئی فَاِمَّا نَذۡهَبَنَّ اس کے بعد قل رب اما ترینی۔ پھر فَاسۡتَمۡسِكۡ بِالَّذِىۡۤ اُوۡحِىَ اِلَيۡكَ ج یعنی علیؑ کے بارے میں جو وحی تم پر نازل ہوئی اس پر عمل کرو۔ اور مضبوطی سے پکڑے رہو۔ تم لوگوں سے علیؑ ابن ابی طالبؑ کے بارے میں بازپرس کی جائے گی۔ (مناقب ابن معازلی۔ فقیہ شافعی)

(۱۲۱) پارہ الیہ یرد ۲۵ سورہ الزخرف ۴۳ آیۃ ۴۵

وَسۡـئَلۡ مَنۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلۡنَا

مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً یُّعْبَدُوْنَ○

اے رسولؐ سوال کرو ان تمام رسولوں سے جو آپؐ سے پہلے بھیجے گئے کیا ہم نے خدا کے سوا کوئی اور معبود بنائے تھے، کہ ان کی عبادت کی جائے۔

ابن عباس اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ شب معراج میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ اپنے قبل کے انبیاء سے پوچھئے کہ وہ کس بات پر پیغمبر بنا کر بھیجے گئے آپؐ فرماتے ہیں کہ جب میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ آپؐ کی رسالت اور علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت کے اقرار پر۔ (تفسیر نیشاپوری جلد صفحہ ۳۲۹ مطبوعہ تہران)

(۱۲۲) پارہ الیہ یرد ۲۵ سورہ الزخرف ۴۳ آیۃ ۶۱

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ط هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ○

اور وہ یقیناً (ظہور امام زمانہ) کی ایک روشن دلیل ہے۔ تم لوگ اس میں ہرگز شک نہ کرو۔ اور میری پیروی (انتظار میں) کرو کہ یہی صراط مستقیم ہے۔

معازلی فقیہ شافعی نے مناقب میں جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے (بسلسلہ اسناد) کہ یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی تھی کہ: وَاِنَّ عَلِیًا لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ بے شک علیؑ ظہور امام زمانہؑ کی ایک روشن دلیل ہے۔ ابن حجر نے صواعق محرقہ میں اور صباغی نے فصول المھمہ میں اور سیوطی نے درمنثور میں روایت کی ہے کہ یہ آیت امام آخر الزمانؑ کے بارے میں ہے۔

(۱۲۳) پارہ الیہ یرد ۲۵ سورہ الزخرف ۴۳ آیۃ ۶۴

إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ط هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝

بے شک خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔صراط مستقیم سے مراد مولا علیؑ کا راستہ ہے۔

(۱۲۴) پارہ الیہ یرد ۲۵ سورہ الدخان ۴۴ آیۃ ۲۹

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ۝

تو ان لوگوں پر نہ آسمان اور زمین کو رونا آیا۔اور نہ مہلت دی گئی۔ صحیح مسلم میں ہے کہ جب امام حسینؑ شہید ہوئے تو آسمان بھی رویا اور زمین بھی روئی۔ابن حجر عسقلانی نے صواعق محرقہ میں ذکر کیا ہے۔کہ جب حضرت علیؑ کا ایک دفعہ کربلا سے گزر ہوا۔تو فرمایا یہی ہمارے اونٹوں کے بٹھانے اور سامان رکھنے کی جگہ ہے اور رسول پاکؐ کے اہلبیتؑ میں سے کچھ اصحاب یہاں شہید کیے جائیں گے۔جس پر آسمان بھی روئے گا اور زمین بھی روئے گی۔

تفسیر صافی صفحہ ۴۶۰ بحوالہ تفسیر قمی لکھا ہے کہ جناب امیر المومنینؑ کے سامنے سے ایک ایسا شخص گزرا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کا دشمن تھا آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی (کہ اس پر نہ آسمان اور نہ زمین روئے گی) پھر حضرت امام حسینؑ آپ کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا کہ یہ وہ ہے جس پر آسمان اور زمین ضرور روئیں گے۔اس کے علاوہ تفسیر مجمع البیان میں امام جعفر صادقؑ سے المناقب

میں بھی امام ششم سے اسی طرح کی روایت ہے کہ مولا حسینؑ اور یحییٰ ابن زکریاؑ پر آسمان چالیس دن تک رویا۔

(۱۲۵) پارہ حم ۲۶ سورہ محمد ۴۷ آیہ ۱

اَلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ صَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَضَلَّ اَعۡمَالَہُمۡ ○

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور (لوگوں) کو سبیل اللہ سے روکا خدا نے ان کے اعمال اکارت کر دیے۔

مولا علیؑ نے فرمایا سبیل اللہ میں ہوں۔

(۱۲۶) پارہ حم ۲۶ سورہ محمد ۴۷ آیۃ ۲۸

ذٰلِکَ بِاَنَّہُمُ اتَّبَعُوۡا مَاۤ اَسۡخَطَ اللّٰہَ وَ کَرِہُوۡا رِضۡوَانَہٗ فَاَحۡبَطَ اَعۡمَالَہُمۡ ○

یہ اس سبب سے کہ جس چیز سے خدا ناخوش ہوتا ہے اسکی تو یہ لوگ پیروی کرتے ہیں اور جس میں خدا کی خوشی ہے اس سے بیزار ہیں تو خدا نے انکے اعمال کو اکارت کر دیا۔

ابن مردویہ اور ابن عساکر نے اور ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ تم علیؑ کے بغض سے ان لوگوں کو پہچان لو گے۔ عبداللہ ابن مسعود نے تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۶۶ سطر ۳۶ مطبوعہ مصر میں روایت کی ہے کہ ہم لوگ رسالتمآب کے زمانے میں منافقین کو صرف علیؑ کی دشمنی سے پہچانتے تھے۔

(۱۲۷) پارہ حم ۲۶ سورہ محمد ۴۷ آیۃ ۲۵

اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَی...الخ

بے شک جو راہ ہدایت صاف صاف معلوم ہونے پر بھی الٹے پاؤں (کفر) کی طرف پھر گئے (علیؑ کو بلافصل خلیفۂ رسولؐ نہیں مانا) شیطان نے انہیں ڈھیل دے رکھی ہے (یعنی لارے لگا کر) اور انکی تمناؤں کی رسی دراز ہوگئی ہے۔

صحیح بخاری اور مسلم وغیرہ میں حدیث رسولؐ منقول ہے کہ قیامت کے دن میں اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو دیکھوں گا کہ جہنم کی طرف کھینچے جا رہے ہیں۔ میں اُس وقت فرشتوں سے کہوں گا۔ ارے یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ جواب میں خدا فرمائے گا کہ تم نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے تمہارے بعد کیا کیا اور مرتد ہو گئے (انکار ولایت علیؑ کی وجہ سے اور مولا علیؑ کو خلیفہ بلافصل نہ ماننے کی وجہ سے۔)

(۱۲۸) پارہ حم ۲۶ سورہ محمد ۴۷ آیۃ ۳۲

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ...الخ

بے شک جن لوگوں پر (دین کی) سیدھی راہ ظاہر ہوگئی۔ اس کے بعد انکار کر بیٹھے اور (لوگوں کو) خدا کی راہ سے روکا۔ اور پیغمبر کی مخالفت کی تو وہ خدا کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے۔ اور وہ (خدا) انکا سب کیا کرایا اکارت کر دے گا۔

حافظ ابو بکر ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جو حضرت علیؑ کی خلافت کے بارے میں حضرت رسول

خدا کی مخالفت کرتے تھے۔

(۱۲۹) پارہ حم ۲۶ سورہ فتح ۴۸ آیت ۲۶

إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ... الخ

اس وقت کو یاد کرو جبکہ کافروں نے اپنے دلوں میں حمیت کو جگہ دی اور وہ بھی جاہلیت کی حمیت کو تو اللہ نے بھی اپنے رسولؐ پر اور مومنین پر تسکین نازل کر دی اور انکے لئے کلمہ تقویٰ کو لازم کر دیا۔ اور وہ تھے بھی اسکے مستحق اور اہل اور اللہ ہر چیز کا پورا پورا جاننے والا ہے۔

تفسیر قمی میں ہے اس سے مراد قریش عموماً ہیں اور سہیل ابن عمرو انکا وکیل خصوصاً کہ ان لوگوں نے صلح نامہ لکھنے کے وقت یہ کہا تھا کہ ہم رحمٰن و رحیم کو نہیں جانتے پس بِسمِكَ اللّٰهُمَّ لکھو جو دستور قدیم ہے۔ نیز یہ کہا کہ اگر ہم آپ کو رسول اللہ جانتے تو آپ سے جھگڑا ہی کیوں کرتے لہٰذا محمد ابن عبداللہ لکھو۔

المجالس میں جناب رسول خداؐ سے منقول ہے کہ علیؑ ہدایت کا جھنڈا ہے۔ اور میرے دوستوں کا پیشوا ہے۔ جو میری اطاعت کرنے والے ہیں۔ انکا نور ہے اور وہی وہ کلمہ ہے جو خدا نے متقیوں کے لئے لازم کر دیا۔ الخصال میں ہے کہ آنحضرت نے اپنے خطبہ میں فرمایا ہم کلمہ التقویٰ ہیں اور ہم سبیل ہدایت ہیں۔ التوحید میں ہے کہ جناب امیر المومنینؑ نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ میں اللہ کی طرف سے عروۃ الوثقیٰ کلمہ التقویٰ ہوں الکمال میں امام علی رضاؑ سے ایک حدیث میں منقول ہے کہ ہم کلمہ التقویٰ اور ہم عروۃ الوثقیٰ ہیں۔ جناب امام محمد باقرؑ نے اپنے اجداد طاہرینؑ سے

روایت کی کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ مجھ سے خدائے عزوجل نے ارشاد کیا۔ کہ اے رسولؐ ہم تم سے ایک عہد لینا چاہتے ہیں ۔ میں نے عرض کی کہ خدایا بیان کریں وہ کیا ہے ۔ ارشاد باری ہوا کہ اے حبیبؐ، بغور سنو۔ تمہارے بعد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہدایت کا نشان اور میرے دوستوں کا امامؑ اور میرے فرمانبردار بندوں کا نور اور کلمۃ التقویٰ ہے جو متقیوں پر لازم کیا گیا ہے جس نے اس (علیؑ) سے دوستی کی اس نے یقیناً مجھ سے دوستی کی اور جس نے اس (علیؑ) سے دشمنی کی، اس نے یقیناً مجھ سے دشمنی کی۔ اے رسول تم علیؑ ابن ابی طالبؑ کو یہ خوشخبری سنا دو ۔ مالک ابن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے مولا جنابؑ علی رضاؑ سے دریافت کیا کہ کلمۃ التقویٰ سے کیا مراد ہے ۔ حضرتؑ نے جواب دیا کہ ولایت ِ جنابِ امیر المومنینؑ ابو ھریرہ سے مروی ہے میں نے رسول خداؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ خدا نے مجھ سے علیؑ کے بارے میں عہد لیا اور ارشاد کیا کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کو خبر دے دو کہ وہ امیر المومنینؑ ہیں اور اوصیاء مرسلین کے سردار ہیں ۔ اور ہر شخص کے حاکم ہیں اور علیؑ وہ کلمہ ہیں جو میں نے پرہیزگاروں پر لازم کیا ہے ۔

(۱۳۰) پارہ حٰم ۲۶ سورہ فتح ۴۸ آیۃ ۲۹ (آخری حصہ)

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۔

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اعمال بجالائے انکے لیے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ ہے۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے اس آیت کے بارے میں

دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا قیامت کے دن لواء حمد تیار ہوگا اور ایک منادی آواز دے گا کہ سید المومنین (علیؑ) اور مومنین کھڑے ہو جائیں۔ یہ سن کر علیؑ ابن ابی طالب کھڑے ہو جائیں گے انکے ہاتھ میں لواء حمد دیا جائیگا۔ مہاجرین اور انصار میں سے وہ مومنین جو سابقین اور اولین ہیں کھڑے ہو جائیں گے۔ مولا علیؑ ایک نور کے منبر پر بیٹھیں گے۔ اور مولا ہر ایک کو اجر اور نور عطا کریں گے۔ اور مولا علیؑ سب کو جنت میں داخل کریں گے اور کچھ لوگوں کو جہنم میں ڈال دیں گے۔ یعنی علیؑ کے حق ولایت کی وجہ سے لوگ جنت اور جہنم کے مستحق ہونگے۔ کیونکہ مولا کا حق سارے جہان پر واجب ہے (شواھد التنزیل حاکم ابوالقاسم حسکانی)

(۱۳۱) پارہ حم ۲۶ سورہ ق ۵۰ آیۃ ۲۴

اَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ○

تم دونوں (رسول و علیؑ) سرکش اور ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو۔

تفسیر مسند احمد بن حنبل میں شیک بن عبداللہ سے روایت ہے کہ محمد اعمش کی عیادت کو گئے تو ابوحنیفہ نے محمد اعمش سے کہا کہ یہ تمہارا آخرت کا پہلا دن ہوگا۔ اس لئے خدا سے ڈرو اور علیؑ کے بارے تم جو احادیث بیان کرتے ہو وہ نہ بیان کرتے تو اچھا تھا۔ اس پر محمد اعمش کو غصہ آگیا۔ اور اپنے آدمیوں سے کہا کہ مجھے تکیہ سے لگا دو اور کہا میرے جیسے آدمی سے ایسی بات کہتے ہو۔ پھر کہا کہ مجھ سے ابو المتوکل نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس آیت کا مطلب ہے کہ قیامت کے دن مجھ سے اور حضرت علیؑ سے کہا جائے گا کہ اپنے دشمنوں کو جہنم واصل کرو۔

ابن عباسؓ رسول پاکؐ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن نور کا ایک علم (لوائے حمد) مرتب کیا جائے گا۔ ایک منادی ندا کرے گا۔ سید المومنین اور

جملہ مومنین کھڑے ہو جائیں ۔ یہ سن کر علیؑ ابن ابی طالبؑ کھڑے ہو جائے گے ۔ان کے ہاتھ میں علم دیا جائیگا۔ پھر مولا علیؑ نور کے منبر پر بیٹھیں گے ۔اور مولا ؑ اپنے مومنین کو جنت میں داخل کریں گے ۔

(شواہد التنزیل امام حاکم ابوالقاسم جسکانی ۔علامہ محسن فیض ،رسول پاکؐ نے فرمایا کہ یہ آیت میرے (پاک رسولؐ) اور تمہارے (مولا علیؑ) کے بارے میں ہیں ۔(تفسیر صافی ۴۲۸)

علامہ شیخ سلیمان قندوزی بلخی تحریر کرتے ہیں ۔امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ روزِ قیامت ہوگا تو حضرت رسول کریمؐ اور حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ صراط پر ٹھہریں گے ۔اور ایک منادی ندا کرے گا کہ اے محمدؐ و علیؑ تم دونوں منکر نبوت و ولایت کو جہنم میں جھونک دو ۔(ینابیع المودہ باب ۶ صفحہ ۸۵)

(۱۳۲) پارہ قال فما خطبکم ۲۷ سورہ والنجم ۵۳ آیۃ ۱ تا ۴

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى ○ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ○ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ... الخ

ستارے کی قسم جب ٹوٹا ،تمہارے رفیق (محمدؐ) نہ گمراہ ہوئے اور نہ بہکے وہ تو اپنی خواہش سے کچھ بولتے ہی نہیں یہ تو بس وحی ہے (جو بھیجی جاتی ہے)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم بنی ھاشم کے لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک ستارہ ٹوٹا ۔پاک رسولؐ نے فرمایا یہ ستارہ جسکے گھر اُترے گا وہی میرے بعد میرا وصی ہوگا ۔

اور لوگوں نے دیکھا کہ وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کے گھر میں اُترا ۔لوگ گستاخانہ

کہنے لگے کہ (معاذ اللہ) رسول پاکؐ علیؑ کی محبت میں گمراہ ہو گئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(مناقب ابوالحسن بن مغازلی شافعی اور شرف المصطفیٰ ابوحامد شافعی) تفسیر صافی صفحہ ۴۷۹)

(۱۳۳) پارہ قال فما خطبکم ۲۷ سورہ الرحمن ۵۵ آیۃ ۱۹ تا ۲۲

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا ... الخ

اس اللہ نے دو دریا بہائے جو باہم مل جاتے ہیں۔ دونوں کے درمیان حد فاصل (آڑ) ہے۔ جس سے تجاوز نہیں کر سکتے۔ تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ان دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔

علامہ ابن مردویہ نے ابن عباسؓ اور انس بن مالک سے روایت کی ہے۔ کہ رسول پاکؐ نے فرمایا کہ یہ دو دریا علیؑ اور فاطمہؑ ہیں اور حد فاصل (آڑ) رسول پاکؐ ہیں اور موتی مونگے حسن و حسین علیہما السلام ہیں۔

(۱۳۴) پارہ قال فما خطبکم ۲۷ سورۃ الرحمن ۵۵ آیۃ ۲۷

وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝

اور صرف ربِ عظمت اور کرامت کا وجہ باقی رہے گا۔

مولا علیؑ وجہ اللہ ہیں:

تفسیر صافی صفحہ ۴۵۸ بحوالہ تفسیر قمی

امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ وجہ اللہ ہم ہیں۔ جن کے ذریعے سے خدا پہچانا جاتا ہے اور جن کے ذریعے خدا کا ہر حکم پہنچتا ہے۔

المناقب میں امام جعفر صادقؑ سے یہی منقول ہے اور امام علی رضاؑ سے تفسیر قمی میں ہے۔کہ اے ابوصلت جس نے اللہ کا چہرہ مثل اور چہروں کے سمجھا یا بیان کیا وہ یقینا کافر ہوگیا۔ ہاں وجہ اللہ سے مراد انبیاء و رسل اور ان کی حجتیں ہیں انہی کی وجہ سے بندے اللہ تعالیٰ کی طرف اور اس کی معرفت کی طرف متوجہ ہو سکتے ہیں۔

(۱۳۵) پارہ قال فما خطبکم ۲۷ سورہ الرحمن ۵۵ آیہ ۴۱

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ○

گنہگار لوگ تو اپنے چہروں سے ہی پہچان لئے جائیں گے تو پیشانی سے اور پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔

پیشانی سے رجال الاعراف ہی گنہگار لوگوں کو پہچانیں گے۔اور وہ رجال آل محمدؑ ہی ہیں (دیکھئے سورۃ الاعرف)

(۱۳۶) پارہ قال فما خطبکم ۲۷ سورہ الواقعہ ۵۶ آیہ ۱۰ تا ۱۴

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ○ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ...الخ

اور سابقون (آگے بڑھنے والے) اور وہی آگے بڑھنے والے ہیں اور خدا کے مقرب ہیں۔آرام و آسائش کے باغوں میں بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے ہونگے اور کچھ تھوڑے سے پچھلوں میں سے ہیں۔

علامہ ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے سابقین تین ہیں۔

۱۔ یوشع بن نون
۲۔ مومن آل یٰسین اور علی ابن ابی طالب اور علیؑ سب سے افضل ہیں۔

(تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۱۵۴ مطبوعہ مصر)

تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی میں بھی یہی ہے۔ مجمع البیان میں امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ سابقین چار ہیں۔

۱۔ ہابیل
۲۔ حزقیل مومن آل فرعون
۳۔ حبیب النجار اور
۴۔ علیؑ اور ابن ابیطالبؑ

اور اُصول کافی میں ہے کہ سابقین وہ لوگ ہیں جنہوں نے ولایت علیؑ کو ماننے میں سبقت کی ہے اور امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ وہی لوگ سب سے پہلے جنت میں جائیں گے۔

(۱۳۷) پارہ قال فما خطبکم ۲۷ سورہ الحدید ۵۷ آیۃ ۱۹

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ... الخ

اور جو لوگ خدا اور اسکے رسولوں پر ایمان لائے ہیں یہی لوگ اپنے پروردگار کے نزدیک صدیقوں اور شہیدوں کے درجے میں ہیں۔ اور انہی کے لئے اسکا اجر ہے اور انکا نور ہے۔

امام احمد بن حنبل نے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ اس بناء پر مولا علیؑ نے منبر پر فرمایا تھا کہ میں صدیق اکبر ہوں اور علامہ سیوطی نے مولا علیؑ کی مدحت میں روایت کی ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے آپ

ہی مصافحہ کریں گے اور آپ ہی صدیق اکبر اور اس اُمت کے فاروق اعظم ہیں۔

(۱۳۸) پارہ قال فما خطبکم ۲۷ سورہ الحدید ۵۷ آیۃ ۲۵

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ...الخ

ہم نے یقینا اپنے پیغمبروں کو واضح اور روشن معجزے دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ ساتھ کتاب اور ترازو نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔ اور ہم نے ہی لوہے کو نازل کیا جس کے لئے سخت بڑائی اور لوگوں کے لئے بہت سے نفع (کی باتیں) ہیں۔ تاکہ خدا دیکھ لے کہ خدا اور اسکے رسولؐ کی کون مدد کرتا ہے بے شک خدا بڑا زبردست غالب ہے۔

طبری تفسیر البرھان اور مناقب ابن شہر آشوب میں ہے کہ یہ آیت ذوالفقار کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جو جنگ اُحد میں حضرت علیؑ کے لئے نازل ہوئی اور حضرت جبرائیلؑ نے لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار پڑھا۔

تفسیر صافی صفحہ ۴۹ بحوالہ تفسیر قمی منقول ہے میزان سے مراد امام ہیں۔

(۱۳۹) پارہ قال فما خطبکم ۲۷ سورہ الحدید ۵۷ آیۃ ۲۸

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ...الخ

اے ایمان والو خدا سے ڈرو اور اسکے رسول (محمدؐ) پر ایمان لاؤ تو خدا تم کو اپنی رحمت کے دو حصے اجر عطا فرمائے گا۔ اور تم کو ایسا نور عطا فرمائے گا۔ جس کی (روشنی میں) تم چلو گے اور خدا تمہیں بخش بھی دیگا۔ اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

کتاب کافی تفسیر قمی میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ کفلین سے مراد حسنؑ و حسینؑ ہیں۔ اور نور سے مراد امام ہیں۔ جنکی تم اقتدا کرو گے۔ اور مناقب میں ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ نور سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔

(تفسیر صافی بحوالہ کافی و قمی و مناقب)

(۱۴۰) پارہ قد سمع اللہ ۲۸ سورہ المجادلہ ۵۸ آیۃ ۱۲

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ...الخ

اے ایمان والو جب پیغمبرؐ سے سرگوشی میں بات کرنا چاہو تو پہلے خیرات دے دیا کرو۔ یہی تمہارے لئے بہتر اور پاکیزہ بات ہے پس تم کو اگر اسکا مقدور نہ ہو تو خدا بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

تفسیر کشاف جلد ۳ صفحہ ۱۷۱ مطبوعہ مصر۔ مدارک زاھدی اور شرح مشکواۃ وغیرہ میں ہے کہ سوائے حضرت علیؑ کسی نے اس آیت کے حکم پر عمل نہ کیا اور حضرت علیؑ اس پر فخر کیا کرتے تھے اور عبداللہ ابن عمر رشک کیا کرتے تھے۔

(تفسیر صافی صفحہ ۴۹۴ بحوالہ تفسیر قمی)

(۱۴۱) پارہ قد سمع اللہ ۲۸ سورہ المجادلہ ۵۸ آیۃ ۲۲

اَتَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ...الخ

جو لوگ خدا اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور اسکے رسولؐ کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے اگرچہ وہ ان کے باپ، بیٹے، بھائی یا

ان کے خاندان والے ہی کیوں نہ ہو۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں خدا نے ایمان کو ثبت کر دیا ہے۔ اور خاص اپنے نور سے انکی تائید کی ہے اور ان کو بہشت کے ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ خدا ان سے راضی اور وہ خدا سے خوش۔ یہی خدا کا گروہ ہے۔ بے شک خدا کے گروہ کے لوگ ہی دلی مرادیں پائیں گے۔

تفسیر کشاف جلد ۳ صفحہ ۲۷۲ سطر ۱۹ مطبوعہ مصر میں علامہ زمخشری نے لکھا ہے کہ یہ آیت مولا علیؑ حمزہ اور عبیدہ کی شان میں جنگ بدر میں شبیہ۔ عتبہ اور ولید کی جہنم واصل کرنے پر نازل ہوئی۔ (تفسیر صافی صفحہ ۴۹۵ بحوالہ امام پنجم اور ششم)

(۱۴۲) پارہ قد سمع اللہ ۲۸ سورہ الحشر ۵۹ آیۃ ۹

وَ الَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا ... الخ

اور جو لوگ مہاجرین سے پہلے مدینہ (یعنی گھر) میں مقیم ہیں اور ایمان میں مستقل رہے اور جو لوگ ہجرت کر کے انکے پاس آئے ان سے محبت کرتے ہیں۔ اور جو کچھ انکو ملا۔ اس کی اپنے دلوں میں کچھ غرض نہیں پاتے۔ اگرچہ اپنے اوپر تنگی ہی کیوں نہ ہو۔ دوسروں کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور جس نے اپنے نفس کو حرص سے بچا لیا۔ تو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

ملا ابو القاسم دمشقی نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے۔ ایک روز گھر فاقہ دیکھ کر مولا علیؑ نے کسی سے ایک دینار قرض لیا بازار میں حضرت مقدادؓ کو پریشان دیکھا اور اسکے بتانے پر کہ گھر میں بچے بھوک سے رو رہے ہیں۔ اور گھر میں کچھ نہیں۔ آپ نے وہ دینار اس کے حوالے کر دیا۔ اس پر خدا نے آپکی (مولا علیؑ)

مدح میں یہ آیت نازل فرمائی اور بہشت سے کھانا بھیجا۔ اہل سنت نے مختلف طریقوں سے مولا کی شان میں روائتیں بیان کی ہیں۔

(۱۴۳) پارہ قد سمع اللہ ۲۸ سورہ الصف ۶۱ آیۃ ۲

یَاأَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمنو لِمَ تقولون مالا تفعلون ○

اے ایمان والو تم ایسی بات کیوں کہا کرتے ہو جو کرتے نہیں ہو۔

تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۱۳ سطر ۱۷ مطبوعہ مصر میں ہے۔

کہ یہ آیت جنگ اُحد کے دن حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ جب بڑی بڑی باتیں کرنے والے صحابہ بھاگ گئے اور صرف حضرت علی ہی پاک رسولؐ کی حفاظت تنہا ہی کرتے رہے۔ (تفسیر صافی ۴۹۹)

(۱۴۴) پارہ قد سمع اللہ ۲۸ سورہ التغابن ۶۴ آیۃ ۸

فامنو باللہ و رسولہ والنور الذی انزلنا واللہ بما تعملون خبیر ○

تو تم خدا اور اسکے رسولؐ پر اور اس نور پر ایمان لاؤ جس کو ہم نے نازل کیا اور جو کچھ تم کرتے ہو۔ خدا اس سے خبردار ہے۔

تفسیر قمی۔ تفسیر کافی۔ قمی۔ صافی میں ہے۔ کہ نور سے مراد امیرالمومنینؑ ہیں۔

آئمہ کرام بھی نور کا مقصود ہیں۔ (امام موسی کاظمؑ اور امام محمد باقرؑ)

(۱۴۵) پارہ قد سمع اللہ ۲۸ سورہ التحریم ۶۶ آیۃ ۸

یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُو تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا... الخ

اے ایمان والو خدا کی بارگاہ میں خالص دل سے توبہ کرو۔ تو امید ہے

پروردگار تم سے تمہارے گناہ دور کردے۔ اور تم کو بہشت کے ان باغوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ اس دن جب خدا اپنے رسول کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے رسوا نہیں کرے گا۔ انکا نور ان کے آگے آگے اور ان کے داھنی طرف چل رہا ہوگا اور لوگ دعا کر رہے ہونگے۔ پروردگا ہمارے لئے ہمارا نور پورا کر اور ہمیں بخش دے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

تفسیر قمی جلد ۲ صفحہ ۳۷۵ طبع نجف اشرف۔ تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ مومنین کا نور آئمہ کرامؑ ہیں جو انکے آگے اور دائیں ہاتھ چل رہے ہونگے اور نور سے مراد آئمہ کرامؑ ہی ہیں۔ اور ان سے مراد حضرت علیؑ اور انکے اصحاب مراد ہیں۔ (تفسیر صافی ۵۰۵)

(۱۴۶) پارہ تبرک الذی ۲۹ سورہ القلم ۶۸ آیۃ ۴۲ تا ۴۷

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ... الخ

جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور (کافر لوگ) سجدہ کے لئے بلائے جائیں گے تو سجدہ نہ کرسکیں گے۔

ساق سے مراد مولا علیؑ ہیں۔

(۱۴۷) پارہ تبرک الزی ۲۹ سورہ الحاقۃ ۶۹ آیۃ ۱۲

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ○

تاکہ ہم اسے تمہارے لئے یادگار بنائیں اور اسے سننے والے کان سن کر یاد رکھے۔

سعید ابن منصور ابن جریر۔ ابن منذر۔ ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے مکحول سے روایت کی ہے کہ رسول پاکؐ نے جناب امیرؑ سے فرمایا کہ مجھے خدا نے

حکم دیا ہے کہ میں تم کو اپنے سے قریب کروں اور دور نہ ہونے دوں اور تم کو تعلیم دوں اور تم یاد رکھو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور رسول اللہؐ نے فرمایا اے علیؑ تو میرے علم کو یاد رکھنے والا کان ہو۔ (تفسیر صافی صفحہ ۵۱۰ بحوالہ تفسیر مجمع البیان۔ عیون الاخبار الرضا الجوارح۔ کافی) (تفسیر دور منشور جلد ۶ صفحہ ۲۶۰ سطر ۱۱ تا ۱۷ مطبوعہ مصر)

(۱۴۸) پارہ تبرک الذی ۲۹ سورہ الحاقۃ ۶۹ آیۃ ۱۷

وَّالۡمَلَكُ عَلٰٓى اَرۡجَآئِهَا ؕ وَيَحۡمِلُ عَرۡشَ رَبِّكَ فَوۡقَهُمۡ يَوۡمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ○

اور فرشتے اس کے کنارے پر ہونگے اور تمہارے پروردگار کے عرش کو اس دن آٹھ فرشتے پروں پر اٹھائے ہونگے۔

آٹھ خاصیان خدا حضرت نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ، محمد مصطفیٰؐ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔

(۱۴۹) پارہ تبرک الذی ۲۹ سورہ الحاقۃ ۶۹ آیۃ ۲۴

كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا هَنِيۡٓـئًا ۢ بِمَاۤ اَسۡلَفۡتُمۡ فِى الۡاَيَّامِ الۡخَالِيَةِ ○

جو کارگزاریاں تم کر کے آگے بھیج چکے ہو اسکے صلہ میں مزے سے کھاؤ پیو۔

ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس آیت کے مصداق حضرت علیؑ ہیں۔

(۱۵۰) پارہ تبرک الذی ۲۹ سورہ المعارج ۷۰ آیۃ ۱ تا ۲

سَاَلَ سَآئِلٌ ۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ○ لِّـلۡكٰفِرِيۡنَ لَـيۡسَ لَهٗ دَافِعٌ ○

ایک (کافر) نے عذاب مانگا جس کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

تفسیر ثعلبی میں ہے۔ کہ جب غدیر میں رسول پاکؐ نے حضرت علیؑ کو اپنا خلیفہ

مقرر فرمایا اور یہ خبر ہر طرف پھیلی تو حارث بن نعمان فہری آیا اور پاک رسولؐ سے گستاخانہ لہجہ میں بات کی اور تمام اعمال گنوانے کے بعد کہا کہ آپ نے نماز، روزہ زکوۃ، حج وغیرہ کے لئے کہا ہم نے کیا۔ اب آپ نے اپنے چچیرے بھائی کو ہمارے سروں پر مسلط کر دیا ہے یعنی حاکم بنا دیا ہے کیا یہ حکم آپ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ حکم بھی اللہ کی طرف سے ہے۔ حارث بن نعمان یہ کہتا ہوا مڑا کہ اے اللہ اگر یہ حکم آپ کی طرف سے ہے تو مجھ پر عذاب نازل فرما۔ وہ اپنی سواری تک نہ پہنچا تھا کہ ایک پتھر نازل ہوا اور اسکے سر سے گذرتا ہوا پاخانے کے مقام سے نکل گیا۔ اور اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اس سلسلے میں دیکھو سورہ الانفال ۸ پارہ ۹ آیت ۲۳ تا ۳۳، جس میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ میں ان پر عذاب نازل نہیں کرونگا جبکہ تم (رسول پاکؐ) ان میں موجود ہو۔ (جبکہ مولا علیؑ کی ولایت و امامت و خلافت نہ ماننے پر رسول پاکؐ کے سامنے اور موجودگی میں عذاب نازل ہوگیا)

(۱۵۱) پارہ تبرک الذی ۲۹ سورہ الجن ۷۲ آیہ ۱۶

وَّاَنْ لَّوِاسْتَقَامُوْا عَلَی الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ○

اور اگر یہ لوگ سیدھی راہ پر قائم رہتے تو ضرور انکو بکثرت پانی سے سیراب کرتے۔

کافی میں ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا، کہ اگر یہ لوگ حضرت علیؑ کی ولایت اور آپ کی اولاد سے جو اوصیاء ہیں انکی ولایت پر قائم رہتے اور امر و نہی میں انکی اطاعت کرتے تو ہم انکو اور ان کے دلوں کو ایمان سے سیراب کرتے۔

(تفسیر صافی بحوالہ کافی)

(۱۵۲) پارہ تبرک الذی ۲۹ سورہ الجن ۷۲ آیۃ ۲۷

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْ م بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ○

مگر جس کو (اللہ) پسند کرتا ہے تو اسکے آگے اور پیچھے نگہبان فرشتے مقرر فرما دیتا ہے۔ تاکہ دیکھ لے کہ انہوں نے اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچا دیئے ہیں۔

تفسیر صافی بحوالہ کافی اور الخرائج میں امام محمد باقرؑ سے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں ہے کہ رسول خداؐ کو خدا نے پسند فرمایا اور ہم اسی رسولؐ کے وارث ہیں۔ جن کو خداوند عالم نے اپنے غیب سے جس چیز پر چاہا مطلع کیا ہے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے ہم کو سب علم ہے۔

(۱۵۳) پارہ تبرک الذی ۲۹ سورہ قیامت ۷۵ آیۃ ۳۱ تا ۳۵

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی ○ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ○ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓی اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰی ...الخ

اس نے نہ تصدیق کی نہ نماز پڑھی بلکہ جھٹلایا اور منہ پھیر کر اپنے گھر والوں کی طرف اکڑتا ہوا چلا افسوس ہے تجھ پر افسوس ہے پھر افسوس ہے تجھ پر تف ہے پھر تجھ پر تف ہے۔

تفسیر فرات بن ابراہیم کوفی صفحہ ۵۱۵ تا ۵۱۶

عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ میں ایک دن ایک مجلس میں ابوذر غفاریؓ کے پاس تھا اس مجلس میں ابن عباسؓ بھی تھے۔ انکے اوپر ایک سائبان لگا تھا۔ اور وہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے۔ کہ ادھر سے حضرت ابوذر غفاریؓ کھڑے ہوئے

اور انہوں نے اپنا ہاتھ سائبان کے ستون پر مارا اور کہا اے لوگو. جو مجھے پہچانتے ہو وہ پہچانتے ہو اور جو مجھے نہیں پہچانتے میں انکو بتاتا ہوں۔ میرا نام جندب بن جنادہ ابوذر غفاریؓ ہے۔ میرے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا زمین نے بوجھ نہیں اٹھایا اور آسمان نے سایہ نہیں کیا جو ابوذرؓ سے زیادہ سچا ہو۔ اور میں تمہیں اللہ اور رسولؐ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ نے رسول اللہؐ سے سنا کہ وہ غدیر کے میدان میں اٹھارہ ذی الحجہ کو کچھ فرما رہے تھے۔ سب نے کہا کہ (نعم) ہاں۔ پھر آپؓ کہتے ہیں کیا تم جانتے ہو کہ غدیر کے دن ہم ایک ہزار تین سو مرد رسول اللہؐ کے پاس جمع تھے۔ اور سمراٹ کے دن ۵۰۰ آدمی جمع تھے۔ آپ نے فرمایا اللھم من کنت مولا فعلی مولا۔ اور اے پروردگار تو اس سے محبت کر جو علیؑ سے محبت کرے اور اس سے عداوت کر جو علیؑ سے عداوت کرے۔ اس کی نصرت کر جو علیؑ کی نصرت کرے۔ اس کو رسوا کر جو علیؑ کو رسوا کرے۔ اس پر عمر ابن خطابؓ نے کھڑے ہو کر کہا یا علیؑ آپ کو مبارک ہو کہ آپ نے اس حالت میں صبح کی کہ آپؑ میرے بھی مولا ہیں۔ اور ہر مومن اور مومنہ کے مولا ہیں۔ پس جب اس کو ایک اور شخص نے سنا تو مغیرہ بن شیعبہ کے سہارے سے کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ ہم نہ علیؑ کی ولایت کا اقرار کرتے ہیں اور نہ محمدؐ کے اس قول کو تصدیق کرتے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر البرھان آخری جلد)

ابن شہر آشوب نے امام محمد باقرؑ کے حوالے سے بیان کیا کہ غدیر کے دن ایک شخص عداوت علیؑ کی حالت میں کھڑا ہوا اور اس نے اپنا دایاں ہاتھ عبداللہ بن قیس اشعری کے کندھے پر رکھا۔ اور بایاں ہاتھ مغیرہ بن شیعبہ کے کندھے پر رکھا اور اکڑتا ہوا اور یہ کہتا ہوا چلا کہ نہ ہم محمدؐ کے اس قول میں تصدیق کریں گے اور نہ

ولایت علیؑ کا اقرار کریں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۱۵۴) پارہ تبرک الذی ۲۹ سورہ الدھر ۷۶ آیۃ ۸ تا ۲۷

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَ يَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ ...الخ

اور اس (خدا) کی محبت میں محتاج، یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو بس خالص خدا کے لئے کھلاتے ہیں۔ ہم نہ تم سے بدلے کے امیدوار ہیں نہ شکر گزاری کے، ہم کو تو اپنے پروردگار سے اس دن کا ڈر ہے جس دن منہ بن جائیں گے اور چہروں پر ہوائیاں اڑتی ہوں گی. تو خدا انہیں اس دن کی تکلیف سے بچا لے گا۔ اور انکو تازگی اور خوش دلی عطا کرے گا۔ اور ان کے صبر کے بدلے بہشت کے باغ اور ریشم کی پوشاک عطا کرے گا۔ اور وہاں وہ تختوں پر تکئے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ نہ وہاں وہ دھوپ دیکھیں گے اور نہ شدت کی سردی اور گھنے درختوں کے سائے ان پر جھکے ہونگے اور میووں کے گچھے ان کے اختیار میں قریب ہوں گے اور انکے سامنے چاندی کے ساغر اور شیشے کے گلاس کا دور چل رہا ہوگا۔

تفسیر کشاف جلد ۱ آیت ۱۱ سے ۱۲ آیتیں۔ مولا علیؑ، بی بی فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔ جبکہ انہوں نے تین روزے رکھے اور تینوں دن محتاج، یتیم اور اسیر نے آ کر افطاری کے وقت کھانا مانگا تو سارا کھانا انہیں دے دیا۔ اسی لیے یہ آیتیں انکی شان میں نازل ہوئیں۔ اور ان نعمتوں کا ذکر کیا ہے اور شکریہ ادا کیا۔ اسی لئے اہل سنت امام شافعی کہتے ہیں کہ میں کہاں تک اور کب تک اس جوان (یعنی علیؑ) کی دوستی پر ملامت کیا جاؤنگا تو کیا فاطمہؑ جیسی بیوی کسی اور کو ملی ہے اور

کیا ہل اتی (سورہ) کسی اور کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

(تفسیر صافی صفحہ ۵۱۸ بحوالہ تفسیر مجمع البیان)

(۱۵۵) پارہ تبرک الذی ۲۹ سورہ الدھر ۷۶ آیہ ۳۰

وَمَا تَشَاؤُنَ اِلاَّ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ○

اور تم کچھ چاہتے ہی نہیں مگر وہی جو اللہ چاہتا ہے۔ بے شک خدا بڑا جاننے والا اور دانا ہے۔

تفسیر برھان جلد ۴ صفحہ ۴۱۶ طبع ایران حضرت امام علی نقیؑ سے مروی ہے۔ کہ خداوند عالم نے آئمہ علیہم السلام کے دلوں کو اپنی مشیت کا محل قرار دیا ہے پس جس شے کو خداوند عالم چاہتا ہے۔ یہ بھی وہی چاہتے ہیں۔ اور یہی اس آیت کا مطلب ہے۔ (تفسیر صافی صفحہ ۵۱۹)

پارہ عم ۳۰ سورہ التکویر ۸۱ آیت ۲۹ اسی مضمون کی آیت ہے۔

(۱۵۶) پارہ عم ۳۰ سورہ نبا ۷۸ آیۃ ۱ تا ۵

عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ○ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ○ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ مُخْتَلِفُوْنَ... الخ

یہ لوگ کس چیز کے بارے میں پوچھتے ہیں ایک بڑی خبر کے بارے میں جس میں یہ لوگ اختلاف کرتے ہیں۔ عنقریب ہی انہیں معلوم ہو جائے گا پھر انہیں عنقریب ہی ضرور معلوم ہو جائیگا۔

نباء العظیم مولا علیؑ ہیں۔ سدی نے رسول پاکؐ سے روایت کی ہے۔ کہ جس چیز کا قبر میں سوال کیا جائے گا وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت ہے۔ عمرو بن العاص کو

مولا علیؑ سے شدید عداوت تھی مگر حق اسکی زبان سے بھی جاری ہوگیا اس نے کہا کہ مولا علیؑ بنا العظیم، فلک لوح، باب اللہ وانقطع الخطاب ہیں۔

(تفسیر صافی صفحہ ۵۲۰ کافی قمی)

(۱۵۷) پارہ عم ۳۰ سورہ نبا ۷۸ آیۃ ۳۸

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ ...الخ

جس دن (قیامت) جبرئیلؑ اور دیگر فرشتے پر باندھے کھڑے ہونگے (اور اس دن) اس (خدا) سے کوئی بات نہ کرسکے گا۔ مگر جسے خدا اجازت دے۔ اور صحیح صحیح بات کرے گا۔

ایک حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ واللہ شفاعت کے واسطے خدا نے ہمیں اجازت دی ہے۔ اور ہم اہلبیتؑ کے سوا کوئی بغیر اذن سفارش نہ کرسکے گا۔ اور ہم ہی حق بات کہنے والے ہیں۔ اور ہم اس دن خدا کی تسبیح اپنے رسولؐ پر صلواۃ اور اپنے شیعوں کی سفارش کرینگے۔ (تفسیر صافی صفحہ ۵۲۱) اور روح سے مراد سرکار و آئمہؑ طاہرین ہیں۔

(۱۵۸) پارہ عم ۳۰ سورہ البروج ۸۵ آیۃ ۱ تا ۳

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝

قسم ہے برجوں والے آسمان کی اور وعدہ کئے گئے دن کی اور گواہ کی اور جسکی گواہی دی گئی (جائے گی)

برج بارہ ہیں ۔ اور سماء سے مراد پاک رسولؐ ہیں اور بارہ برج آئمہ کرام اور شاھد سے مراد رسول پاکؐ اور مشھود سے مراد مولا علیؑ ہیں ۔

(تفسیر صافی صفحہ ۵۲۶ بحوالہ کافی معانی الاخبار)

(۱۵۹) پارہ عم ۳۰ سورہ الطارق ۸۶ آیۃ ا تا ۳

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ○ وَمَا اَدْرٰئكَ مَاالطَّارِقُ ○ اَلنَّجمِ الثَّاقِبُ ○

آسمان اور رات کو آنے والے کی قسم اور تمہیں کیا معلوم رات کو آنے والا ہے کیا وہ چمکتا ہوا تارہ ہے ۔

مفسرین نے اس تارے سے مراد حضرت علیؑ کو لیا ہے ۔

(۱۶۰) پارہ عم ۳۰ سورہ الفجر ۸۹ آیۃ ۲۷ تا ۳۰

یَاَیُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّهُ ○ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَّةً مَّرْضِیَّةً... الخ

اے اطمینان پانے والی جان اپنے پروردگار کی طرف لوٹ آ تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے راضی ہے ۔ تو میرے خاص بندوں میں شامل ہو جا اور میری بہشت میں داخل ہو جا ۔

شواہد التنزیل جلد ۲ صفحہ ۳۳۰ پر علامہ حسکانی نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے ۔ اور مولا حسینؑ کے بارے میں بھی لکھا ہے ۔ (روز عاشور)

(۱۶۱) پارہ عم ۳۰ سورہ الشمس ۹۱ آیۃ ۱ تا ۴

وَالشَّمۡسِ وَضُحٰهَا ○ وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ○ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ○ وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰهَا ○

اور سورج کی قسم اور اسکی روشنی کی اور چاند کی جب اسکے پیچھے نکلے اور دن کی جب اسے چمکا دے اور رات کی جب اسے ڈھانپ لے۔

تفسیر قمی۔ کافی میں روایت ہے کہ سورج سے مراد رسول اکرمؐ ہیں اور قمر سے جناب امیرؑ ہیں۔ دن سے مراد اولاد فاطمہؑ سے آئمہ کرامؑ اور رات سے وہ لوگ مراد ہیں جو اہل بیتؑ کے حقوق غصب کر کے حاکم بن بیٹھے۔ آئمہؑ وہ ہیں جو سائل کو دین خدا کی بابت صاف صاف بیان کر دیں۔

(شواہد التنزیل جلد ۲ صفحہ ۳۳۳ علامہ حسکانی روایت ابن عباسؓ)

(۱۶۲) پارہ عم ۳۰ سورہ الم نشرح ۹۴ آیۃ ۷ تا ۸

فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ○ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارۡغَبۡ ○

تو اب جب (تبلیغ کے کام سے) فارغ ہو چکے ہو تو اپنا جانشین مقرر کر دو اور بارگاہ احدیت میں حاضر ہونے کی طرف راغب ہو جاؤ۔

مفسرین اور شواھد التنزیل جلد ۲ صفحہ ۳۴۹ پر علامہ حسکانی نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حج سے فارغ ہو کر حضرت علیؑ کی خلافت کا اعلان کرنے کا حکم ہے۔ (تفسیر صافی بحوالہ تفسیر قمی۔ کافی امام جعفر صادقؑ)

(۱۶۳) پارہ عم ۳۰ سورہ البینۃ ۹۸ آیۃ ۷ تا ۸

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۙ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ...الخ

بیشک جو ایمان لائے اور اچھے عمل بجا لائے یہی لوگ بہترین خلائق ہیں ان کی جزا ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے سہنے کے لیے باغ ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے خدا ان سے راضی ہے اور وہ خدا سے خوش اور یہ جزا اس کے لیے ہے جو خدا سے ڈرے۔

ابن عسا کر نے جابر ابن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے ہم لوگ رسول پاکؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ جناب امیر المومنینؑ سامنے سے نمودار ہوئے رسول خداؐ نے فرمایا خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ اور اس کے شیعہ قیامت کے دن فائز المرام ہونگے۔ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اس دن سے اصحاب رسولؐ مولا علیؑ کو خیر البریہ کہنے لگے۔ ابن عدی نے بھی یہی روایت کی ہے۔ (تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۳۷۹ مطبوعہ مصر) (تفسیر صافی صفحہ ۵۳۴)

(۱۶۴) پارہ عم ۳۰ سورہ الزلزال ۹۹ آیۃ ۱ تا ۵

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ○ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا...الخ

جب زمین بڑے زوروں سے زلزلے میں آجائے گی۔ اور زمین اپنے اندر سے (معدنیات اور مردے وغیرہ) باہر نکال دے گی اور ایک انسان کہے گا تجھے کیا ہو گیا ہے اور وہ اپنے سب حالات بیان کر دے گی کیونکہ پروردگار نے اس کو

حکم دیا ہو گا۔

احادیث میں ہے اور مفسروں کا قول ہے کے الانسان سے مراد مولا علیؑ ہیں چنانچہ جب مولا علیؑ کے سامنے یہ سورہ پڑھا گیا تو آپؑ نے فرمایا میں ہی وہ انسان ہوں جس کو زمین تمام حالات بتائے گی۔

(۱۶۵) پارہ عم ۳۰ سورہ الزلزال ۹۹ آیۃ ۷ تا ۸

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ○ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ○

پس جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس شخص نے ذرہ برابر بدی کی تو اسے دیکھ لے گا۔

مولا علیؑ سے محبت نیکی ہے اور مولا علیؑ بغض بدی ہے (احادیث رسولؐ کے مطابق)

(۱۶۶) پارہ عم ۳۰ سورہ العدیت ۱۰۰ آیۃ ۱ تا ۱۱

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ○ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ○ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ○ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا...الخ

سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم جو نتھنوں سے فراٹے لیتے ہیں۔ پتھر پر ٹاپیں مارتے ہوئے چنگاریاں نکالتے ہیں پھر صبح کو چھاپہ مارتے ہیں غبار بلند کر دیتے ہیں۔ اس وقت دشمن کے دل میں گھس جاتے ہیں۔

جب عرب کے قبیلہ بنی سلیم نے مدینے کے اطراف میں جمع ہو کر شب خون مارنے کا قصد کیا اور پاک رسولؐ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے حضرت ابو بکر پھر حضرت عمر

پھر عمرو بن عاص (جس نے خود درخواست کی تھی کہ میں مکاری سے غلبہ پالونگا) لشکر دے کر بھیجا لیکن یہ سب شکست کھا کر بھاگ آئے اور بہت سے مسلمان بھی شہید ہو گئے۔ تب آپ نے مولا علیؑ کو سردار بنا کر روانہ کیا اور مسجد احزاب تک پہچانے آئے اور دعا دے کر رخصت کیا۔ مولاؑ نے رات کا سفر کیا اور صبح سویرے ان کے سروں پر جا پہنچے اور بہت سوں کو قتل کیا۔ اور باقیوں کو زنجیروں میں جکڑ کر لے آئے۔ اسی وجہ سے اس جنگ کو ذات السلاسل بھی کہتے ہیں۔ آپؐ ابھی مدینہ نہ پہنچے تھے کہ یہ سورت نازل ہوئی اور رسول پاکؐ خوشی سے مدینے کے باہر تشریف لائے اور جب مولا علیؑ پر نظر پڑی تو فرمایا اے علیؑ اگر مجھے اُمت کی گمراہی کا ڈر نہ ہوتا تو میں تمہارے بارے میں وہ بات کہتا کہ لوگ تمہارے قدموں کی خاک شفا کے واسطے لے جاتے۔

(۱۶۷) پارہ عم ۳۰ سورہ التکاثر ۱۰۲ آیۃ ۷ تا ۸

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيۡنَ الۡيَقِيۡنِ ○ ثُمَّ لَتُسۡئَلُنَّ يَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِيۡمِ ○

پھر تم لوگ یقیناً دیکھ لو گے اور پھر تم سے نعمت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

مولا علیؑ کی ولایت ہی نعمت ہے جس کا سوال کیا جائے گا۔

(تفسیر صافی صفحہ نمبر ۵۲۶) امام جعفر صادقؑ

(۱۶۸) پارہ عم ۳۰ سورہ الماعون ۱۰۷ آیۃ ۴ تا ۷

فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ ○ الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ ۔

تو ان نمازیوں پر ویل ہے جو اپنی نماز میں (ذکر علیؑ) بھول جاتے ہیں جو دکھاوے کے لئے اعمال کرتے ہیں۔

(۱۶۹) پارہ عم ۳۰ سورہ الکوثر ۱۰۸

إِنَّآ أَعۡطَيۡنَٰكَ ٱلۡكَوۡثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنۡحَرۡ ○ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلۡأَبۡتَرُ ○

اے رسولؐ ہم نے تم کو کوثر عطا کی پس تم اپنے پروردگار کی نماز پڑھو اور قربانی دو بیشک تمہارا دشمن ہی ابتر ہے، خدا نے کوثر نازل فرمائی اس لیے اولادِ رسولؐ دنیا کے ہر کونے میں موجود ہیں۔

کتابیں جن سے مدد لی گئی:

۱۔ قرآن الحکیم
حافظ سید فرمان علی صاحب

۲۔ قرآن الحکیم
سید امداد حسینؒ کاظمی صاحب

۳۔ علیؑ فی القرآن
جناب صادق بن محمد حسینی شیرازی

رسول اللہؐ نے فرمایا

اے علیؑ اگر کوئی بندہ نوحؑ کی عمر کے برابر خدا کی
عبادت کرے اور احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ
میں خرچ کرے اور پیدل سوج کرے۔ صفا و مروہ
کے درمیان مظلومیت کے عالم میں مر جائے مگر اے
علیؑ اگر تیری محبت اسکے دل میں نہیں تو وہ جنت تو کیا
جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ پائے گا۔

ثمرۃ الحیاۃ جلد۲ ص 240